ازقلم عائشہ مغل

عشق دیاں زنجیراں

https://primeurdunovels.com/

عشق دیاں زنجیراں

از قلم عائشہ مغل

مکمل ناول

★★★

"پرہیان آج میں آپ کو لینے نہیں آؤں گا میں ڈرائیور کو بھیج دوں گا " سدید نے گاڑی روکتے ہوئے کہا۔

" بھائی بس آپ نے مجھے لینے آنا ہے میں ڈرائیور کے ساتھ نہیں آؤں گی اگر آپ نے مجھے لینے نہیں آنا تو مجھے واپس گھر لیتے جائیں " پرہیان ضدی انداز میں بولی۔

" بیٹا میں نہیں لینے آ سکتا میں صمید کو بھیج دوں گا "

" صمید بھائی مجھے سب کی طرح ڈانٹ دیتے ہیں مجھے بس آپ نے خود لینے آنا ہے " وہ منہ پھلائے کہنے لگی۔اس نے کبھی سدید کے علاوہ کسی سے ضد نہیں لگائی تھی۔

" اوکے بچے میں ٹائم نکال کر خود ہی آجاؤں گا لینے اگر لیٹ ہو گیا تو آپ ویٹ کر لینا " وہ مسکراتے ہوئے کہنے لگا۔

" او سو سویٹ بھائی " وہ مسکراتی ہوئی گاڑی سے اتر کو یونی میں داخل ہوئی وہ اپنے بھائی کے سامنے جتنی بہادر بن لیتی جتنا مسکرا لیتی وہ اتنی ہی کمزور اور ٹوٹی ہوئی تھی وہ چلیت جا رہی تھی ہمشیہ کی طرح وہ بہانے سے اس کے ساتھ چلنے لگ گیا تھا وہ ڈرتی ہوئی آگے بڑھ رہی تھی۔

" ہیلو ڈیئر آج اتنی لیٹ کیوں آئی ہیں " وہ اس کے ساتھ چلتا ہوا بول رہا تھا لیکن وہ کوئی جواب نہیں دے رہی تھی۔

" یار تم سے ایک دفعہ بات کرنی ہے بات کیوں نہیں سنتی " حازق نے اس کی کلائی پکڑ کر روکا اس نے اپنی کلائی چھڑانے کی کوشش کی۔

" چھوڑیں مجھے میں بھائی کو بتا دوں گی " وہ اپنی کلائی چھڑانے کی کوشش کر رہی تھی۔

" میں کسی کے باپ سے بھی نہیں ڈرتا " وہ اس کے کلائی اور زور سے پکڑتا ہوا بولا وہ جو ہمشہ شوق سے چوڑیاں پہنے رکھتی تھی وہ ٹوٹ رہی تھیں اس کے آنسو دیکھ کر حازق نے اس کی کلائی چھوڑ دی وہ وہاں سے تیز تیز قدم بڑھاتی ہوئی چلی گئی حازق مسکراتا ہوا اس سے دیکھنے لگ گیا تھا۔

" یار کیوں۔تنگ کرتے ہو اس کو جانتے ہو وہ اسمائیل شاہ کی بیٹی ہے " حازق کا دوست اس کے پاس آکر کہنے لگا۔

" ہاہاہاہا اگر وہ اسمائیل شاہ کی بیٹی ہے تو میں بھی فرقان شاہ کا بیٹا ہوں کسی کے باپ سے بھی نہیں ڈرتا اور تم جانتے ہو وہ اپنے باپ ہو کتنی پیاری ہے " وہ طنزیہ انداز میں ہنسا تھا وہ جانتا تھا اس کا باپ اس سے بلاتا تک نہیں ہے وہ اپنے بالوں میں ہاتھ پھیرنے لگا۔

" یار سیئرس مجھے ڈرلگتا ہے نہ چھیڑا کر اس کو اگر اس نے اپنے۔بھائی وہ بتا دیا تو اس کے بھائی نے ہماری ہڈیوں کا قیمہ بنا دینا ہے " وہ اپنے دوست کی بات سن کر ہنسنے لگ گیا تھا۔

" ىار وہ بس اتنا کہہ سکتی ہے بھائی کو بتا دوں گی لیکن وہ کچھ نہیں بتا سکتی فکر مت کر جب تک تیرا بھائی ساتھ ہے "

"اچھا پھر لے پنگے بعد میں ہڈیاں پسلیاں تڑوا لینا " اس کا دوست گویا کانوں کو ہاتھ لگا رہا تھا۔

" توں تو بہت ڈرتا ہے پر میں نہیں ڈرتا "

" اچھا پھر اس سے شادی کرے گا "

خوشخبری

اگر آپ لکھ سکتے ہیں اور اپنے اندر کے لکھاری کو باہر لانا چاہتے ہیں

تو لکھاری آن لائن میگزین آپ کو اپنی صلاحیتوں کو نکھارنے کے لئے بہت اچھا

پلیٹ فارم فراہم کرتا ہے۔ لکھاری آن لائن میگزین کا حصہ بنئے اور آج ہی اپنی

تحریر (افسانہ، ناول، ناولٹ، کالم، مضامین، شاعری) اردو میں ٹائپ کر کے

ہمیں بھیجیں۔ آپ کی کوئی بھی تحریر ضائع نہیں کی جائے گی اور ایک ہفتے کے اندر

ہمارے سب ویب بلاگز (ویب سائٹس) اور سوشل میڈیا گروپس اور پیجز پر

پبلش کر دی جائے گی۔ مزید تفصیلات کے لئے ابھی رابطہ کریں۔

Wats app No :- 03335586927

Email address :- aatish2kx@gmail.com

Facebook ID :- www.facebook.com/aatish2k11

Facebook Group :- FAMOUS URDU NOVELS AND DIGEST

SEARCH AND REQUEST FOR NOVELS, NOVELS DISCUESSION

" ہاں محبت کرتا ہوں تو شادی تو کروں گا چاہے رشتہ مانگ کر کروں یا پھر اس سے اٹھا کر شادی کروں بہو تو شاہ خاندان کی بنے گی " وہ ہنستے ہوئے بول رہا تھا اس کا دوست اس کے چہرے پر چھائی گہری مسکراہٹ دیکھ رہا تھا۔

★★★

وہ کلاس میں خاموش۔سے بیٹھی ہوئی کتاب کو دیکھ رہی تھی آنسو ٹوٹ کر گر رہے تھے وہ کبھی یہ نہیں بتا سکتی تھی وہ حازق سے زیادہ اس سے چاہتی ہے اس سے اپنے بھائی سے ڈر لگتا تھا وہ کتنی اس سے محبت کرتا تھا اس سے زیادہ وہ۔غصہ کا تیز تھا وہ اپنی کلائی پر ہاتھ پھیرنے لگی تھی اس نے چیئر کی بیک سے ٹیک لگا کر آنکھیں بند کر لیں اس وقت ساری کلاس خالی تھی اور اس کا کوئی دوست بھی نہیں تھا یونی میں۔

اسمائیل شاہ کے دو بیٹے اور ایک بیٹی ہے بڑا بیٹا سدید اس سے چھوٹا صمید اور سب سے چھوٹی پرہیان جو کے سدید سے دس سال چھوٹی ہے۔

پرہیان کو یوں محسوس ہوا جیسے کوئی اس سے دیکھ رہا ہے اس نے پٹ سے آنکھیں کھولیں اور سامنے اس شخص کو دیکھ رہی تھی جو کمینگی سے اس کو دیکھ رہا تھا اس سے دیکھتے ہی پرہیان کے تن بدن میں آگ لگ جاتی تھی وہ غصہ میں اپنا بیگ اٹھاتی ہوئی جانے لگی اس سے پہلے وہ پرہیان ہا بازو پکڑتا وہ اس سے دھکا دیتی ہوئی وہاں سے باہر آگئی موسم کافی خوشگوار تھا وہ گراؤنڈ میں آکر بیٹھ گئی اس کی

نگاہوں کو کسی کی تلاش تھی وہ ارد گرد دیکھ رہی تھی وہ اس سے کہیں بھی نظر نہیں آرہا تھا اچانک سے اس کا موبائل بجنے لگا اس نے دیکھا فاریہ کا نام جگمگا رہا تھا اس نے کال پک کی۔

" یار پرہیان کہاں مصروف تھی جب سے کال کیوں نہیں پک کر رہی تھی یار میری سدید سے بات کروا دو " وہ جلدی جلدی میں بول رہی تھی۔

" کیا ہو گیا ہے بھائی کا آپ سے کوئی جھگڑا ہوا ہے کیا وہ کہہ رہے تھے انھوں نے آپ سے بات نہیں کرنی۔

" یار وہ ڈنر کا بولتا تھا میں نہیں گئی تو اس وجہ سے ناراض ہو گیا ہے میں تو بابا کی وجہ سے نہیں جاتی "۔وہ منہ بناتی ہوئی بولی۔

" بھابھی اس میں کیا برائی ہے آپ بھیاء کے ساتھ جاتی نہ آپ کا شوہر ہے نکاح ہوا ہوا ہے " وہ اس سے باتیں کر رہی تھی فاریہ نے اس سے پکارا۔

" پرہیان کیا ہوا ہے تم اداس لگ رہی ہو بابا نے کچھ کہا ہے یا بھیاء نے اگر بھیاء نے کچھ کہا ہے تو مجھے بتاؤ ابھی اس کی خبر لیتی ہوں۔"

" نہیں بابھی کچھ نہیں ہوا میں ٹھیک ہوں میں بھیاء ہو بول دوں گی وہ آپ سے بات کر لیں گے " وہ مسکراتی ہوئی بولی۔

★★★

وہ اپنی گلاسسز اتارتا ہوا چہرے پر سنجیدگی سجائے خوبصورت سی راہداری سے چلتا ہوا جا رہا تھا ارد گرد ہاتھوں۔میں گنز پکڑے کارڈز کھڑے ہوئے تھے اس کے چہرے پر بلا کی سنجیدگی تھی جب اچانک سے پیچھے سے حازق اچھل کر اسکے کندھوں کے گرد بازو حائل کر لیئے۔

" حازق یہ کیا پاگل پن ہے " اس کے چہرے کی سنجیدگی ایک پل میں غائب ہو گئی وہ ہنستے ہوئے کہنے لگا۔

" یار میں تجھے بتا نہیں سکتا میں کتنا خوش ہوں" حازق ہنستا ہوا بولا۔

" توں مجھے اپنی خوشی اندر چل۔کر بتا دیکھ کیسے سب تجھے دیکھ رہے ہیں " وہ دونوں گیسٹ روم میں داخل ہوئے وہ گرنے والے انداز میں صوفے پر بیٹھ گیا۔

" یار کسی دن توں میرے کندھے توڑ دے گا " وہ صوفے ہی بیک سے ٹیک لگائے بولا۔

" یار آج میں نے اس کی آنکھوں میں دیکھا تھا مجھے ایسا لگا تھا وہ بھی مجھ سے محبت کرتی ہے اتنا طیار آرہا تھا اس پر دل کیا سینے سے لگا لوں پھر ڈر گیا کہیں تھپڑ ہی نہ پڑ جائے " حازق کی بات سن کر اس نے ہسنتے ہوئے حازق کو کشن مارا۔

" یار توں نے تو میرا مزاق ہی بنانا ہوتا ہے " حازق ناک پھلا کر اس سے دیکھنے لگا۔

" یار تجھے پتہ ہے نہ بابا کا انوھس نے نہیں کرنی شادی تمہاری خاندان سے باہر وہ اںسسے سمجھانے والے انداز میں کہنے لگا۔

" بھئی گھر میں سب کا لاڈلہ ہوں اتنا تو کر دیں گے نہ ورنہ تم کس لیئے ہو " وہ شازر کی گال کھینچ کر بولا۔

" مکھن نہ لگا مجھے " وہ اپنی گال سہلا کر بولا۔

" ویسے توں بھی کوئی لڑکی پسند کر لے " وہ اس کو چھیڑتے ہوئے کہنے لگا۔

" بکواس مت کر حازی تھپڑ کھائے گا مجھ سے۔

" یار شاذر سچ میں وہ بہت حسین ہے جی چاہتا ہے ا اسے سب سے چھپا۔لوں اس کی معصوم سی آنکھیں میں کبھی اس سے رونے نہیں دوں گا وہ بہت ہی نازک سی ہے کانچ کی گڑیا " حازق بےخودی میں بول رہا۔تھا اس کی سیاہ آنکھیں چمکنے لگی تھیں وہ خود بہت حسین تھا مگر شاذر سے کم تھا شاذر کی گرے آنکھیں اس کے حسن میں چار چاند لگا دیتی تھیں پھر ہنستے ہوئے گالوں کی۔پڑنے والے گڑھے۔

" حازق اگر وہ تجھے نہ ملی تو " اس نے تجسس سے پوچھا۔

" مر جاؤں گا " اس نے سادہ لہجے میں کہا۔

" پاگل ایسے نہیں کہتے اللہ نہ کرے کبھی تمہیں کچھ ہو " وہ سنجیدگی سے بولا۔

" ہاں یہ بات بھی ٹھیک ہے میں مر گیا تو بےچاری میرے بنا زندہ کیسے رہے گی " وہ ہنس کر بولا۔

"خیالی پلاؤ پکا رہا " شاذر بڑبڑایا حازق نے اپنے بالوں میں ہاتھ پھیرا۔

★★★

سارے ڈنر کر رہے تھے ساتھ ساتھ خوش گپیوں میں مصروف تھے اتنے میں سدید آکر بیٹھا۔

" کیا باتیں ہو رہی ہیں بابا جانی " وہ پرہیان کی پلیٹ سے ناشتہ کرتا ہوا بولا اسمائیل شاہ نے ہمیشہ کی طرح اس سے گھور کر دیکھا۔

" بابا جانی میں نے کل آپ کو فرقان شاہ والا کیس بتایا تھا وہ سب کچھ ایک غلطی سے ہوا تھا کچھ بڑا ایشو بنانے کی ضرورت نہیں ہے " وہ سنجیدگی سے بولا۔

" کھانا کیوں نہیں کھا رہی" وہ پرہیان کو اپنے خیالوں میں گم دیکھ کر بولا۔

" نہیں بھیاء کھا رہی ہوں " وہ بنا ارد گرد دیکھے بولی۔

" پرہیان بچے آپ سٹڈی پر دھیان نہیں دے رہیں" وہ اس سے سمجھا رہا تھا۔

" بہت پڑھ لیا اس نے میرے خیال میں اب اس کی شادی کر دینی چاہیے اس کے بابا سنجدگی سے بولے۔

پرہیان نے سدید کی طرف دیکھا اور نفی میں سر ہلاتی ہوئی چلی گئی۔

***

اس کی آنکھوں میں نمی تیر آئی جس سے گاہوں تک آنے میں دیر نہیں لگی تھی سدید نے گھور کر اپنے باپ کی طرف دیکھا جس بات سے وہ دور بھاگتی تھی وہ اتنا ہی اس بات کا زکر کرتے تھے۔

" میری جان کوئی آپ کی شادی نہیں کرے گا میں یوں نہ " وہ اس کے آنسو صاف کرتا ہوا بولا۔

" بگاڑو اس کو تا کے یہ اپنے شوہر کا سخت لہجہ بھی برداشت نہ کر سکے " اسمائیل شاہ نے غصہ میں کہا

ان کی بات سن کر پرہیان وہاں سے روتی ہوئی اٹھ کر چلی گئ۔

" بابا کیوں وہ بات بار بار دھراتے ہیں جس سے اس کو تکلیف ہوتی ہے اگر وہ شخص پرہیان کے قابل ہوتا تو میں خود اس کے پاس چھوڑ آتا پرہیان کو وہ میری بہن کے قابل نہیں تھا اور ویسے بھی بابا میں نے اس کی تربیت کی ہے اس کے خرچے میں اٹھاتا ہوں اس سے پالا میں نے ہے تو پھر شادی کرنے کا حق بھی میں ہی رکھتا ہوں اس کے لیے کیا غلط ہے کیا درست ہے میں اچھے سے جانتا ہوں۔۔۔۔اور ہاں بابا جانی ایک بات سن لیں آپ لوگوں نے بس پیدا کیا ہے بس اسی بات کی بیٹی ہے وہ آپ کی ورنہ آپ نے تو نوکروں کے حوالے کر دی تھی کیونکہ آپ کو تو بیٹی چاہیے ہی نہیں تھی " وہ سنجیدگی سے یہ سب کچھ بول کر چلا گیا۔اسمائیل شاہ غصہ میں اپنے فرمانبردار بیٹے ہو دیکھ رہے تھے جو غصہ میں انھیں کھری کھری سنا کر گیا تھا ربانہ بیگم اس سے غصہ میں دیکھ رہی تھی صمید مزے سے اپنی بریانی کے ساتھ انصاف کر رہا تھا جیسے اس سے ان سب سے غرض ہی نہیں تھی

★★★

"مجھے آپ روتی ہوئی بلکل بھی اچھی نہیں لگتیں " وہ روم میں داخل ہوتا ہوا پرہیان سے کہنے لگا اس نے جلدی سے اپنے آنسو صاف کیئے۔

" کیوں اتنا رو رہی ہو میں۔نے کہا ہے نہ کوئی بھی نہیں کرے گا تمہاری " سدید اس کے پاس بیٹھتا ہوا بولا۔

" پر بھیاء آپ نے تو پہلے بھی ایسے ہی کہا تھا اور بابا نے ---- اس نے اپنی بات ادھوری چھوڑ دی۔

" میری جان رونا بند کرو نہ میں نے اگر تمہاری شادی تمہاری مرضی کے خلاف ہی کرنی ہوتی تو کبھی بابا کے منع کرنے کے باوجود ڈیورس نہ دلواتا اور میں آپ کی مرضی کے بنا کچھ نہیں کروں گا۔۔۔ ویسے میرا بچہ شادی کرنا کیوں نہیں چاہتا سب لڑکے ایک جیسے نہیں ہوتے کچھ آپ کے بھائی جیسے اچھے بھی ہوتے ہیں" وہ اپنا کالر اکڑا کر بولا۔

" جی نہیں میرا بھائی لاجواب ہے " وہ ہنس کر۔بولی۔

" اچھا مجھے بتاؤ شادی کیوں نہیں کرنی کسی کو پسند کرتی ہو کیا " وہ نرمی سے پوچھنے لگا اس کی انکھوں کے سامنے اچانک سے حازق کا چہرہ آگیا۔

" نہیں میں تو کسی کو نہیں پسند کرتی " وہ ذبردستی مسکراتی ہوئی بولی۔اتنے میں سدید کا موبائل بجنے لگا

۔

" اوہ آپ کی بھابھی کی کال آرہی ہے میں آتا ہوں تھوڑی دیر تک " وہ سرگوشیانہ انداز میں مسکرا کر کہتا ہوا چلا گیا پریہان نے آنکھیں بند کر کے بیک کراؤن سے ٹیک لگا لی۔

★★★

" ماں یہ بابا جانی کدھر ہیں " حازق چیئر پر بیٹھتا ہوا بولا۔

" بابا جانی شہر جانے کی تیاری کر رہے ہیں " جواب شاہ ویز کی طرف سے آیا۔

" او اچھا اچھا ! ویسے ماں بابا جانی پر دھیان رکھا کریں مجھے لگتا ہے بابا جانی کو شہر میں عشق ہو گیا ہے اس وجہ سے اپنی معشوقہ سے ملنے جاتے ہیں " وہ بے دھیانی میں بولے جا رہا تھا شاویز نے گلا کنھکار کر اس سے پیچھے دیکھنے کا اشارہ کیا حازق نہ سمجھی کے عالم میں اپنی بک بک پھر سے کرنے لگا۔

" ماں ایک دن میں یونی سے واپس آرہا تھا تو راستے میں دیکھا ایک ریسٹورنٹ پر بابا جانی ایک لڑکی کے ساتھ ڈیٹ مار رہے تھے میں نے تو سوچا رنگے ہاتھوں پکڑ لوں پھرررررر۔۔۔۔۔۔"

" کیا پھر...." فرقان صاحب نے اس سے کان سے پکڑ کر اٹھایا۔

" آ بابا جانی رحم کریں بچے پر۔۔۔پھررر۔۔۔پھر میں اتنا ہی جھوٹ بول سکتا ہوں میرا کان تو چھوڑیں اگر اتر گیا تو آپ کے بیٹے کو لڑکی کون دے گا میں تو کنوارہ مر جاؤں گا " وہ معصومیت سے کہنے لگا اس کی بات پر سب مسکرانے لگے۔

" ماں سمجھا لیں اپنے شوہر کو " وہ منہ بناتا ہوا بولا۔

" تو توں بھی یار زیادہ بکواس نہ کیا کر " وہ دوستانہ انداز میں اپنے بیٹے کو کہنے لگے۔

" ماں بھائی کی اب شادی کر دیں بےچارہ کب سے انتظار کر رہا ہے شادی کا " حازق نے شاویز کو چھیڑا۔

" بابا جانی اپنے لاڈلے کو سمجھا لیں میرے ساتھ مذاق مت کرے " وہ حازق کو گھورتا ہوا بولا۔

اچھا سب خاموشی سے کھانا کھاؤ " دردانہ بیگم نے نرمی سے کہا۔

" ماں کچھ پل کی زندگی ہے بندہ کھل کر انجوائے کرے " حازق نے ہنس کر کہا۔

" توں نے تو آبِ حیات ہی رکھا ہے ہمیں مار کر مرے گا " شاویز نے ہنس کر کہا۔

" اچھا شاویز بھائی میری برتھ ڈے آ رہی ہے مجھے کیا گفٹ دیں گے " حازق نے نرمی سے پوچھا۔

" شاویز بھائی آپ تو بولا ہی نہ کریں یہ کوئی نہ کوئی فرمائش کر دیتا ہے آپ سے " شاذر جو کب سے خاموش بیٹھا ہوا تھا ہنس کر بول پڑا۔

" یار لاڈلہ بھائی ہے مجھے نہیں بولے گا تو کس کو بولے گا " شاویز نے حازق کا ساتھ دیا۔

" بگاڑو جناب کو " شاذر سنجیدہ ہو کر بولا۔

" بابا جانی دیکھ رہے ہیں شاذر بھائی مجھ سے جیلس ہو رہے ہیں انھیں ایک بیوی لا دیں تاکے اس سے جیلس ہوں مجھ سے نہ ہوں" حازق منہ بنا کر بولا

" کیوں میں نے بھلا کیوں اپنی بیوی سے جیلس ہونا۔

" کیونکہ وہ آپ سے زیادہ آپ کے بچوں سے پیار کرے گی پھر آپ نے بھی جیلس ہونا " وہ ہنستے ہوئے بولے جا رہا تھا اور فرقان شاہ خونخوار نظروں سے گھور رہے تھے اس کی بات سن کر شاذر کا چہرہ لال ہو چکا تھا۔

" بڑی بےشرم اولاد دی ہے خدا نے مجھے " فرقان شاہ دانت پیس کر بولے۔

" بابا جانی اس میں بےشرمی والی کیا بات ہوئی اگر شادی ہو گی تو بچے توں ہوں گے نہ " اس کی بات سن کر سب گھورنے لگے اس نے پلیٹ میں کانٹا پھینکا اور غصہ میں اٹھ کر چلا گیا۔

★★★

" پرہیان یہاں کیا کر رہی ہو میں نے منع کیا تھا نہ باہر مت آنا " صمید نے اڈسے باہر دیکھ کر اس کی اچھی خاصی کلاس لگا دی۔

" وہ میں تو سدید بھائی کو دیکھ رہی تھی " وہ نگاہیں جھکا کر بولی۔

" وہ سیلون پر تشریف لے گئے ہیں اب تم مجھے باہر نظر مت او دیکھ نہیں رہی ورکر ڈیکوریشن کا کام کر رہے ہیں " وہ صمید کی بات سن کر منہ بناتی ہوئی کمرے میں آگئی۔

✻✻✻✻✻

" یہ صمید بھائی سے بات کرنا ہی تو فضول ہے ان سے اچھا تو وہ یونی کا بدمعاش لڑکا ہے کتنے کھڑوس ہیں یہ تو۔۔۔ہر وقت ہی شک کرتے ہیں۔۔۔۔میں نے ان کی بندر جیسی شکل والے دوست دیکھ کر کیا کرنا ہے " وہ خود سے باتیں کرتی ہوئی اپنی جیولری دیکھ رہی تھی۔

پھر اس نے گہری سانس لے کر موبائل نکال کر سدید کا نمبر ڈائل کیا پہلی ہی بیل پر اس کی کال پک کر لی گئی۔

" سدید بھیاء آپ مجھے بنا بتائے کہاں چلے گئے ہیں ابھی تک آپ نے مجھے درئس اور جیولری بھی سلیکٹ کر کے نہیں دی بس جہاں بھی ہیں آجائیں۔بندر کی شکل والے صمید بھائی نے آپ کے چہرے میں میری بے عزتی کر دی " وہ معصومیت سے منہ بناتی ہوئی بول رہی تھی۔

" اچھا تم پرشان مت ہو میں کچھ دیر میں آتا ہوں " سدید نے یہ کہہ کر کال کٹ کر دی۔

وہ ڈریس دیکھ رہی تھی اس کا پھر سے موبائل بجنے لگا تھا اسے لگا سدید کی کال ہو گی اس نے بنا دیکھے ہی کال پک کر لی اور پھر سے بولنے لگی

" اب ہوئی بہانہ نہیں بنانا آپ نے بس جلدی سے آجائیں اور مجھے ڈریس کی سلیکشن کر کے دیں۔"

" آپ کو لہنگا بہت اچھا لگے گا بارات پر بلیک ساڑھی میں غضب لگو گی ولیمے پر وائٹ میکسی ڈالیئے گا

" دوسری طرف آنے والی آواز نے پریہان کو ساکت کر دیا تھا۔

" ہیلو کدھر گم ہو گئی ہیں مجھ سے بات کریں " دوسری طرف سے دوستانہ انداز میں کہا گیا اس نے جلدی سے اپنے کانپتے ہوئے ہاتھوں سے موبائل بند کر دیا تھا اس کا سارا جسم ہی کانپنے لگ گیا تھا پریہان نے جلدی سے اس کا نمبر بلاک کر دیا اس نے نگاہیں۔اٹھا کر ڈریسز کی طرف دیکھا تو بے ساختہ لبوں پر مسکراہٹ بکھر گئی تھی وہ ساڑھی اٹھا کر دیکھنے لگی تھی وہ نہ جانے کب سے اپنے خیالوں میں گم تھی جب سدید کمرے میں داخل ہوا۔

" بھیاء آپ اتنی جلدی آ بھی گئے ہیں " وہ ہنستی ہوئی بولی۔

ذ" ایسا ہو سکتا ہے میری شہزادی مجھے بلائے اور میں نہ آؤں دیکھاؤ مجھے ڈریسسز میری شہزادی کو کیا پرشانی ہو رہی " وہ دیکھنے لگا تھا اس کے کپڑے۔۔

★★★

" یار کیوں اتنا خوش ہے بھئی مجھے بھی تو کچھ بتا " شاذر کب سے اس کے پاس بیٹھا اس سے پوچھ رہا تھا۔

" نہیں بتاؤں گا "

" یار حازق بس ہو گئی نہ میری پلیز بتا دے نہ مجھے اب کیوں تنگ کر رہا " شازر تجسس سے پوچھنے لگا

۔

" اچھا بتا رہا ویں نہ میری اس سے بات ہوئی ہے بس اتنا ہی اور اب کیا بتاؤں " حازق مسکراتا ہوا کہنے لگا۔

" یار مجھے اس کی تصویر ہی دیکھا دے کوئی میں بھی دیکھوں اخروی چیز کیا ہے جس نے میرے بھائی کو پاگل بنا رکھا ہے " شاذر ٹانگ پر ٹانگ رکھتا ہوا بولا۔

" میں اس سے تصویر نہیں مانگ سکتا " حازق شرما کر بولا۔

شاذر اس سے جانچتی نظروں سے دیکھ کر بولا۔

" کیوں نہیں دیکھا سکتا "

" بھائی میرے پاس ہی ایک پک ہے نہ وہ نہیں دیکھانی بس میرے ساتھ اس سے دلھن بنا دیکھ لینا " حازق لال ہوتا ہوا بولا اور شاذر کو ہنسی آرہی تھی جیسے وہ لڑکیوں کی طرح شرما رہا تھا۔

" یار میں بابا سے بات کرتا ہوں لڑکے کو محبت ہو گئی ہے شادی کرو اس کی " شاذر نے ہنستے ہوئے کہا۔

" او یار کیوں مجھ غریب کو شادی سے پہلے ہی بیوہ کرنے پر تلا ہوا ہے بابا جانی نے کاٹ کے رکھ دینا ہے مجھ معصوم کو آپس کی بات ہے مجھے بہت ڈر لگتا ہے بابا جانی سے ویسے میری اس کے ساتھ شادی ہو جائے گی " سارے خواب سجانے کے بعد وہ معصومیت سے کہنے لگا۔

" یار توں پرشان نہ ہو میں خود بابا جانی کو منا لوں گا ویسے بھی بابا جانی میری بات سب سے زیادہ مانتے ہیں " شازر نے ہنس کر کہا۔

" او ہیلو مسٹر بابا جانی میری بات زیادہ مانتے ہیں میں تو ان کا لاڈلہ ہوں" حازق نے کالر جھاڑا۔

" اچھا سہی ہے پھر میں تیری شادی ہی نہیں ہونے دوں گا " شاذر نے اسکی کمر میں مکہ رسید کیا۔

شاویز ایک دم سے کمرے میں داخل ہوئے دونوں یوں خاموش ہو گئے جیسے انھیں کوئی سانپ سونگھ گیا ہو۔

" میرے آتے ہی دونوں کی زبانیں بند کیوں ہو گئی ہیں۔ایسی کون سی باتیں ہو رہی تھیں جو میرے سامنے نہیں ہو سکتی تھیں " شاویز صوفے پر بیٹھتا ہوا بولا وہ دونوں جانتے تھے اگر شاظوز ہو ان کے ارادے پتہ چل گیے تو ان کی خیر نہیں تھی اس وجہ سے دونوں نے جواب نہ دیا۔شاویز نے ہنستے ہوئے ایان موبائل اٹھایا جو وہیں پڑا ہوا تھا جس میں دونوں کی باتیں ریکارڈ ہو چکی تھیں " اب دیکھتا ہوں کیسے تم دونوں مجھ سے باتیں چھپاتے ہو" وہ ہنس کر بولا۔

★★★

قہ ٹریولنگ بیگ گھسیٹتا ہوا اپنے کمرے میں داخل ہوا تھا اس نے جیسے ہی دروازے کے ہینڈل پر ہاتھ رکھا دروازہ کھلتا چلا گیا سب کچھ یہاں ویسا ہی لگ رہا تھا جیسا وہ چھوڑ کر گیا تھا کچھ بدلا ہوا نہیں لگ رہا تھا وہی ویران گھر ہر طرف خاموشی جیسے اس گھر میں کوئی نہ رہتا ہو کسی شخص کی تلاش تھی

اسس کی نگاہوں کو وہ تھک ہار کر آکر بیڈ پر بیٹھ گیا وہ اس جگہ واپس نہیں آنا چاہتا تھا مگر ا اسے زبردستی بلایا گیا تھا بہت سی بھیانک یادوں نے اس سے گھیر لیا تھا وہ نہ واہس آنے کے لیے گیا تھا مگر اس سے واپس آنا پڑا اس سے لگ رہا تھا کوئی اس کے روک میں ہو گا کو اس کے انتظار میں ہو گا پھر اچانک ہی خیال آیا جس سے انے کبھی دیکھا ہی نہیں تھا وہ کیوں اس کا انتظار کرتی جس سے وہ اپنے نام سے باندھ کو چھوڑ گیا تھا وہ کیوں اس کے لیے بیٹھی ہو گی پر وہ کہاں ہو سکتی ہے وہ اپنی سوچوں میں مگن تھا جب نوکرانی نے آکر ا۔وسے اطلاع دی بڑے صاحب آپ کو بلا رہے ہیں وہ کسی سے ملنا نہیں چاہتا تھا مگر مجبور ہو کر اس سے اٹھ کر جانا پڑا وہ کمرے میں داخل ہوا۔

" بابا آپ نے بلایا تھاء" وہ صوفے پر ان کے برابر بیٹھ کر بولا۔

" واپس آئے ہو اتنے سالوں بعد ملنے بھی نہیں آئے باپ وہ بھول گئے ہو کیا " وہ اس کا کندھا تھپک کر بولے۔

" نہیں بابا کیسی باتیں کر رہے ہیں بس تھک گیا ہوں اس وجہ سے سوچا تھا فریش ہو کر آپ کے پاس آؤں گا" وہ وضاحت دیتا ہوا بولا۔

" اچھا ٹھیک ہے جا کر آرام کرو صبح بات ہو گی تم سے " وہ یہ کہہ کر اٹھ کر چلے گیے وہ اٹھ کر۔اپر کی طرف جانے کفا مگر سامنے سے آتی لڑکی سے اس کی ٹکر ہو گئی اس سے پہلے کے وہ گرتی اس نے

اپنے مضبوط بازوؤں میں اس سے تھام لیا وہ لڑکی جلدی سے اس کو دھکا دے کر سیدھی ہوئی اور وہاں سے چلی گئی وہ اس سے جاتا ہوا دیکھنے لگا۔

" بوا بات سنئیں یہ وہی لڑکی ہے جس سے میرا نکاح ہوا تھا " وہ ملازمہ سے پوچھنے لگا۔

" جی شاہ جی یہ وہی لڑکی ہے جس کے ساتھ آپ کا نکاح ہوا تھا " وہ ملازمہ اس کی بات کا جواب دے کر وہاں سے چلی گئی۔۔۔۔وہ لان میں آگیا مگر اس کا دل بے ترتیبی سے دھڑک رہا تھا وہ بلکل اس گھر میں خود کو تنہا محسوس کر رہا تھا۔

" کیا وہ نہیں جانتی میں اس کا شوہر ہوں جب اس گھر میں میرے نام کے ساتھ جوڑ کر اس سے لایا گیا تھا وہ ایسی تو نہیں تھی اس کے تو اپنے گھر والوں کو اس کی پرواہ نہیں ہے وہ تو میرے سپرد تھی میں غلط کر رہا ہوں اس کے ساتھ کتنے سال اس نے اکیلے گزارے ہیں اس کا۔تق کوئی اپنا بھی مجھ۔ تھا اس گھر میں وہ تو بے گناہ تھی پھر کویں اس سے سزا ملی وہ تو سزا کی حقدار ہی نہیں تھی سزا تو ا سکے بھائیوں کو ملنی چاہیے تھی " وہ خود سے مخاطب تھا۔

★★★

" یار یہ کیا بات ہوئی یہ تم کیا کہہ رہی ہو بھئی اگر تک نے بارات کے ساتھ نہیں آنا تو میں بھی پھر نہیں جا رہا " سدید اس کے ساتھ بیٹھ کر بولا۔

" بھائی پہلے آپ صمید بھائی کو سمجھائیں مجھے کیوں بات بات پر ڈانٹ رہتے ہیں اگر مجھ پر کسی نے کمنٹ پاس کیا تو ا میں میرا کیا قصور تھا ان کے اپنے دوست ہی ایسے ہیں میں نے نہیں آنا بابا بھی مجھے ہی ڈانٹ دیتے ہیں ماما کی تو میں بیٹی ہی نہیں ہوں " وہ اپنی نم آنکھوں کو صاف کرتی ہوئی بول رہی تھی سدید آٹھ کر الماری سے اس کے کپڑے اور جیولری نکالنے لگا۔

" اس کی ایسی کی تیسی تم رونا بند کرو دیکھنا میں اس کا کیا حال کرتا ہوں شاباش میرا بچہ اٹھو اور اپنے دولہا بھائی کو بھی پرشان نہ کرو تمہاری بھابھی کیا سوچے کی کے سدید کیمجھ سے زبردستی شادی کر رہے ہیں " سدید اس کی جیولری دیکھتا ہوا بول رہا تھا اس کی بات سن کر پرہیان کے لبوں پر مسکراہٹ بکھر گئی۔

" چلیں چھوڑیں میں خود نکال لیتی ہوں " وہ اس کی گال کھینچ کر بولی۔

★★★

وہ بیڈ پر بیٹھی بک پڑھ رہی تھی کمرے میں ہلکی ہلکی روشنی تھی جب دروازے پر دستک ہوئی اس نے جلدی سے بک چھپا کر اپنے اوپر کمبل اوڑھ لیا اس کا سارا وجود کانپنے لگ گیا اس نے اپنے منہ پر ہاتھ رکھ کیا تھا اپنی سسکیاں روکنے کی کوشش کر رہی تھی دروازے ہر پوری دستک اس کے دل کو ڈرا رہی تھی نہ جانے کتنے سالوں سے وہ اس شخص سے خود کو بچا رہی تھی جب دروازے پر دستک بند ہوئی وہ ہلکا ہلانے رونے لگی تھی اس کے آنسو بہتے جا رہے تھے اس سے نہیں معلوم تھا جب تک اس

کی زندگی یوں ہی گزرے گی ایک امید تھی جو اب بھی باقی تھی وہ اٹھی اور کمرے کا دروازہ کھولا مگر سامنے کوئی بھی نہیں تھا وہ ڈرتی ہوئی کچن میں گئی فریج کھول کر کچھ نکال کر کھانے لگی اچانک وہ رک گئی جیسے اس کے پیچھے کوئی کھڑا ہو۔وہ ڈرتی ہوئی بولی۔

" میں نے کتنی بار آپ وہ کہا ہے میرے پیچھے مت ایا کریں آپ یو چاہتے ہیں وہ ناممکن ہے اگر آج کے بعد آپ نے رات کے وقت میرے روم کا دروازہ بجایا میری ایک بات یاد رکھنا میں نے اپنے ساتھ کچھ کر لینا ہے " پیچھے کھڑا شخص اس کی باتوں میں الجھ گیا وہ کتنی ڈری ہوئی تھی وہ اس کی پشت دیکھ رہا تھا کمر تک آتے سیاہ بال جو سیاہ۔چادر سے بھی نظر آرہے تھے وہ اس سے بات کرنا چاہتا تھا مگر اس میں اتنی ہمت ہی نہ ہوئی کے وہ اس سے بتا سکے وہ اس کا شوہر ہے اس نے چھونے کے لیے ہاتھ آگے بڑھایا۔

★★★

" حازق تم مجھے بہت پیارے ہو پر میں بابا جانی کے سامنے نہیں بول سکتا وہ جو کوئی بھی لڑکی ہے اس سے بھول جاؤ تم " شاویز نے اس سے سمجھانے والے انداز میں کہا۔

" پر بھیاء میں اس سے لائک کرتا ہوں میں اس کے بنا نہیں جی سکتا اس سے حاصل کرنے کے لئے مجھے اپنی اجن بھی دینی پڑی تو میں دے دوں گا " وہ جنونیت سے بولا۔شاویز نے ایک تھپڑ اس کے منہ پر رسید کیا۔

" کیا ہو گیا ہے بھائی پاگل ہو گئے ہیں " شاذر نے حازق کو اپنے ساتھ لگا کر کہا اس سے برداشت ہی نہیں ہوتا تھا کوئی حازق سے اونچا بھی بولے۔

" اس سے تک نے حد سے زیادہ بگاڑ دیا ہے یہ جانتا ہے بابا کی مرضی کے بغیر نہیں شادی ہو گی سکی کی تا کیوں فضول کی باتیں کر رہا ہے اگر مجھے اس لڑکی کے بارے میں پتہ چلا تو اس کو زندہ زمین میں گاڑ دوں گا میری بھی ضد ہے میں کسی کی ہاند کی شادی نہیں ہونے دوں گا " شاویز نے مزید غصہ میں چلا کر کہا اور باہر چلا گیا۔

حازق نے غصہ میں گلدان نیچے پھینکا اور شیشے پر مکی رسید کیا جس سے شیشہ چکنا چور ہو گیا اس کے ہاتھ سے خون بہنے لگا۔

" حازق کیا ہو گیا ہے پاگل ہو میں ہوں نہ میرے ہوتے ہوئے کیوں پرشان ہو رہے ہو میں خود کرواؤں گا اس لڑکی سے تمہارے شادی " شاذر نے اس کے ہاتھ کو پکڑ کر کہا۔

" شاذر میں اڈسے بہت محبت کرتا ہوں میں اس کے بنا کر جاؤں گا میں نے اسکے بنا کبھی جینے کا تصور بھی نہیں کیا تک ہم دونوں کو ایک کرو گے نہ وعدہ کرو " وہ شاذر کے گلے لگ کر کہنے لگا۔

" ہاں پہلے بینڈج کرو پھر وعدہ بھی کرتا ہوں"

★★★

وہ بھاگتی ہوئی سیڑھیوں سے اتر رہی تھی اچانک سے اس کے سامنے اسمائیل شاہ آگئے انھیں دیکھ کر وہ نگاہیں جھکا کر آگے چلے گئی جب سے شادی کے فنکشن ختم ہوئے تھے وہ ایک بار بھی یونی نہیں گئی تھی وہ سدئد کو دیکھ رہی تھی اس سے یونی کے لیے لیٹ ہو رہا تھا اس نے گھڑی سے ٹائم دیکھا۔

" صمید بھائی آپ نے سدید بھائی کو دیکھا ہے" صمید کو کے کال سن رہا تھا پرہیان کے بات سن کر اس نے کال کٹ کی اور اس کی طرف متوجہ ہوا۔

" مجھے کیسے پتہ ہو گا تمھارا سدید بھائی کہاں ہے " صمید نے سینے پر ہاتھ باندھ کر اس کی طرف دیکھتے ہوئے کہا۔

" مجھے یونی سے لیٹ ہو رہا ہے آپ مجھے یونی چھوڑ دیں گے کیا " وہ معصومیت سے بولی

" کیوں پہلے کبھی میں چھوڑنے گیا ہوں تمہیں جو آج جاؤں گا " وہ اس کے ساتھ بات کر رہی تھی تب ہی سدید اپنی گھڑی کی سٹریچر بند کرتا ہوا سیڑھیوں سے اترتا ہوا آیا۔

" سوری میری جان لیٹ ہو گیا تھا "

" بھیاء اتنی دیر کون لگاتا ہے " وہ منہ بناتی ہوئی بولی۔سدید اس سے لے کر باہر چلا گیا۔

" صمید بیٹا آپ کے بابا کہہ رہے تھے فارم ہاؤس پر کچھ گیسٹ ہیں ان کو دیکھ لینا " ربانی بیگم اس کو یہ کہتی ہوئی آگے چلی گئی۔

" اف یہ بابا گیسٹ بھی نہ " وہ کنہ بناتا ہوا آگے چلا گیا۔

★★★

وہ یونی میں داخل ہوئی نعمان اس کے سامنے آگیا وہ نظریں جھکائے سائیڈ پر ہونے لگی مگر وہ پھر سے اس کے سامنے آگیا۔

"کک کیا ہے مم مجھے جانے دو" وہ کانپتی آواز میں غصہ میں بولی۔

" اگر نہ جانے دوں تو کیا کر لو گی " وہ پرہیان کی کلائی پکڑتا ہوا بولا وہاں پر سب ہی نگاہوں کا مرکز بن چکے تھے وہ دونوں۔

اچانک سے کسی نے پیچھے سے نعمان کی کمر میں ٹانگ رسئد کی جیسے ہی پرہیان نے نگاہیں اٹھا کر دیکھا وہ ایک دم سے اس کے سینے سے لگ گئی اور بری طرح سے رونے لگی۔ نعمان اس سے دیکھ کر ہی باھگ چکا تھا وہاں سے وہ روتی ہوئی اس کے سینے سے لگی ہوئی تھی۔

" بھیاء کی جان رونا بند کرو " سدید نے پیار سے کہا۔

" اب کوئی دیکھے گا بھی نہیں میری گڑیا کی طرف " اس نے پرہیان کو جرابیں اٹھا کر دیں پرہیان وہاں سے نگاہیں جھکائے چلی آئی کلاس میں آکر وہ لاسٹ والی سیٹ پر جا کر۔بیٹھ گئی تھی اس کی نگاہیں کسی ہو تلاش کر رہی تھیں اس نے ارد گرد دیکھا اچانک ہی وہ کلاس کے ایک کونے میں پڑی ہوئی چیئر پر بیٹھا نظر آیا جو پینسل سے کچھ گانجے میں مصروف تھا اس کے چہرے پر اداسی چھائی ہوئی

تھی نگاہیں ایک جگہ پر ٹکی ہوئی تھیں وہ جان نہیں پا رہی تھی آخر اس کو ہوا کیا ہے ابھی وہ اس سے دیکھ۔ہی رہی تھی جب حازق کا دوست اس کے پاس آیا اور ا اسے پوچھ ے لگا۔

" حازق یار کیا ہوا ہے منہ پر بارہ کویں بجے ہوئے ہیں تجھے پتہ ہے کیا ہوا ہے باہر " وہ حازق سے بات کرنے کی کوشش کر رہا تھا۔مگر حازق نے کوئی جواب نہ دیا پرہیان بھی حازق کو ہی دیکھے کا رہی تھی۔

" حازی یار چل مجھے بتا کیا ہوا ہے کیوں پرشان ہے میں تیرا دوست ہوں نہ " اس کا دوست ضدی انداز میں پوچھنے لگا۔

" کیا بکواس کر رہے ہو ایک دفعہ کہہ دیا نہ کچھ نہیں ہوا پھر کیوں پیچھے پڑ گئے ہو " وہ غصہ میں چلا کر کھڑا ہوتا ہوا بولا سارے اس کی طرف دیکھنے لگ گئے تھے آج سے پہلے پرہیان نے حازق کو اتنا غصہ میں نہیں دیکھا تھا وہ بیگ اٹھاتا ہوا باہر چلا۔گیا پرہیان اس کی پشت کو دیکھنے لگی۔

★★★

وہ خاموشی سی گاڑی میں بیٹھی ہوئی تھی اس نے کوئی بات نہ کی۔

" کیا ہوا ہے میرا بچہ کوئی بات کیوں نہیں کر رہا صبح کی وجہ سے پرشان ہو گیا " سدید نے پیار سے پوچھا۔

" کچھ نہیں ہوا بھیاء بس سر میں پین ہے " وہ کانپتی ہوئی آواز میں بولی۔

" کیوں میری جان کے سر میں پین ہے ڈاکٹر کے پاس لے جاؤں کیا " سدید نے اس کی پیشانی پر ہاتھ کی پشت سے چیک کیا۔

" کچھ نہیں ہوا بھیاء مجھے بس گھر لے جائیں " اس نے سدید کا ہاتھ پکڑ کر کہا۔

" میرا بچہ تمہیں بخار کے چلو ڈاکٹر کے پاس لے چلتا ہوں " سدید نے گاڑی ہسپتال کی طرف موڑ دی۔

" بھیاء میں ٹھیک ہوں " وہ اداس لہجے میں بولی سدید نے ا اسے ڈپٹ دیا اس سے احساس ہی نہ ہوا کب وہ رونے لگ گئی۔

" ارے ارے یہ بن موسم برسات کیوں میں مذاق کر رہا ہوں " اس نے گاڑی روک دی اور قس سے سینے سے لگا لیا۔

" پاگل ہو گئی ہو کیا ہوا ہے مجھے کچھ بتاو کسی نے کچھ کہا ہے کیا مجھے کچھ بتاؤ نہ یار " سدید نے پرشانی کے عالم میں پوچھا۔۔

" بھیاء مجھے ڈر لگ رہا ہے " کانپتی آواز میں۔بولی۔

" کیوں ڈر لگ رہا ہے مجھے کچھ بتاؤ نہ " وہ نرمی سے کہنے لگا۔

" پتہ نہیں کیوں بھیاء دل گھبرا رہا ہے " وہ سسکتی ہوئی اس سے بتانے لگی۔

" تم اس کی وجہ۔سے پرشان ہوتی " وہ اس کے آنسو صاف کرتا ہوا بولا اس نے اثبات میں سر ہلا دیا۔

" بھیاء اس نے آخری دفعہ مجھے کہا تھا وہ مجھے کبھی خوش نہیں رہنے دے گا مجھ سے میری ہر خوشی چھین لے گا " وہ ہاتھوں میں منہ چھپائے رونے لگی سدید نے اس کے چہرے سے اس کے ہاتھ ہٹائے۔

" ادھر میری آنکھوں میں دیکھو اپنے بھیاء پر یقین نہیں ہے کیا میں تمہیں کچھ نہیں ہونے دوں گا مجھے تم ساری دنیا سے زیادہ عزیز ہو دنیا تباہ کر دوں گا اگر تمہیں کسی نے کچھ کہا اور آج کے بعد اس شخص کی وجہ سے میں تمہاری آنکھوں میں آنسو نہ دیکھوں تم مجھے قتل کرنے پر مجبور نہ کرو ورنہ میں اس شخص کے ٹکڑے کر دوں گا " وہ اس کے آنسو صاف کر رہا تھا اس وقت پرینا کو خود پر ہی رشک آرہا تھا کے سدید اس کا بھائی ہے۔

" اچھا سہی ہے اب پیارا سا مسکرا کر دیکھاؤ مجھے پھر سارا دن گھومیں گے رات کو گھر چلیں گے " اس نے مسکرا کر کہا پرہیان بھی مسکرا دی۔

★★★

صبح صبح معمول کے مطابق وہ سب کو ناشتہ سرو کر رہی تھی۔

" پری یہ تمہارے ہاتھ کی چائے نہیں بنی ہوئی تک جانتی ہو تمہاری بنی ہوئی چائے میں پیتا ہوں "

بڑے شاہ نے چائے والا مگ سائیڈ پر رکھ دیا اس نے نگاہیں اٹھا کر بڑے شاہ کے ساتھ بیٹھے اپنے شوہر کو دیکھا اس سے دیکھتے ہی نگاہیں اس پر جم گئیں اس کی نگاہیں یہ چیخ چیخ کر کہہ رہی تھیں میں تمہاری بیوی ہوں تمہاری زمہ داری ہوں پر وہ جانتی تھی ا اسے ایک نوکرانی کی حیثیت سے اس گھر میں لایا گیا تھا اس سے کسی کو کیا فرق پڑتا سامنے بیٹھا شخص اس کا کاغذی شوہر ہی تو تھا۔

" کدھر گم ہو جناب کیسا رہا سفر رات کو تو تم تھکے ہوئے تھے اس تو فریش ہو نہ جہان بیٹا " اس کے بابا نے مسکراتے ہوئے پوچھا۔

" جی بابا سائیں اب میں فریش ہوں رات ہو آپ نے کوئی ضروری بات کرنی تھی کیا میں تو رات کو بھائی سے بھی نہیں ملا تھا " وہ زبردستی مسکرا کر بولا لیکن اس کی نگاہیں بار بار پری کی نگاہوں سے ٹکرا رہی تھیں اچانک سے وہ جہان کی نگاہوں سے اوجھل ہو گئی وہ اس کے پیچھے جانا چاہتا تھا مگر نہ جا سکا تھوڑی دیر بعد وہ آئی اس نے جہان کے پاس چائے رکھی۔

" مجھے چائے ڈال۔دیں " جہان نے اس کے چہرے پر نگاہیں ٹکا کر کہا وہ کانپتے ہوئے ہاتھوں سے چائے ڈالنے لگی وہ نہیں جانتی تھی وہ اتنا کانپ کیوں رہی ہے جہان نے اس کے ہاتھ سے چائے والا کپ پکڑ لیا وہ کچن کی طرف چلی گئی تھی۔

" جہان تمہیں بھی اب شادی کر لینی چاہیے تمہاری بھی ایک۔فیملی ہونی چاہیے " اس کی بھابھی بولی۔

" بھابھی مجھے کوئی شادی نہیں کرنی مجھے اگر فیملی بنانی ہوئی تو میری بیوی اس گھر میں موجود ہے " وہ سرد لہجے میں بولا۔

" جہان یہ کوئی طریقہ ہے بات کرنے کا اس لڑکی کے ساتھ اپنی فیملی مکمل کرنے کا سوچنا بھی مت اس سے صرف کاغذی رشتہ ہے تمہارا اور تمہیں اب شادی رکنی ہی ہو گیتک بہت جزباتی ہو اور میں نہیں چاہتا اس لڑکی کو تم بیوی والا حق دو وہ صرف اس گھر کی نوکرانی ہے " اس کا باپ غصہ میں یہ کہہ رہ اٹھ کر چلا گیا پیچھے سب ہی آہستہ آہستہ آٹھ کر چلے گیے وہاں صرف جہان رہ گیا اسے سکون کی تلاش تھی جو کہیں مل جاتا

★★★

یار تم سچ کہہ رہے ہو کب بابا سائیں سے بات کرو گے " حازق مسکراتے ہوئے شاذر سے پوچھنے لگا۔

" ہاں یار کروں گا دیکھنا بابا مان بھی جائیں گے بس اب تم نے پرشان نہیں ہونا اور تمہارے دوست کی کال آئی تھی ایسے کرتے ہیں کیا دوستوں کے ساتھ یار دوست زندگی میں بہت کم ملتے ہیں جنھیں ہماری خوشی غمی کا احساس ہوتا ہے تم نے کل اس کو سوری کرنا ہے "

" اوکے میں کر دوں گا لیکن سچ میں بہت پرشان تھا میں اگر بابا نے کہیں اور کر دی یا بھیاء نے کچھ الٹا سیدھا کر دیا تو " وہ منہ بناتے ہوئے بولا۔

" یار میرے ہوتے ہوئے فکر کیوں کرتے ہو"۔حازق مسکراتا ہوا اس کے گلے لگ گیا۔

" حازی توں میری جان ہے میں تیرے لیئے کچھ بھی کر سکتا ہوں اگر اب توں اداس نظر آیا تو میں نے پکڑ کر تیرا اس لڑکی کے ساتھ نکاح کر دینا ہے اب اداس نہیں ہونا " وہ اس کی پشت تھپک کر بولا۔

" یار توں میرا کتنا اچھا دوست ہے مجھے اداس بھی نہیں دیکھ سکتا " حازق نے ہنستے ہوئے اس کی گال پر ہونٹ رکھے۔

" اب مکھن لگا رہے ہو بڑے کمینے ہو تم " وہ ہنستا ہوا بولا۔

" یار میں بےشرم بھی بڑا ہوں " حازق بالوں میں ہاتھ پھیرتا ہوا بولا۔

" یار شازر تم وعدہ کرو وہ اسی گھر کی بہو بنے گی " حازق نے اس کے آگے ہاتھ کیا۔

" اوکے اوکے اسی گھر کی بہو بنے گی اب یہ بوتھی بنا کر مت بیٹھ موڈ ٹھیک کر اپنا " شازر نے اس کی گال کھینچی۔

★★★

کافی دن گزر گئے مگر جہان سے کسی نے کوئی بات نہ کی وہ سب کے درمیان بیٹھتا اور اٹھ جاتا کوئی انسسے بات تک نہیں کرتا تھا مگر آج اس کی برداشت جواب دے گئی تھی۔

" بابا سائیں آخر آپ چاہتے کیا ہیں کیوں میرے ساتھ ایسا کر رہے ہیں ٹھیک ہے آپ چاہتے ہیں نہ میں شادی کو لوں تو پھر میں شادی کر لیتا ہوں " شاذر سنجدگی سے بولا۔

انیکسی میں داخل ہوتی پری۔کے ہاتھ سے جگ گر کر ٹکڑے ہو گیا وہ ڈر گئی اور جلدی سے کانچ اٹھانے لگی اس کے ہاتھ میں کانچ لگ گیا وہ جلدی سے وہاں سے اٹھ کر کچن میں آگئی اس کے ہاتھ سے بری طرح سے خون بہہ رہا تھا۔

(اگر آج کے بعد ایپل بھی کاٹنا ہوا تو مجھے بتانا آج کے بعد تمہارے ہاتھ پر چھوٹا سا بھی کٹ دیکھا تو تھپڑ لگاؤں گا " ماضی کی یادیں پھر سے اس کے دماغ پر ہتھوڑے برسانے لگی تھیں اس نے اپنے منہ پر ہاتھ رکھ کر اپنے ہچکی کو روکا ایک یہ خیال اس سے الگ سے ستا رہا تھا جو اس کا تھا ہی نہیں وہ بھی کسی اور کا ہو جائے گا اس سے جہان سے غرض نہیں تھی مگر درد ہو رہا تھا اس سے کسی کی یاد تڑپانے لگی تھی ایسے تلخ رویوں کی اس سے عادت نہیں تھی وہ اپنے ہاتھ سے گرتا ٹپ ٹپ۔خون دیکھ رہی تھی آنکھیں دھندلا رہی تھیں وہ کمرے میں آگئی بیڈ پر گرنے والے انداز میں لیٹ کر تکیے میں منہ چھپائے رونے لگی وہ خود نہیں جانتی تھی وہ آج اتنی شدت سے کیوں رو رہی تھی اچانک سے اس سے دروازہ کھلنے اور بند ہونے کی آواز آئی اس نے ایک دم۔سے سر اٹھا کر دیکھا وہ سامنے کھڑا ہوا تھا ہاتھ میں فرسٹ ایڈ باکس پکڑے وہ اس کے پاس آیا اور اس کا ہاتھ نرمی سے اپنے ہاتھ میں

لے لیا پریٔ نے کرب سے آنکھیں بند کر لیں جہان نے اس کے چہرے کی طرف دیکھا وہ شائد آنکھیں بند کیئے اس سے محسوس کر رہی تھی یا پھر گھبرا رہی تھی۔

" فکر مت کریں میں دوسری شادی نہیں کرو۔گا " اس نے انگوٹھے کی مدد سے اس کی گال پر رکا ہوا آنسو صاف کیا اس کے بعد وہ رہا نہیں اس نے جب آنکھیں کھولیں وہ نہیں تھا کمرے میں اس سے پہلے وہ جہان کے بارے میں سوچتی اس کے سامنے کسی کا مسکراتا ہوا چہرہ آگیا۔

(تم میرا عشق ہو کسی اور کے بارے میں سوچنا بھی مت)

۔

★★★

" سدید رات کے وقت آسمان کتنا پیارا لگتا ہے " وہ اس کے کندھے پر سر رکھے بول رہی تھی سدید نے اس کاہتھ اپنے ہاتھ کی گرفت میں لے لیا۔

" فاریہ تک جاتی ہو نہ تم نے میری زندگی مکمل کی ہے تم نے مجھے ہر خوشی دی ہے " سدید۔نے مسکراتے ہوئے اس سے اپنے ساتھ لگا لیا۔

" سدید آپ۔خود بہت اچھے ہیں نہ اس وجہ سے سب ہی آپ ہو اچھے لگتے ہیں اگر آپ برے ہوتے توبھپا میں نے کوئی اچھا ہونا تھا " وہ مسکرا کر بولی۔

" پر کبھی کبھی تو کہتی ہو سدید آپ بہت برے ہیں بہت ظالم ہیں " وہ فاریہ کی نقلیں اتارتا ہوا بولا فاریہ نے اس کے کندھے پر مکہ رسید کیا۔

" آپ مجھے پرانی باتیں نہ یاد کروایا کریں نہ " وہ چڑ کر بولی۔

" ویسے اب ہمیں نیچے چلنا چاہیے" سدید نے گھڑی کو دیکھتے ہوئے کہا " کیوں اتنی بھی کیا جلدی ہے تمہیں نیچے جانے کی کچھ اور لمحے ساتھ گزار لیتے ہیں" وہ اٹھ کر جانے لگی سدید نے اس کا بازو پکڑ کر کھینچا وہ سیدھا اس کے سینے سے آ لگی۔

★★★

سوری سوحیل یار میں کل پرشان تھا اس وجہ سے روڈ بی ہیو کر گیا تھا " حازق اس کے ساتھ بیٹھ کر بولا۔

" کوئی بات نہیں یار میں جانتا تھا توں پرشان ہے لیکن دیکھ کل وہ لڑکی تیرے رویے کی وجہ سے بہت پرشان ہو گئی تھی جس سے صاف ظاہر ہو رہا ہے وہ لڑکی بھی تجھے لائک کرتی ہے " وہ حازق کی طرف دیکھ کر بولا۔

" وہ تو میں جانتا ہوں وہ میرے عشق میں مبتلا ہے مگر وہ آج نہیں آئی کیا " وہ کلاس میں نظر دوڑا کر بولا۔پھر وہ اٹھ کر باہر آگیا ارد گرد دیکھا وہ دور ایک بینچ پر بیٹھی ہوئی تھی وہ اس کے پاس آکر

بیٹھ گیا حازق کی نظر جب اس کے ہاتھ میں جیوود کتاب پر گئی اس نے ایک دم سے اس کے ہاتھ سے کتاب کے لی اس وقت وہ اپنی کتابیں چھوڑ کر کہانی پڑھ رہی تھی سنڈریلا والی۔

" ویسے اس کے علاوہ کچھ اور نہیں پڑھتی " وہ اپنی ہنسی ضبط کرتا ہوا بولا۔

" نہیں " اس نے خلاف توقع جواب دیا۔

" اوہ ماشاءاللہ آپ تو بولتی بھی ہیں آپ کے منہ میں زبان بھی ہے" حازق ہنس کر بولا۔

' اب ہر کوئی آپ کی طرح تو نہیں بولتا " وہ چہرہ اٹھا کر بولی حازق اس سے دیکھنے لگا وہ اٹھ کر جانے لگی حازق نے اس کی ایک دم۔سے کلائی پکڑ لی اس نے مڑ کر حازق کو دیکھا۔

" آئی لو یو " وہ زیر لب بڑبڑایا مگر وہ سن چکی تھی بےساختہ مسکرائی اور وہاں سے چلی گئی حازق اپنے بالوں میں ہاتھ پھیرتا ہوا ہنسا اور اپنے دل پر ہاتھ رکھ کر بینچ سے ٹیک لگائے اور آنکھیں بند کر گیا اپنی آگے والی زندگی سے بے خبر وہ ہنس رہا تھا۔

★★★

" کیا ہوا ہے منہ پر بارہ کیوں بجے ہوئے ہیں " وہ اس کا چہرہ اپنی طرف کرتا ہوا بولا۔

" آپ سارا دن بزی رہتے ہیں آپ کے پاس میرے لیئے ٹائم ہی نہیں ہوتا " وہ منہ بناتی ہوئی بولی۔

" اچھا نہ اب آؤ۔گا تمہارے پاس آج فاریہ کو چھوڑنے گیا تھا اس وجہ سے نہیں آیا تمہارے پاس کسی نے کچھ کہا ہے " وہ نرمی سے بولا وہ اثبات میں سر ہلانے لگی۔

"صمید نے کچھ کہا ہے کیا" وہ پیار سے بولا پرہیان نے اثبات میں سر ہلا دیا۔

" اچھا اس کی باتوں پر دھیان نہ دیٔا کرو بلاوجہ بکواس کرتا ہے "

" اچھا آپ بھابھی کو چھوڑ آئے ہیں وہ واسط کب تک آئیں گیں " وہ اس کے منہ ہو دیکھ کر بولی

جہاں فاریہ کے جانے کی وجہ سے بارہ بجے ہوئے تھے مگر پھر بھی ہنس رہا تھا۔

" پتہ نہیں کب تک آئے گی معصوم سے شوہر کو چھوڑ گئی " سدید کی بات پر وہ ہنسنے لگی۔

" بھیاء آئس کریم کھانے چلیں " وہ ہنستی ہوئی بولی۔

" ویسے تو کافی رات ہو گئی ہے مگر میری گڑیا نے اتنے دنوں بعد فرمائش کی ہے ضرور چلیں گے'

" اچھا میں پانچ منٹ میں آتی ہوں پھر چلتے ہیں "

" اوکے میں گاڑی میں ویٹ کر رہا ہوں۔

تھوڑی دیر بعد وہ آئس کریم کھانے پہنچ گئے۔

" پرہیان ایک بات بولوں" سدید نے سنجیدگی سے کہا وہ جو آئس کریم کے ساتھ انصاف کر رہی تھی

لاپرواہی سے بولی۔

" ہاں جی بولیں۔

" میں تمہاری شادی کے بارے میں سوچ رہا ہوں " وہ سنجیدہ انداز میں بولا۔اس کے ہاتھ ایک دم

سے رک گئے اس نے نگاہیں اٹھا کر اس کی طرف دیکھا جیسے اس نے سننے میں غلطی کر دی ہو۔

" دیکھو میری جان اب تم چھوٹی بچی نہیں رہی پہلے تمہاری شادی کی عمر نہیں تھی بابا جانی نے ذبردستی کر دی تھی لیکن میں زبردستی نہیں کرنا چاہتا دیکھو یار زندگی موت کا کوئی پتہ نہیں ہوتا وہ اس سے سمجھانے والے انداز میں کہہ رہا تھا اور اس سے ایسا لگ رہا تھا اس کا بھائی اس سے جان مانگ رہا ہے اس کی آنکھوں کے سامنے گزری زندگی کا ایک ایک لمحہ آنے لگا تھا وہ اپنے آنسو ضبط کرنے لگی تھی سدید اس کی بھرائی آنکھیں دیکھ رہا تھا۔

" اچھا میرا بچہ رونا بلکل نہیں ہے وہ اس کے پاس آکر بیٹھ گیا۔

" بھیاء مجھے آپ سے دور نہیں جانا یہ دنیا بہت ظالم۔ہے وہ رونے لگی تھی سدید نے اس کے گرد بازو حائل کر لیئے تھے وہ اس کے سینے سے لگی بچوں کی طرح رو رہی تھی جیسے اس سے ابھی کوئی دور ہر دے گا سدئد سے۔

" اچھا نہیں ہو گی شادی میں کہہ رہا ہوں نہ دیکھو سب کیسے دیکھ رہے ہیں ایسے بچوں کی طرح مت روؤ اٹھا چلو چلتے ہیں " سدید نے اس کے آنسو صاف کیئے وہ بل ہے کرنے گیا تھا وہ اپنی آنکھیں صاف کر رہی تھی وہ باہر نکل رہے تھے جب اندر داخل ہوتے ہوئے ایک لڑکے سے سفید کی ٹکڑ ہو گئی سدید ہو لگا کچھ پل کے لیے اس کی دنیا تھک گئی ہے وہ زمین سے کاغذ اٹھاتے لڑکے کو دیکھ رہا تھا

۔

"شاذر" بےساختہ اس کے منہ سے نکلا اس نے نگاہیں اٹھا کر دیکھا سدید اپنے آنسو ضبط کرتا ہوا آگے چلا گیا۔

" سدید اسمائیل شاہ اگر تم میں اتنا غرور اور اکڑ ہے تو میں یہ دوسری توڑتا ہوں میرا کوئی واسطہ نہیں تم سے " سدید کی آنکھ سے آنسو ٹوٹ کر گرا تھا وہ ڈرائیونگ کر رہا تھا پرہیان کی نظر جیسے ہی سدئد پر پڑی وہ گھبرا گئی۔

" بھیاء کیا ہوا ہے آپ کو آپ رو کیوں رہے ہیں بھیاء میری طرف دیکھیں " اس سے لگا تھا کسی نے اس کا دل مٹھی میں جکڑ لیا ہو۔

" بھیاء میری وجہ سے پرشان ہیں بھیاء میں آپ سے دور نہیں جا سکتی مجھے بھی تو سمجھیں میں کس حال میں ہوں وہ ہچکیوں کے ساتھ بری طرح سے رونے لگ گئی تھی۔

" میری جان پاگل ہو کوئی دور نہیں کر رہا " وہ اس سے سنبھالنے کی کوشش کر رہا تھا مگر وہ تو آپے سے باہر ہو گئی تھی اس کے ہاتھ ٹھنڈے ہو گئے ہونٹ نیلے پڑ چکے تھے سئڈی کے سینے سے سر ٹکائے اس کا وجود بے جان ہونے لگا تھا۔

★★★

" ماں میں نے بابا کا غصہ ٹھنڈا کرنے کے لیے کہا تھا میں شادی کر لوں گا مگر مجھے شادی نہیں کرنی آپ میرے لیئے لڑکی مت تلاش کریں اگر میں شادی کر بھی لوں میں کبھی اپنی بیوی کو خوش نہیں

رکھ پاؤں گا وہ بولے گی آہنی پہلے والی بیوی کو طلاق دو پر میں نہیں دے سکتا ماں ہم اس لڑکی پر ظلم کر رہے ہیں ماں آپ تو ایک عورت ہیں اس کا درد سمجھ نہیں آتا آپ وہ وہ بھی تو کسی کی بیٹی ہے ہم کیوں اس کے ساتھ ظلم کریں " وہ اپنی ماں کے قدموں میں بیٹھا ہوا بول رہا تھا۔

" جہان میں تمہاری کوئی ایسی بکواس نہیں سنوں گی وہ لڑکی اس گھر کی بہو کبھی نہیں بن سکتی کیونکہ اس کے گھر والے قاتل ہیں " غصہ میں بولیں۔

" پر ماں اس میں اس لڑکی کی کیا غلطی ہے "

" جہان مجھے تمہاری کوئی ایسی بات نہیں سننی تم جاؤ یہاں سے مت کرو شادی پر میں تمہیں کبھی اس لڑکی کے ساتھ آباد نہیں ہونے دوں گی " وہ غصہ میں بولیں۔

" اگر میں کچھ بول رہا یوں تو سوچ کر ہی بول رہا ہوں اگر آپ میری بات نہیں ماننا چاہتے تو ٹھیک ہے میں اس لڑکی پر مزید ظلم نہیں کروں گا نکاح کیا ہے اس سے حق رکھتا ہوں اس پر گواہ بھی موجود ہیں " وہ غصہ میں بولا دردانہ بیگم نے اس کے منہ پر زور دار تھپڑ رسید کیا وہ ہکا بکا اپنی اماں کو دیکھنے لگا۔

" یعنی اس گھر کے ہر فرد ہو اس سے اتنی نفرت ہے کے وہ اس کا زکر سننا تک پسند نہیں کرتے " وہ ہنزء انداز میں مسکرایا "

"جہان میری نظروں سے دور ہو جاؤ " انھوں نے رخ موڑ لیا جہان کمرے سے باہر آگیا اپنو کے رویے نے ا اسے بہت بیزار کر دیا تھا اس کی آنکھیں نم تھیں وہ کسی کو شدت سے یاد کر رہا تھا اس وقت وہ سیدھا چلتا ہوا اپنے روم میں آگیا سامنے لگی تصاویر دیکھ کر اس کی آنکھوں سے مزید آنسو بہنے لگے۔

" یار توں کیوں ایسے چھوڑ کر چلا گیا توں کہتا تھا نہ ہم ایک دوسرے کے بنا کچھ بھی نہیں ہیں دیکھ یار میں تیرے بنا کچھ بھی نہیں ہوں " وہ ہاتھوں کے پیالے میں منہ چھپائے رو رہا تھا۔

" ایک بار آجا کہ یار مجھے تیرے کرنے سے لگ کر رونا ہے دیکھ توں تو لیتا تھا میرے کندھے سے لگ کر مجھے تیری ضرورت ہے یار میں بھی تیرے پاس آنا چاہتا ہوں مجھے بھی لے کر جاؤ نہ نہیں رہ سکتا تمہارے بنا جانتے ہو اتنے سال کیسے گزارے تمہارے بغیر وہ ان تصاویر سے باتیں کرنے لگا جیسے تصاویر میں موجود شخص اس کی باتیں سن رہا ہو

★★★

وہ مسلسل بجتے ہوئے موبائل کو اگنور رکتا ہوا پرشانی کے عالم میں بیٹھا ہوا تھا اس سے شدید بے چینی ہو رہی تھی جب ڈاکٹر باہر آیا وہ بجلی کی رفتار سے ڈاکٹر کے پاس آیا۔

" ڈاکٹر صاحب میری سسٹر " وہ پرشانی میں فقط اتنا ہی کہہ پایا تھا۔

" انھیں شدئد قسم کا ہارٹ اٹیک ہوا ہے اس وجہ سے ہم کچھ کہہ نہیں سکتے مگر ہم اپنی طرف سے پوریٔ کوشش کریں گے " ڈاکٹر اس کا کندھا تھپک کر آگے چلا گیا وہ ساکت سا بیٹھ گیا تھا اس نے اپنے بجتے موبائل کی طرف دیکھا اور کال۔پک کر کے موبائل کان کے ساتھ لگا لیا۔

" سدید بیٹا کدھر ہو رات کے تین بج رہے ہیں " دوستی طرف سے اسمائیل شاہ کی آواز گونجی۔

" بابا جانی میں ہسپٹل میں ہوں " وہ آہستگی سے بولا۔

" اتنی رات کو ہسپٹل خیریت ہے" وہ پرشانی کے عالم میں بولے .

" بابا سائیں پرہیان کی طعبیت خراب ہے " وہ اپنے آنسو ضبط کرتا ہوا بولا۔

" تم نے اس لڑکی کو بگاڑ کر رکھ دیا ہے کچھ ہوتا ہے نہیں اس کو پہلے ہی ہسپٹل لے کر پہنچ جاتے ہو " ان کی بات سن کر سدید نے کرب سے آنکھیں بند کر لیں اور کال کٹ کر دی۔

وہ آئی سی یو کے دروازے سے اس کا مشینوں میں جکڑا وجود دیکھ رہا تھا اس وقت اس کی بے بسی عروج پر تھی۔وہ ڈاکٹر کے پاس گیا۔

" میری بہن ٹھیک تو ہو جائے گی نہ " وہ ڈاکٹر کے سامنے بےبسی سے بولا۔

" ہارٹ سرجری کرنی ہو گی " ڈاکٹر نے بڑے آرام سے کہہ دیا اور جو اس وقت سدید کے دل پر گزری تھی وہ بس وہی جانتا تھا۔

" زندگی موت اللہ کے ہاتھ میں ہے پر ہم پوری کوشش کریں گے " وہ حوصلہ دے رہے تھے یا ڈرا رہے تھے سدید نہیں جانتا تھا وہ اٹھ گیا وہاں سے وہ سب سے اپنے آنسو چھپاتا پھر رہا تھا اس نے موبائل نکال کر فاریہ کو کال کی۔

★★★

"اچھا لگتا اگر تم بھی ساتھ چلتے " اس کی بات سن کر جہاں ہنسا۔

" بھائی آپ کا سالا ہے آپ جائیں " وہ طنزیہ انداز میں بولا۔

" ہاں تمہارا تو سسرال نہیں ہے اس وجہ سے میرے سسرال جاتے ہوئے برا لگے گا کوئی پوچھ ہی نہ لے " وہ بھی طنزیہ انداز میں بولا۔

" بھیاء سارا تو میرا بھی ہے اگر میں گیا تو آگ سب سے پہلے آپ کو ہی لگنی ہے میرا تو کچھ نہیں جانا " وہ ہنس کر اپنی بات بولتا ہوا اس کا دل جلا گیا تھا۔

" آپ کے سسرال سے اچھا ہے اور مجھے سننے سے کوئی روک بھی نہیں سکتا " وہ اس سے غصہ میں گھور رہا تھا جہاں وہاں سے چلا گیا۔

★★★

رات کے دس بج رہے تھے وہ چھت پر۔کھڑی بارش میں بھیگ رہی تھی آنکھوں میں کسی کی یاد کے آنسو تھے (تم میرا عشق ہو ") ماضی کی یادیں دماغ کو پاگل کر رہی تھیں۔

جہان پری کو ڈھونڈتا ہوا چھت پر آیا ہر طرف بارش کا شور تھا وہ بری طرح سے بھیگ چکا تھا وہ دھیرے دھیرے قدم بڑھاتا اس کی طرف۔گیا وہ آنکھیں بند کیئے نہ جانے کیا محسوس کر رہی تھی چہرے پر پارس کے قطرے گر رہے تھے اور جہان اس کا بھیگا سراپا دیکھ رہا تھا وہ دھیرے دھیرے اس کے اور اپنے درمیان سے فاصلہ ختم کرنے لگا وہ شائد اس کی موجودگی سے بے خبر تھی جہان کی گرم سانسیں اپنے چہرے پر محسوس کر کے اس نے آنکھیں کھولیں وہ بہت قریب تھا اس کے جہان نے اس کے چہرے پر نگاہیں گاڑے دھیرے سے اس کے ہاتھ کی انگلیوں میں انگلیاں پیوست کر لیں پری نے بھیگی پلکیں اٹھا کر اس کی طرف دیکھا دل یوں دھڑک رہا تھا جیسے ابھی باہر آ جائے گا رات کے اس پہر بارش کا شور اور تنہائی پری کا ہاتھ برف کی طرح اس کے ہاتھ میں ٹھنڈا تھا اس نے اور زور سے اس کے ہاتھ کو جکڑ لیا تھا جہان نے اس کے اور اپنے درمیان سے دو قدم کا فاصلہ بھی ختم کر دیا وہ جہان کے چہرے پر دیکھ رہی تھی جہان کے بالوں سے پانی کی بوندیں پری کے چہرے پر گر رہی تھیں جہاں کی سانسوں کی تپش اس کے چہرے کو جھلسا رہی تھی اس نے چہرہ قریب کیا اس کے لب پری کی گال کو چھو رہے تھے پری دو قدم پیچھے ہوئی اور دیوار کے ساتھ لگ گئی جہان نے اس کی گال پر چپکے بال پیچھے کیئے پری نے آنکھیں بند کر لی تھیں اور زور سے اس کے ہاتھ کو پکڑ لیا تھا جہان نے اس کا سر اپنے کندھے سے لگا لیا وہ دیوار کے ساتھ لگی ہوئی تھی اس کا سر جہان کے کندھے سے تھا ہاتھ جہاں کے ہاتھ میں تھا اور بارش پورے زور و شور سے برس رہی تھی اس کے

کانوں میں ایک ہی آواز گونج رہی تھی تم میرا عشق ہو اگر ایک طرف عشق تھا تو دوسری طرف ایک پاکیزہ رشتہ تھا نکاح جیسا رشتہ وہ اپنے شوہر کی قربت میں کھڑی ہوئی تھی لیکن شوہر فقط جسم پر قابض تھا جب روح ہو عشق اپنے حصار میں لے لے تو شوہر کو دینے کے لئے فقط جسم باقی رہ جاتا روح احساس جزبات غم خوشی وہ تو سب محبوب لے گیا تھا وہ جہان کی گرفت سے ہاتھ چھڑا کر دور ہوئی تھی دونوں کے درمیان گہری خاموشی تھی بادل گرجنے کی آواز اس کے دل پر لگی تھی جہان نے پھر سے اس کا ہاتھ پکڑ لیا۔

" آئی ایم سوری آپ سے بہت دور چلا۔گیا تھا " وہ بس اتنا ہی کہہ پایا تھا اس کے پاس الفاظ ہی نہیں تھے پری کا غم کم کرنے کے لیے جہان نے اس کی پیشانی سے پیشانی ٹکائی اس کی ہچکی نکلی وہ اس کے کندھے سے سر ٹکائے رونے لگی اتنے سالوں بعد ایک کندھا میسر آیا تھا رونے کو وہ کھل کر رونا چاہتی تھی

★★★

پھر سے وہ خوبصورت موسم آگیا تھا ساون کا مہینہ تھا اور بارش خوب برس رہی تھی اس کی نگاہیں اپنے ویران کمرے میں کسی ہو تلاش کر رہی تھیں۔

' بھابھی آپ نے ڈنر نہیں کرنا تھا کیا ہم آپ کا ویٹ کر رہے ہیں " وہ کمرے میں داخل ہوتا ہوا بولا۔

" نن نہیں میرا دل نہیں تھا " وہ اپنے آنسو صاف کرتی ہوئی بولی۔

" کیا مطلب اور نبیہا نے بھی کچھ نہیں کھایا ہو گا آپ نے اس سے بھی یوں ہی سلا دیا وہ بیڈ پر سوئی ہوئی نبیہا اس پانچ سال کی بچی کو دیکھنے لگا جو دنیا جہاں کی معصومیت چہرے پر سمیٹے سو رہی تھی اس نے جھک کر نبیہا کی پیشانی پر بوسہ دیا۔

" صامی تم میرے روم میں مت آیا کرو تمہاری وائف کو اچھا نہیں لگتا " اس نے دھیمے لہجے میں کہا

صامی نے ایک دم سے اس کی طرف دیکھا۔

" کیا ہوا بھابھی خنسہ نے آپ کو کچھ کہا ہے کیا " وہ حیرت سے بولا۔

" نہیں۔تم مت آیا کرو ایسے کمرے میں اچھا نہیں لگتا اور ویسے بھی لوگ باتیں کریں گے "

" بھابھی کیا بول رہی ہیں آپ میری بہنوں کی طرح ہیں " وہ اس کے سامنے کھڑا ہو کر بولا۔

" میں کیسے مان لوں تم میری بہنوں کی طرح ہوں تک نے تو کبھی اپنی سگی بہن کو بہن نہیں مانا تھا کتنا وہ تم سے لپٹ کر روئی تھی اگر تم اس وقت پیار سے اس کے سر پر ہاتھ رکھتے اور پیار سے اس جہنم میں کود جانے کا کہتے تو وہ ہونی خوشی تمہاری بات مان لیتی مگر تم نے کبھی سوچا ہی نہیں اس کا

کیا حال ہوا ہو گا مجھے تمہاری ہمدردی نہیں چاہیے صامی " اس نے منہ دوسری طرف کر لیا اس کی باتیں صامی ہا دل چیر گئی تھیں شرمندگی سے سر جھک گیا تھا وہ نگاہیں جھکائے باہر چلا گیا۔

★★★

وہ آنکھیں۔بند کیئے اس کے قدموں میں سر رکھے سو رہا تھا ایک نرس نے آکر دھیرے سے اس کو اٹھایا اور بولی سر آپ ایسے کیوں سو رہے ہیں وہ اس سے اٹھا کر چلی گئی سدید آنے اپنی آنکھیں مسلیں اور آٹھ کر پرہیان کے پاس آیا اس کے ڈرپس میں جکڑے ہاتھ پر بوسہ دیا۔

" میری گڑیا میرا بچہ بھیاء کی جان جلدی ٹھیک ہو جاؤ نہ دیکھو تو اپنی کیا حالت بنا لی کے وہ اس کے ہاتھ ہو ہاتھ میں لیئے سہلا رہا تھا اس کی آنکھ کھلی وہ لمبے لمبے سانس لینے لگ گئی تھی اور حیرت سے سیدہ کو دیکھ رہی تھی۔

" گڑیا کیا ہوا ہے پری میری جان مجھے دیکھو بھیاء کو بتاؤ کیا ہوا ہے " وہ نرس کو چلانے لگ گیا تھا اس سے یوں لمبے سانس لیتا دیکھ کر اس کی جان پر بن گئیں تھی وہاں پر سارے ڈاکٹرز جمع ہو گئے تھے ا سے باہر نکال دیا وہ بینچ پر بکھری ہوئی حالت میں بیٹھا ہوا تھا ہاتھوں میں اپنا منہ چھپا لیا تھا۔

★★★

پری نے آنکھیں کھولیں مگر ارد گرد کوئی بھی نہیں تھا وہ اٹھ رک ارد گرد کمرے ہو دیکھنے لگ گئی وہ جہاں کے کمرے میں تھی ارد گرد کوئی بھی نہیں تھا اس نے لمبا سانس لیا (" تم تو میرا عشق ہو") پھر سے وہی آواز اس کے کانوں سے ٹکرائی۔اس نے ایک دم سے آنکھیں کھولیں۔

" کل میری جگہ میرا بھائی تھا نہ " ایسی ہی نہ جانے کت۔ج اس کی بتوفائی کی آوازیں اس کے کانوں سے ٹکرانے لگی تھیں اس نے اپنے کان پر ہاتھ رکھ کر چیخ ماری تھی۔

" کیا ہوا ہے آپ کو " جہان اپنی شرٹ کے بٹن بند کرتا ہوا واش روم سے باہر آیا لیکن ہری کو نہ جانے کیا ہوا وہ کمرے سے باہر جا چکی تھی جہان کے لبوں پر بےساختہ مسکراہٹ بکھر گئی تھی اس نے بیڈ پر پڑا پری کا دوپٹہ دیکھا جو کے ابھی بھی گیلا تھا اس نے جھک کر پری کا دوپٹہ اٹھایا اور اس میں منہ چھپائے سونگھنے لگ گیا تھا۔

بےساختہ لبوں کی مسکراہٹ گہری ہو گئی تھی اس سے پری سے محبت ہونے لگ گئی تھی۔

★★★

" بھیاء۔۔۔بھیاء " وہ دھیرے سے بولی سدید جلدی سے اس کے پاس آیا۔

" جی جی پریہان کیا ہوا تم ٹھیک ہو " وہ اسکے پاس بیٹھ کر بولا۔

" بھیاء بابا" وہ بھرائی آواز میں بولی وہ جانتی تھی اس کا باپ ایک بار بھی نہیں آیا۔

" میرا بچہ بابا کو گاؤں میں ضروری کام تھا اس وجہ سے وہ نہیں آیے " اس نے چہرے پر زبردستی مسکراہٹ سجا کر کہا۔

پریہان نے اٹھنے کی کوشش کی۔

" لیٹی رہو میرا بچہ "

" بھیاء میں تھک گئی ہوں لیٹ لیٹ کر مجھے باہر جانا ہے " وہ ضدی انداز میں۔بولی

" نہیں بیٹا آپ کی طعبیت ٹھیک نہیں ہے ابھی لیٹی رہو " سدید نے دوبارہ سے اس کو لٹا دیا پرہیان نے اس کا ہاتھ پکڑ لیا اور آنکھیں بند کر لی تھیں اس کی بند آنکھوں سے آنسو بہنے لگے گئے تھے سدید نے ایک دم سے اس۔کے ہاتھ سے ہاتھ چھڑا لیا تھا اس کا یہ رویہ دیکھ کر پری کی اور طعبیت خراب ہونے لگ گئی تھی مگر وہ پری کو تکلیف میں بھی نہیں دیکھ سکتا تھا سارے ڈاکٹرز تھے اس کے پاس وہ باہر آگیا تھا وہ پرشانی میں باہر نکلا تو سامنے فاریہ کھڑی ہوئی تھی وہ ایک دم سے فاریہ کے گلے لگ گیا وہ پاگلوں کی طرح رونے لگ گیا تھا۔

" کیا ہو گیا ہے دیکھیں سب دیکھ رہے ہیں فاریہ نے اس کو خود سے الگ کیا کچھ نہیں ہو گا پرہیان کو آپ کویں پرشان ہو رہے ہیں " اس نے اپنے ساتھ بٹھایا سدئد کو۔

★★★

پتہ کچن میں کھڑی چائے بنا رہی تھی اچانک سے اس سے احساس ہوا کوئی اس کے بہت قریب کھڑا ہے اس نے ایک دک۔سے مڑ کر دیکھا وہ اس کے سب میں انتہائی قریب کھڑا تھا پری آنکھیں پھاڑے اس کو دیکھ رہی تھی جہان نے اس کے کمرے پر ہاتھ رکھ کر اپنے قریب کیا۔

تجھے سینے سر لگا کر تڑپائیں

تیرا ہر درد چن کر اتنا بنائیں

جکڑ رکھا ہے زنجیروں میں

تم بس میرا عشق ہو جاناں

وہ اس کے کان میں سرگوشیانہ انداز میں بولا اور دوسرا ہاتھ اپنے سینے پر رکھ لیا پری آنکھیں بند کیئے اس کی سرگوشیاں سن رہی تھی۔

" آپ کچھ بولتی کیوں نہیں ہیں مجھے تو یہ بھی نہیں معلوم میری بیوی بولتی بھی ہے کے نہیں چلیں کوئی بات کر کے دیکھائیں" وہ اس کی گال کو چھوتا ہوا بولا مگر اس نے کوئی رد عمل ظاہر نہ کیا۔

" اچھا بابا بات نہ کریں لیکن میرے لیئے ایک چائے کا کپ کمرے میں لے آیئے گا اس نے دھیرے سے لبوں سے اس کی پیشانی کو چھوا اور کچن سے باہر چلا گیا تھا پری نے دھیرے سے آنکھیں کھولیں تھیں دل بے ترتیبی سے دھڑک رہا تھا۔

کافی وقت بعد وہ چائے لے کر کمرے میں داخل ہوئی اس سے دیکھ کر جہاں نے مسکرا کر لیپ ٹاپ سائیڈ پر رکھا اور کہا " شکریہ جی میرے سر میں بیت درد ہو رہی تھی اس نے چیئر کے بھک سے ٹیک لگا لی تھی پری اس کے پیچھے کھڑی ہو کر اس کے سر کو دبانے لگ گئی تھی۔

" واہ بھئی میری بیوی تو بہت عقل مند ہو گئی ہے" اچانک پری کی لہر سامنے لیپ ٹاپ پر گئی اس کے ہاتھ ڈھیلے پڑ گئے جہان نے اس کے چہرے کی طرف دیکھا پھر لیپ ٹاپ کی طرف دیکھا۔

" جانتی ہیں یہ میرا بھائی تھا" وہ لیپ ٹاپ پر اس کی تصویر دیکھاتا ہوا بولا۔

" یہ مجھے بہت پیارا تھا اپنی ہر بات شئر کرتا تھا اور اسی کا مرڈر ہوا تھا جن کا آپ کے گھر والوں نے کیا تھا مگر مجھے کوئی انٹرسٹ نہیں تھا کس نے کیا کس نے نہیں کیا بس میرے بھائی۔کی موت لکھی ہوئی تھی جانتی ہیں یہ نہ اتنا پاگل تھا یہ ایک لڑکی سے محبت کرتا تھا ہر وقت اس کی باتیں کرتا تھا مجھے کہتا تھا وعدہ کرو وہ اسی گھر کی بہو بنے گی جانتی ہیں آخری ملاقات پر اس نے اٹکتی سانسوں سے مجھے کہا تھا کے اس لڑکی سے شادی کر لینا مگر میں نے کبھی اس لڑکی وہ دیکھا ہی نہیں تھا اگر دیکھ بھی لیتا تو کبھی شادی نہ کرتا مجھے بہت تکلیف ہوتی کیں نے ساری عمر اپنے بھائی کے لوگوں سے اس کی باتیں سنی تھیں اس کے عشق کے بول بولتا تھا پھر میں کیسے کر لیتا شادی وہ بولے جا رہا تھا پری کی انگلیاں اس کے بالوں میں چل رہی تھیں اور وہ گم صُم سی کھڑی ہوئی تھی اچانک سے پری اس کے گھٹنوں کے پاس بیٹھ گئی تھی وہ باتیں کرتا ہوا نہنا جنے کس دنیا میں گم ہو گیا تھا پری نے اس کے گھٹنوں پر سر رکھ لیا تھا جہان نے نہ چاہتے ہوئے بھی اپنا سر اس کے گھٹنوں سے اٹھایا اور اس سے اگلی تصویر دیکھائی وہ دیکھ کر پری ہو لبا وہ این بوجھ کر اس کے زخم ہرے کرنا چاہتا ہے۔

" یہ کیرا دوست مجھے دنیا جہان سے عزیز دوست سچ میں آج بھی دل کرتا ہے کمینے سے ملنے کا وہ ہنس کر بولا دل کرتا ہے اس کے پاؤں پکڑ کر اپنی دوستی کی بھیک مانگوں کیونکہ میں اکیلا۔ہو گیا۔ہون مگر کیا کروں اس سے نظریں ملانے کی ہمت نہیں ہے "

" آپ کی دوستی کیسے ٹوٹی " پری نے پہلے بار اوسے کوئی سوال کیا تھا اور نہ چاہتے ہوئے بھی جہان ااس سے بتانے لگا۔

" مجھ سے بہت برا مذاق ہو گیا تھا ہم دونوں فارم جاؤں میں تھے پارٹی تھی سارے فرینڈز تھے ہمارے درمیان ایک بات ہو گئی تھی اس نے کہا تھا اپنی گرل فرینڈ ایک رات کے لئے مجھے دو اس نے مذاق کیا تھا میں نے بھی مذاق میں کہہ دیا تھا۔تم اپنی بہن دے دو زندگی میں پہلی اور آخری بار ایسا مذاق کیا تھا میں حالانکہ میری تو کوئی گرل فرینڈ نہیں تھی اس نے بس مذاق کیا تھا مگر میرے مذاق پر اس نے مجھے تھپڑ رسید کر دیا تھا اس وقت ہم دونوں کی دوستی ٹوٹ گئی تھی پری اس کی باتیں سنتی سنتی اس کے بعد میں سر رکھے سو گئی تھی جہان نے ایک دم سے اس کو اپنے بازوؤں میں اٹھا لیا اور بیڈ پر کٹا کر اس پر کمبل درست کرنے لگا تھا اس کے سیاہ بکھرے بال بند آنکھیں شائد وہ سکون کی نیند سو رہی تھی وہ کھڑکی کے پاس اجر کھڑا ہو گیا اور سگریٹ سلگا لی اس کے آنسو نکل کر شیو میں جذب ہونے لگے کھڑکی سے آنے والی ٹھنڈی ہوا اس کے چہرے کو چھو رہی تھی

★★★

ڈاکٹر صاحب میری سسٹر کیسی ہیں سدید شاہ یہ 24 گھنٹے بہت خطرناک ہیں۔بس انہیں دعاؤں کی ضرورت ہے۔ڈاکٹر اسکا کندھا تھپکتے ہوئے آگے چلا گیا۔

سدید کچھ نہیں ہو گا پلیز ریلیکس ہو جائیں۔

فاریہ نے اس سے بٹھایا سدید نے آنسو چھپانے کے لیے اپنا منہ دوسری طرف کر لیا

"سدید میری طرف دیکھیں کچھ نہیں ہو گا اپ کی بیٹی کو" سدید نے جلدی سے اپنے انسو صاف کیے اور اثبات میں سر ہلایا

"اپ ایسے کمزور تو مت بنئیں"

فاریہ نے اس کے ہاتھ پر ہاتھ رکھ کر حوصلہ دیا

"بھائی پرہیان کیسی ہے اب"

صمید وہاں پر آ کر بولا سدید نے حیران ہو کر صمید کی طرف دیکھا ایسا لگا ہو اس نے سننے میں غلطی کر دی ہو۔ بھیاء پرہیان کیسی ہے وہ اس کے ساتھ بیٹھتا ہوا بولا

جو ایک اس کی زندگی اور موت کے درمیان لڑ رہی ہے سدید خود پر ضبط کہتا ہوا بولا بھیا کچھ نہیں ہو گا۔

اسے میں پہلے ا جاتا تو اپ یوں اکیلے ہیں مجھے معلوم نہیں تھا اج بابا نے بھیجا ہے مجھے شکر ہے تم آئے سرید نے آہستگی سے کہا

بھیا پاگل ہیں کیوں مجھے شکریہ بول رہے ہیں۔

میں کوئی غیر تو نہیں ہوں اپ کا بھائی ہوں

سمید اس کے گلے لگ گیا آپ حوصلہ رکھیں وہ میری بہن بھی ہے۔

وہ آنکھیں بند کیے بولا جانتا ہوں پر شاید تم کبھی یہ بات تسلیم نہیں کر سکتے وہ تمہاری بہن ہے۔

کیونکہ مجھ سے زیادہ تو وہ تمہارے لگتی ہے مگر رشتے احساس کے ہوتے ہیں تمہیں معلوم ہی نہیں

سدید خاموشی سے وہاں سے اٹھ گیا

★★★

وہ سب کو ناشتہ سرو کر رہی تھی جہان کی نگاہیں اسی پر ڈٹی ہوئی تھی پری مجھے چائے لا دیں۔وہ بولا اس نے نگاہیں اٹھا کر اس کی طرف دیکھا جو ہلکا سا مسکرایا وہ کچن سے چائے والا کپ لا کر اسے پکڑنے لگی جہان نے اس کی کلائی پکڑ لی سارے ایک دم سے اس کی طرف دیکھنے لگے کیا ہو گیا ہے۔ سب کو بیوی ہے میری بابا آپ نے کبھی ماما کا ہاتھ نہیں پکڑا بھیا آپ نے بھی تو سارا بھابھی کا ہاتھ پکڑا ہی ہو گا۔بلکہ آپ لوگ کل کھلے عام رومانس کر رہے تھے جہان شاہ تم شاید بھول رہے ہو اس لڑکی سے تمہارا کاغذی رشتہ ہے۔اس سے زیادہ کچھ نہیں اور اس لڑکی کی حیثیت اس گھر میں ایک نوکرانی جتنی ہے شاویز کھڑا ہو کر غصے میں بولا بھیا پری سے میرا صرف کاغذی رشتہ نہیں ہے اور آپ کو کس نے کہا۔

میاں بیوی کے درمیان کاغذی رشتہ ہوتا ہے مما آپ ہی بتائیں آپ کو تو احساس ہو گا عورت کی فیلنگز بلکہ زائد بھابھی آپ کو بھی پتہ ہو گا نا ایک عورت شوہر کے بنا کیسے رہ سکتی ہے غلطی میری ہے مانتا

ہوں۔میں تنہا چھوڑ کر گیا تھا پری کو یہاں پر میں اتنا جانتا ہوں۔پری میری بیوی ہے اس کے علاوہ کچھ نہیں جہان نے پری کا ہاتھ اسے پکڑ لیا پری نے نگاہیں اٹھا کر سامنے دیکھا وہ کھڑا مسکرا رہا تھا اس شخص کو دیکھ کر اپنا ہاتھ چھڑانے کی کوشش کرنے لگی مگر وہ نفی میں سر ہلا رہا تھا۔

کیا تم مجھے جہان کے ساتھ دیکھ کر خوش ہو وہ من ہی من میں سوچنے لگی اور وہ اس بات میں سر ہلا رہا تھا اس کا عکس غائب ہو چکا تھا تمہیں کیا لگتا ہے جہان یہ لڑکی تمہارا ساتھ نہیں دے گی تم اس کے ساتھ گھر بساؤ گے شاویز مسکراتا ہوا بولا پری شاویز کی طرف دیکھ کر اسے بولی جہان میں ہر موڑ پر اپ کا ساتھ دوں گی۔

کہ اپ میرا ساتھ دیں گے اس نے جہان کے اگے ہاتھ کیا جہان نے مسکراتے ہوئے اس کے ہاتھ کو پکڑ لیا شاویز نے غصے میں پسٹل نکال کر بنا کچھ سنیں سیدھی گولی پری پر چلائی

اور وہ ایک دم سے فرش پر گر گئی خوون میں لت پت وہ ایک دم سے چلانے لگا پری آنکھیں کھولو چائے پر کچھ نہیں ہونے دوں گا وہ پری کا ہاتھ پکڑے اس کی گال تھپتھپا رہا تھا۔

★★★

"سدید پرہیان خطرے سے باہر ہے اپ اسے مل سکتے ہیں۔"

فاریہ نے سدید کے پاس بیٹھ کر کہا وہ جائے نماز پر بیٹھا ہوا تھا "کیا تم سچ کہہ رہی ہو "وہ مسکراتا ہوا باہر کی طرف بھاگا اور جلدی سے روم میں داخل ہوا وہ آنکھیں بند کیے ادویات کے نشے میں سو رہی تھی سدید نے جھک کر اس کی پیشانی پر بوسہ دیا

"بھائی کی جان جلدی سے ٹھیک ہو جاؤ نا دیکھو نا تمہارا بھائی اداس ہو گیا ہے تمہارے بنا "

وہ اس کا ہاتھ پکڑے اس سے باتیں کرنے لگا اس نے ایک لمبا سانس لے کر اس کی طرف دیکھا

"پرہیان تم خود ہی تو کہتی ہو بھیا آپ میری وجہ سے پریشان نہ ہوا کریں اور خود ہی پریشان کر رہی ہو چلو شاباش انکھیں کھولو پھر میں باہر بھی لے جاؤں گا "

اس کے ہاتھ میں ہلکی سی حرکت ہوئی پرہیان نے ہلکی ہلکی آنکھیں کھول کر اسے دیکھا اسے سدید کا چہرہ دھندلا نظر ا رہا تھا وہ

" بھیا"

وہ دھیرے سے ماسک اتار کر بولی سدید نے پیار سے اس کا ہاتھ چوما میری جان میں ادھر ہی ہوں تمہارے پاس ہی سدید نے پیار بھرے لہجے میں کہا

★★★

"جہاں شاہ آپ کی وائف خطرے سے باہر ہے آپ کا گڈ لک تھا اور آپ اپنی وائف کو وقت پر ہاسپٹل لائے جس کی وجہ سے ہم نے آپ کے بچے کی بھی جان بچا لی ہے"

ڈاکٹر نے مسکراتے ہوئے کہا جہان کے لبوں پر ایک دم سے مسکراہٹ بکھر گئی

"میرا بچہ"

وہ مسکراتا ہوا بڑبڑایا سارے اس کی طرف دیکھنے لگے وہ مسکراتا ہوا اندر گیا وہ بے ہوش تھی دواؤں کی وجہ سے جہاں اس کے پاس بیٹھا اور مسکراتا ہوا دیکھنے لگا جب وہ کچھ بڑبڑانے لگی

" حازق پلیز مجھے چھوڑ کر مت جاؤ پلیز میں تمہارے بغیر نہیں رہ پاؤں گی حازق جانا ہے تو عشق کی زنجیریں قدموں میں مت ڈال کر جاؤ"

اس کی بند آنکھوں سے آنسو گرنے لگے اور جہان ہکا بکا اسے ہی دیکھ رہا تھا جہان نے اس کا ہاتھ پکڑا ہوا تھا ایک دم سے اس کا ہاتھ چھوڑ دیا اور اٹھ کر روم سے باہر چلا گیا

ء"یار وہ بہت خوبصورت ہے نازک ہونٹ سفید سی رنگت سیاہ بال جی چاہتا ہے اس نازک گڑیا کو باہوں میں بھر لوں "

جہان کے کانوں میں اس کی باتیں گونجنے لگی وہ ایک دم سے وہاں سے بھاگا

جہان کیا ہوا ہے۔

شاویز نے اس کی کلائی پکڑ لی وہ زبردستی اپنا بازو چھڑا کر وہاں سے بھاگا پارکنگ ایریا سے گاڑی نکال کر تقریبا 10 منٹ میں ہی حویلی کے باہر پہنچ گیا تھا۔

وہ بھاگتا ہوا سیڑیاں چڑھتا ہوا ایک کمرے کے سامنے رکا

"کمرے کو لاک لگا ہوا تھا

اس نے نوکر کو آواز دی اور کمرے کی چابی منگوائی وہ حیران تھا جہان اس کمرے میں کیوں جانا چاہتا ہے اس نے اسے چابی پکڑائی اس نے جلدی سے دروازہ کھولا-- سامنے لگی حازق کی تصویر دیکھ کر اس کے بھی ساختہ آنسو گرنے لگے -

اس نے جلدی سے الماری کھولی اور اندر سے چیزیں نکالنے لگا اسے ایک ڈائری نظر آئی مگر اس سے کچھ اور چاہیے تھا وہ دراز کے اندر سے چیزیں نکالنے لگا۔۔

اس میں سے ایک البم نظر آیا اس نے جلدی سے نکالا اور تصویریں دیکھنے لگ گیا وہ تصویر دیکھتے ہوئے گھٹنوں کے بل زمین پر گر گیا تھا۔

اس کے ہاتھ سے تصویروں والا البم گر گیا تھا ساری تصاویر بکھر گئی۔"حازق تم پری سے محبت کرتے تھے "

تمہاری وجہ سے مجھ سے دور ہوتی رہی وہ تصویریں دیکھ رہا تھا

پری کی تصاویر کا پورا ایلبم بھرا ہوا تھا اس کی تصویر یونی میں لی گئی۔

اس کے ہر مومنٹ کی پکچرز تھی وہ اٹھ کر پری کہ کمرے میں گیا۔سامنے ڈریسنگ ٹیبل پر حازق کی چین پڑی ہوئی تھی جہان نے وہ اٹھائی جس میں حازق کی جہان کی پری کی تصویر تھی "وہ چین کبھی حازق نے کسی کو نہیں دکھائی تھی"

جہان گھٹنوں کے بل گر کر چلانے لگا تھا چلا چلا کر حاذق کو پکارنے لگا تھا اس کے سینے میں درد ہونے لگا تھی وہ پری سے محبت کر بیٹھا تھا۔۔

★★★

پریہان کی آنکھ کھلی اس کی طرف کوئی پشت کیے کھڑا ہوا تھا۔بھیا اس نے دھیرے سے کہا اس شخص نے مڑ کر دیکھا۔۔

اس کے چہرے پر ماسک لگا ہوا تھا مگر وہ اس کی آنکھیں پہچانتی تھی وہ اس لاکھوں میں بھی پہچان سکتی تھی

"حاذق وہ بڑبڑائی حاذق جلدی سے اس کے پاس آکر بیٹھا پاگل یہ کیا حال بنایا ہوا ہے "

جانتی ہیں میں کتنا پریشان ہوں آپ کو اتنے دنوں سے دیکھا بھی نہیں۔۔

"آج اپ کا باڈی گارڈ بھائی ہٹا ہے" دروازے کے سامنے سے اس کے پاس بیٹھ کر نان سٹاپ بولنے لگا" میرے بھائی کو کچھ مت بولیں"

میرے بھائی بہت اچھے ہیں وہ مسکراتی ہوئی بولی۔

اچھا بابا آپ کے بھائی اچھے ہوں گے

" برے تو ہم ہیں جنھوں نے مہینہ آپ کے بنا گزارا ہے"

" ایسے بھی کیا کیا ہے دل پہلے لے لیا ٹھیک ہے مجھے نہ کچھ ہو جائے آپ کی یہ حالت دیکھ کر مر نہ جاؤں" اس کے ہاتھ پر ہاتھ رکھا ایسے مت بولیں اللہ نہ کرے آپ کو کچھ ہو۔

حازق نے مسکراتے ہوئے اس کا ہاتھ پکڑ لیا۔

جب کمرے کا دروازہ کھلا "کون ہو تم"

سدید نے غصے میں کہا۔

"حازق نے جلدی سے ماسک اوپر کیا مجھے ڈاکٹر نے بھیجا ہے میں ان کا چیک اپ کر رہا تھا" اچھا سدی ریلیکس ہو گیا حازق باہر چلا گیا کیسی طبیعت ہے آپ کی سدید نے پیار سے پوچھا بھیا میں ٹھیک ہوں خیر کب جانا ہے میں یہاں بور ہو جاتی ہوں۔۔

وہ منہ بناتی ہوئی بولی جلدی گھر چلیں گے۔

اوکے بھیا وہ مسکراتی ہوئی بولی "ہمیشہ یہی مسکراتی رہا کرو شدید نے اس کے سر پر ہاتھ رکھا"

اتنے میں سمید کمرے میں داخل ہوا "یہ کھانا بھابھی نے دیا ہے"

وہ یہ کہہ کر باہر چلا گیا تھا۔۔۔

★★★

اپ کے پیشنٹ کو ہوش آگئی ہے۔"شاہجہان کدھر ہیں مجھے ان سے بات کرنی ہے ڈاکٹر نے جہان کے بڑے بھائی سے کہا "

ڈاکٹر صاحب وہ تو امریکہ چلے گئے ہیں۔

اس نے سادہ سا لہجے میں کہا او اچھا آپ اپنے مریض سے مل سکتے ہیں۔۔

ڈاکٹر یہ کہہ کر آگے چلا گیا

وارڈ میں داخل ہوا بیٹھ کے پاس پڑی چیئر پر بیٹھ کر اس کے چہرہ کو بغور دیکھنے لگا۔

"پری مجھے معاف کر دینا تم جانتی تو ہو میں کسی کے ساتھ برداشت نہیں کر سکتا"

وہ پری کا ہاتھ پکڑنے لگا جب وہ بڑبڑائی حاذق میں کہاں جاؤں آجائو ناں میرے پاس۔۔

وہ ایک جھٹکے سے پیچھے ہوا اس کی آنکھوں سے آنسو نکل آئے حاذق کا نام سنتے ہی۔۔۔

وہ اس کے دل میں زندہ تھا اس کے ساتھ نہ ہوتے ہوئے بھی تھا۔۔۔

آنکھیں کھولو مجھے بات کرنی ہے۔۔

تم سے وہ اس کے گال تھپتھپانے لگا پری نے انکھیں کھولی۔۔

اسے دھندلا دھندلا چہرہ نظر آنے لگا پلیز مجھے تم سے بات کرنی ہے۔۔

""" تم وہی ہو نا جسے حاذق محبت کرتا تھا تم تم وہی ہو جو حاذق سے محبت کرتی تھی"""

انکھیں کھولو پری نے خود کو ہوش میں لانے کی کوشش کی اور اٹھ کر بیٹھی جہان کدھر ہیں۔۔۔

وہ ارد گرد دیکھتی ہوئی بولی حاذق تم سے محبت کر رہا تھا آپ کی پلیز مجھے سچ بتانا پری نے اسے اپنا ہاتھ کھینچ لیا۔۔

Email : aatish2kx@gmail.com Whatsapp : 03335586927

"" اچھا میں تمہیں کچھ نہیں کہوں گا پر پلیز بتاؤ نا حاذق تم سے محبت کرتا تھا وہ پریشانی بے بسی کے عالم میں پوچھنے لگا""

مجھے آپ سے کوئی بات نہیں کرنی وہ بہت مشکل سانس لیتی ہوئی بولی پری سب کچھ بھول کے ایک بار بتا دو وہ لمبے لمبے سانس لینے لگی۔۔

اس سے سانس لینے میں بھی دشواری آنے لگی اس کی آنکھوں سے پانی بہنے لگا۔

"" اچھا ریلیکس ہو جاؤ لیٹ جاؤ" اس نے کہا تھا تکیہ سیٹ کر کے اسے لٹایا مگر اس کی کنڈیشن سے گزر ہو گئی ڈاکٹرز وہ چلاتا ہوا بہن کی طرف گیا سارے ڈاکٹر سے اکٹھے ہو گئے۔۔۔

★★★

آج وہ کتنے دنوں بعد یونی ائی تھی۔

اچانک کسی نے اس کی انکھوں پر ہاتھ رکھ دیا اسے پیچھے کھڑے شخص کے ہاتھوں پر اپنا ہاتھ رکھ کر محسوس کیا

اس سے"" آپ حاذق ہیں نا پریان مسکراتے ہوئے کہا حازق اس کے سامنے آگیا اف اتنی محبت کہ چھونے سے بھی ہمیں پہچان لیا"""" آپ نے حاذق نے شرارت سے کہا پریان نے نگاہیں جھکا لی "پری مت کریں حاذق شاہ پاگل ہو جائے گا" اس کے ساتھ قدم سے قدم ملاتا ہوا چلتا ہوا بولا پتہ نہیں کیوں آپ کو دیکھ کر مجھے ویسے ہی شرم آ جاتی ہے۔۔

وہ ہلکا سا مسکراتی ہوئی بولی اچھا واہ بھائی میں تو پورے کپڑے ڈال کے آتا ہوں۔۔۔

پھر بھی اپ کو شرم ا جاتی ہے کبھی ایسے ویسے بات بھی اپ سے نہیں کی پھر کیوں آپ کو مجھ سے شرم اتی ہیں۔۔

وہ مسکراتا ہوا سوالیہ انداز میں بولا۔۔۔

""پتہ نہیں کیوں""

آپ ویسے ہی آپ مجھے کیوٹ لگتے ہیں جانتے ہیں آپ سے بات کر کے مجھے بہت اچھا لگتا ہے۔۔

میں نے کبھی کوئی دوست نہیں بنایا نا نہ کبھی کسی سے محبت کی ہے۔۔۔

میرے لیے یہ سب سے بڑھ کر میرا بھائی ہیں مگر آپ پہلے انسان ہیں۔۔۔

" جن سے دوستی کی دل نے خواہش کی جس سے محبت ہوگی لیکن اب مجھے خود ہی پتہ نہیں چلا کہ میں آپ سے محبت کر بیٹھی ہوں"

وہ اہستہ اہستہ اپنی محبت کا اظہار کرنے لگی حاذق نے دھیرے سے اس کا ہاتھ اپنے ہاتھ میں پکڑا

پریہان ایک دم سے کھڑی ہوئی۔۔۔

"""ہم ایک دوسرے کے لیے ہیں ہمارے درمیان محبت جیسا رشتہ ہے تو اس وجہ سے اس رشتے کو سچے دل سے ہم نے نبھانا ہے"""

میں نہی چاہتی ہمارے درمیان کوئی ایسی غلطی ہو جس سے ہمارے اس خوبصورت سے رشتے میں ڈراڑ آجائے"

""وہ مسکراتی ہوئی بولی اور خدایا قربان جاؤں کیا باتیں کرتی ہیں آپ مارنے کا ارادہ رکھتی ہیں...

"" سینے پر ہاتھ رکھ کر بولا پلیز اپ مرنے کی باتیں مت کیا کریں اللہ نہ کرے کبھی آپ کو کچھ ہو ہمیشہ سلامت رہیں""

★★★

حاذق نے سنسان سڑک پہ گاڑی کھڑی کی ہے کسی کا انتظار کر رہا تھا۔۔

پینٹ کے اوپر ٹی شرٹ ڈالے اپنے بال کو جلد سے سیٹ کیے سے انکھوں میں چمک تھی۔۔۔

اچانک وہاں گاڑی رکی اندر سے تھرے پیس ڈالے چار آدمی نکلے حاذق مسکراتا ہوا ان کی طرف گیا۔۔

گاڑی میں سے ایک لڑکا نکلا گلاسسز اتارتا ہوا۔۔

حاذق کی طرف آیا مسکراتا ہوا اس کے گلے لگ گیا۔۔۔

حاذق تو بہت برا ہے تم کتنی بار بندے کا کہا تھا وہ ناراضگی سے بولا یا تو جانتا ہے اسٹڈی اس کے بعد باقی کام دیکھنا اس کے بعد کہاں ٹائم ملتا ہے۔۔۔

اچھا وہ جو آدمی میں نے تمہارے پاس بھیجا تھا اس کی عقل ٹھکانے لگا دی تھی حازق کلائی میں ڈالی گھڑی دیکھتا ہوا بولا

اسے میں نے بھگا دیا۔۔

وہ بڑے ارام سے بولا چوہدری طلال احمد مذاق مت کیا کریں میرے ساتھ بتائیں وہ کدھر گیا ہے ۔۔۔

حازق مسکراتا ہوا بولا ہر ایک چھوڑو یہ کام ہمیں ان کے ساتھ مل کر کر نہیں کرنا پڑیں۔۔۔

میرا فائدہ ہے۔۔

سنجیدگی سے بولا

حازق نے خونخوار نگاہوں سے اسے گھورا طلال احمد کیا بکواس** کر رہے ہو۔۔

تم جانتے ہو میں غریبوں کا حق نہیں مار سکتا۔۔

اتنا گھٹیا انسان نہیں ہوں میں ایک پل نہیں لگے گا اسے ختم کرنے میں اور تم تم اس کے ساتھ کام کرنے کی بات کرتے ہو۔۔۔

تم سے مجھے یہ امید نہیں تھی تم جانتے ہو غریبوں کو بھی بے گھر کر دیتا ہے ان کا ان سے سب چھین لیتا ہے۔۔۔

اور یہ سب ختم کرنے کے لیے میں تم پر بھروسہ کیا تھا۔۔

تمہیں اپنے ساتھ ملایا تھا اور تم بھی اتنے پنچ قسم کے انسان نکلے اسی کے ساتھ مل گئی ہو۔۔

میں حاذق شاہ مرتے دم تک ایسی برائیوں کے ساتھ لڑوں گا تم جیسے بہت کتے میری رکاوٹیں کھڑی کریں گے۔۔۔

پر میں تم لوگ سے ڈرنے والا نہیں ہوں وہ دانت پیستا ہوا غصے میں چلا چلا کر کہنے لگا۔۔

اس کا بس نہیں چل رہا تھا وہ سامنے کھڑے شخص کو شوٹ کر دے۔۔

وہ غصے میں وہاں سے چلا گیا

★★★

وی کھڑی چائے پی رہی تھی سدید نے اسے اپنے حصار میں لیا یہ کیا بدتمیزی ہوتی ہے۔۔

وہ سدید کو گھورتی ہوئی بولی اف او میری بیوی بھی نہ وہ اس کے ہاتھ سے چائے والا مگ پکڑ کر چائے پینے لگا۔۔۔

سدید یہ کیا بات ہوئی میری طبیعت ٹھیک نہیں ہے اور آپ تنگ کر رہی ہیں۔۔

وہ اداسی سے بولی بھائی اب اس میں تنگ کرنے والی کیا بات ہوئی۔۔بس اس کے کان میں سرگوشی کرتا ہوا بولا۔۔

اچھا اپ مجھے چائے واپس کریں نا اس نے سرید کے ہاتھ سے چائے پکڑ لی۔۔

اچھا میری وائف کی طبیعت کو کیا ہوا ہے ڈاکٹر کے پاس لے چلوں وہ مسکراتا ہوا بولا۔۔

ڈاکٹر کے پاس گئی تھی وہ منہ لٹکاتی ہوئی بولی اچھا کیا کہا ڈاکٹر نے اس کے ہاتھ سے چائے والا کپ لے کر لبوں سے لگاتا ہوا بولا ڈاکٹر نے وٹامن سدید کی کمی بتائی ہے۔۔۔

وہ اداسی سے بولی اچھا جی اب میں اپنی وائف کو ٹائم دوں گا اب میں ایک مہینہ فری ہوں اگر کہیں گھومنے کا پلان ہے تو بتائیں۔۔

وہ مسکراتا ہوا بولا سدید مجھے ایک بات پریشان کرتی ہے ہماری شادی کو ایک سال ہو گئے۔۔

ہمارے پاس کوئی اولاد ہی نہیں ہے وہ نظر جھکائے بولی۔۔

ااوہ پگلی اتنی سی بات ہے پریشان نہیں ہوتے ایک ہی تو سال ہوا ہے۔۔

اب میں تمہیں پریشان نہ دیکھوں پر سدید اب مجھ سے سوال پوچھے جاتے ہیں۔۔۔

کیسے میں پریشان نہ ہوں وہ نم آنکھوں سے بولی کیا مطلب میں گھر میں سے کسی نے کچھ کہا ہے۔۔

اس کا چہرہ اوپر کرتا ہوا بولا کل اپ کی ماما کہہ رہی تھی اپ کے بابا سے وہ آپ کی دوسری شادی کر دیں گی۔۔

اس کی آنکھوں سے بے دھڑک آنسو گرا۔۔

پاگل ہو تم تمہیں لگتا ہے میں شادی کروں گا ایسا سوچنا بھی مر کے میں شادی کر لوں گا۔۔

میں تمہارے علاوہ کسی کا تصور بھی گی نہیں کر سکتا۔۔

جب میں 10 سال کا تھا تب سے مجھے بتایا گیا تھا تم میری بیوی بنو گی تب سے میرے دل میں ہو۔۔۔

سدید نے اسے سینے سے لگا لیا پاگل ہو تم کسی بھی باتوں میں ا جاتی ہو۔۔

سدید نے اس کے سر پر بوسہ سا لیا اسے سکون سا مل گیا تھا سدید سے باتیں کر کے وہ ریلیکس ہو گئی

★★★

حازق کمرے کا ستیاناس کرنے پر تلا ہوا تھا شاذر سکون سے بیٹھا اسے دیکھ رہا تھا

" اب شادر کی جان کچھ بتائے گا کیا ہوا ہے یا اپنے معصوم سے بھائی کے کمرے کا ستیا ناس ہی کرتا رہے گا "

حازق نے ارد گرد نظر دوڑائی اسے احساس ہوا وہ شاذر کے روم میں تھا شاذر اپنے روم کی خستہ حالت دیکھ رہا تھا

" ...!دیکھ تو نے میرے سارے پرفیوم توڑ ڈالے ہیں غصہ کم ہو گیا ہے تو بتا کیا ہوا ہے اگر ابھی تک غصہ کم نہیں ہوا تو میں‌را سر ہی پھوڑنے والا بچا ہے وہی پھاڑ لے...!"

حازق کے لبوں کے ساتھ اس کی گہرے آنکھوں میں بھی مسکراہٹ پھیل گئی

" حازق کیا ہے اگر تیری محبوبہ نے تجھے یوں دیکھ لیا تو تجھے چھوڑ گئے بھاگ ہی جائے گی جتنا تو غصہ کرتا ہے...!"

حازق کو ایک دم پرہیان کا خیال آنے لگا اس نے مسکراتے ہوئے اپنا ہاتھ دیکھا

" شاذر یار تجھے پتہ ہے اج پہلی دفعہ میں نے پیار سے اس کا ہاتھ پکڑا ہے..!"

وہ ایک دم سے مسکرانے لگا شاذر اس کا پاگل پن دیکھ کر نفی میں سر ہلانے لگا

" میرے بچے تو پاگل ہو گیا ہے تیرا کوئی علاج نہیں "

حازق ہنستا ہوا صوفے پر گرنے والے انداز میں بیٹھ کر بیک سے ٹیک لگا لی

"بھائی پاگل ہی تو ہوں اور عشق میں پاگل لوگوں کا کوئی علاج نہیں ہوتا جانتے ہو اج اس نے اپنی محبت کا اظہار کیا ہے وہ مجھ سے سچی محبت کرتی ہے اس کی باتیں قسم سے کیا بتاؤں باتیں وہ اتنی پیاری کرتی ہے بس میرا دل کرتا ہے سنتا رہوں اسے باہوں میں بھر لوں وہ مجھ سے باتیں کرتی رہی اس کی باتوں میں اس کے لہجے کی مٹھاس اور اس کے شیریں لب۔۔!"

وہ انکھیں بند کر کے بولا شاذر نے اس کے سر پر تھپڑ رسید کیا

" زیادہ رومینٹک مت بنؤ اگر اتنا ہی اچھا موڈ تھا تو میرے کمرے کا کیوں حال بگاڑا"

وہ اسے گھورتا ہوا بولا

"سوری یار تو نہ یہ بات نہیں چھیڑنی کہ میں غصے میں کیوں تھا لگتا ہے شاویز بھائی کو یہ بات بھول گئی ہے میں کسی اور کو پسند کرتا ہوں "

وہ مسکراتا ہوا بولا

"حازق شاویز بھائی خود بابا کو منائیں گے کیونکہ میں نے شاویز بھائی کو منا لیا ہے"

وہ ٹانگ پر ٹانگ رکھتا ہوا بولا

" کیا یار سچ کہہ رہے ہو وہ پاگلوں کی طرح خوش ہوتا ہوا بولا شازر نے اثبات میں سر ہلا دیا

★★★

"چھوڑوں گا نہیں تمہیں حازق تم نے چودھری طلال احمد سے پنگا لیا ہے کیا سمجھتے ہو خود کو بڑے ہمدرد بن رہے ہو غریبوں کے مجھے ایک پل نہیں لگے گا تمہیں اس دنیا سے رخصت کرنے میں یا تم طلال احمد کے ساتھ ہو جاؤ گے یا پھر جان سے جاؤں گے...!"

وہ شیطانی سے ہنسا

باس اسے شخص کو کل سے پیار سے منا رہے ہیں اپنی باقی کی زمین بھی ہمارے نام کر دے ہم نے وہاں پر اپنا فارم ہاؤس بنانا ہے پر یہ مان ہی نہیں رہا..!"

ایک لڑکے نے ایک بزرگ ادمی کو طلال کے پاؤں میں پھینکا

"صاحب جی مجھ پر یہ ظلم مت کریں پھر میں کہاں جاؤں گا پھر..!"

" زمین ہمارے نام کر دی تو اسی دنیا میں رہتی زندگی گزار لینا اگر جگہ ہمارے نام نہیں کرنی تو !"

طلال نے پسٹل اس کی کنپٹی پر رکھی

" آگے بابا جی اپ خود سمجھدار ہیں" وہ گردن ٹیڑھی کر کے بولا سب کی

"ایسا مت کریں میری روزی روٹی کا اخری ذریعہ وہ زمین ہی تو ہے"

اس بزرگ کے آنسو گرنے لگے

"ایک بات یاد رکھنا اس گاؤں کے ایک ایک آدمی کو کتے کی موت دوں گا" وہ خباثت سے ہنسا

★★★

،"نبیہا بیٹا میں تھک گیا ہوں اور مجھے مت بھگاؤ"

وہ جھولے کو پکڑ کر لمبے لمبے سانس لیتا ہوا بولا

ء" صامی چاچو مجھے پکڑے نا اپ نے خود ہی تو کہا تھا میں پکڑ لوں گا "

وہ ہنستی ہوئی بولی

"نہیں بھئی میں ہار گیا تم جیت گئی"

وہ مسکراتا ہوا بولا وہ بھاگ کر اس کے پاس آئی اور اسے لپٹ گئی ء"صامی چاچو لو یو مجھے پتہ ہے

آپ جان بوجھ کر ہار جاتے ہیں تاکہ میں اداس نہ ہوں آپ مجھ سے بہت زیادہ پیار کرتے ہیں "

اس نے مسکراتے ہوئے اسے اٹھا کر اس کی گال پر بوسہ دیا

" چاچو کی جان ہو تم

" اچھا پھر آپ چاچی کو کیوں کہتے ہیں میری جان"

وہ اس کے بالوں میں ہاتھ پھیرتی ہوئی بولی

" پاپا بھی ماما کو میری جان بولتے تھے کیا "

وہ معصومیت سے بولی

" تم کل مجھے کہہ رہی تھی آئس کریم کھانے جانا ہے آج چلیں"

وہ بات بدل کر بولا

" اپ پہلے پیار سے بولیں پھر میں چلوں گی"

اس کے گلے میں بازو ڈال کر بولی ("بھیا پلیز پیار سے ایک بار سر پر ہاتھ رکھ دیں میں خوشی خوشی چلی جاؤں گی ")

" چاچو صامی کیا ہوا ہے"

اسے اپنے خیالوں میں گم دیکھ کر بولی

" کچھ نہیں ہواء"

" تمہارے ہوم ورک کا ٹائم ہو گیا ہے" وہ لان میں داخل ہوتی ہوئی بولی "

"بھابی میں کروا دوں گا ہوم ورک ابھی ہم باہر جا رہے ہیں نبیہا اور میں"

وہ مسکراتا ہوا بولا

" اچھا صامی پلیز جلدی لے آنا "

" چاچو کو بالکل تنگ نہیں کرنا اور کوئی ضد نہیں کرنی "

"بھابھی کیوں پریشان ہوتی ہیں کچھ نہیں کرے گی "

وہ اسے لے کر چلا گیا

خنسہ لان میں داخل ہو کر بولی " "ویسے بھابھی برا مت مانا اپ کی بھی کوئی زندگی نہیں نہ ہوئی شوہر کومہ میں ہے بیٹی باپ کے پیار کو ترستی ہے اور میرے شوہر کو ہر وقت آپ کی بیٹی کی پڑی ہوتی ہے خود کو تو جیسے اولاد چاہیے ہی نہیں میری طرف تو کبھی پیار سے بھی نہیں دیکھا اولاد تو پھر دور کی بات ہے ویسے اپ کا شوہر خدا کرے جلدی ٹھیک ہو جائے یا مر جائے کسی سائیڈ تو لگے نا "

اس کی چلتی زبان کو ایک دم سے بریک لگا جب اس کے منہ پہ تھپڑ لگا اس نے نگاہیں اٹھا کر دیکھا خبردار جو اج کے بعد بھابھی سے اس طرح بات کی اگر تمہیں میری بھابھی سے اتنا ہی مسئلہ ہے تو تم جا سکتی ہو "

صامی غصے میں چلا کر بولا

" بہت پیاری ہے نا اپنی بھابی اور بھتیجی تو پھر میں چلی جاتی ہوں خنسہ غصے میں بولی صامی پلیز ریلیکس ہو جاؤ صامی تم خنسہ کو ٹائم دیا کرو وائف ہے تمہاری وہ یہ کہتے ہوئے چلی گئی وہ بھی خنسہ کو گھورتا ہوا وہاں سے چلا گیا

★★★

وہ موبائل کان سے لگائے سیڑھیوں سے اتر رہا تھا

" بھیا مجھے شاپنگ پہ لے جانا ہے"

سامنے سے پرہیان اگئ سدید نے گھڑی سے ٹائم دیکھا

" میرا بچہ میں ابھی ضروری کام سے جا رہا ہوں واپس اکر لے جاتا ہوں"

وہ یہ کہہ کر آگے چلا گیا

" شاپنگ پہ جانا ہے سدید کی گڑیا کو"

سیڑھیوں سے اترتے ہوئے صمید نے کہا

وہ مجھے شاپنگ پر لے جائیں گے"

وہ سیڑھیوں پر بیٹھ گئ

صمید اس کے ساتھ بیٹھ گیا

"؛ اگر میں شاپنگ پہ لے جاؤں تو"

وہ انگلی پہ چابی گھماتا ہوا بولا " "سچ میں آپ مجھے لے جائیں گے وہ مسکراتی ہوئی بولی

" کیوں پہلے میں نے کبھی تم سے مذاق کیا ہے "

" اپ نے پہلے تو کبھی مجھے بلایا بھی نہیں اج مجھے شاپنگ پہ لے جانے کی افر کر رہے ہیںء"

اس نے مسکراتے ہوئے کہا

"ہاں انسان کا کبھی کبھی موڈ بدل بھی جاتا ہے"

" مجھے تو لگتا ہے اپ کا موڈ زندگی میں پہلی دفعہ بدلہ ہے"

پرہیان نے مسکراتے ہوئے کہا صمید بھی اس بات پر مسکرا دیا

" اچھا اب شاپنگ پر چلنا ہے"

" ہاں کیوں نہیں"

پرہیان سیڑیوں سے اترتی ہوئی بولی صمید بھی اٹھ گیا وہ ابھی باہر کی طرف جا ہی رہے تھے کہ سامنے سے اسمائل شاہ اگئے

"کدھر جا رہے ہو تم "

انہوں نے رعب دار اواز میں پوچھا " بابا پریہان کو میں شاپنگ پہ لے کر جا رہا تھا " وہ نرمی سے بولا

" اور کام ختم ہو گئے ہیں دنیا سے جو تم اسے شاپنگ پر لے جاؤ گے گاؤں کے کام ختم کرو"؛

وہ غصے میں کہتے ہوئے اوپر چلے گئے وہ اسے وہیں چھوڑے چلا گیا اتنے میں ربانہ بیگم ائی

' تم کیوں ایسے گھر کے درمیان میں کھڑی ہو "

ربانہ بیگم نے اس سے پوچھا وہ روتی ہوئی ان کے سینے سے لگ گئی مما مجھ سے آپ اور بابا کیوں نہیں پیار کرتے اب کی بیٹی ہو نا بیٹی ہونا کوئی گناہ تو نہیں ہے اپ کے ماما بابا بھی اپ کے ساتھ ایسے

ہی کرتے تھے کیا پرہیان نے روتے ہوئے پوچھا مگر اسے خود سے الگ کر کے چلی گئی وہ روتی ہوئی اٹھی اور انہیں جاتا ہوا دیکھنے لگی

★★★

"کیسی طبیعت ہے ء"

وہ اس کے پاس آکر بیٹھتی ہوئی بولی۔

" جہان کی کوئی کال نہیں آئی" پری نے اس کی طرف دیکھتے ہوئے پوچھا زارا نے نفی میں سر ہلا دیا

" پری شاویز تم سے بات کرنا چاہتے ہیں پلیز تم ان کی بات سن لو ارام سے میں جانتی ہوں وہ پہلے تمہیں غلط نگاہوں سے دیکھتے تھے مگر اب نہیں وہ ایسا نہیں ہے تم جانتی ہو وہ پوری پوری رات نہیں سوتے میں نہیں جانتی وہ تم سے کیا پوچھنا چاہتے ہیں پر وہ بے بس ہیں" زارا اس سے اداسی سے بتانے لگی

" اوکے میں کر لوں گی بات "

زارا مسکراتی ہوئی وہاں سے چلی گئی اتنے میں کمرے کا دروازہ کھلا شاویز کمرے میں داخل ہوا دروازہ بند کرتا ہوا اس کے پاس اکر بیٹھ گیا

" کیا بات کرنی ہے اپ کو مجھ سے"

وہ نگاہ ملائے بنا بولی

" پہلے تو میں تم سے معافی مانگنا چاہتا ہوں" شاویز ہاتھ جوڑتا ہوا بولا

پری نے نگاہیں اٹھا کر دیکھا اس کے جڑے ہوئے ہاتھوں کو پکڑ کر بولی آپ کو مجھ سے کیا بات کرنی ہے

" پہلے معاف کرو گی پھر بتاؤں گا کیا بات کرنی ہے"

وہ شرمندگی سے بولا

" اچھا میں نے آپ کو معاف کر دیا آپ بتائیں اپ کو مجھ سے کیا بات کرنی ہے"

" پہلے سچے دل سے معاف کرو

"

شاویز کی بات سن کر پری ٹیرس پر آگئی اپنے آنسو چھپاتی ہوئی شاویز اس کی سسکیاں سن کر وہاں سے اٹھ کر اس کے پاس ٹیرس پر جا کر کھڑا ہوا

" جہان کے پاس جانا چاہتی ہو تو میں تمہیں ایک شرط پر بھیج دوں گا"

اس کے چہرے پر نگاہیں گاڑے بولا

" اپ تو مجھے مارنا چاہتے تھے مجھے جہان کے ساتھ برداشت نہیں کر سکتے تھے پہ اچانک سے یہ تبدیلی کیسی کیوں کر رہے ہیں یہ سب "

وہ روتی ہوئی بولی

" کیونکہ میں جانتا ہوں حازق تم سے محبت کرتا ہے اور تم ہی ہو جس معلوم ہے کہ اس دن تمہارے بھائی اور اور حازق کی لڑائی میں کوئی تیسرا ایا تھا حازق نے پہلے بھی تمہیں اپنی دشمنی کے بارے میں بتایا ہوا تھا "

وہ ہکا بکا شاویز کو دیکھنے لگی اس کی آنکھوں سے آنسو گرنے لگے

" آپ مجھے تکلیف دینا چاہتے ہیں" وہ بھرائی آواز میں بولی شاویز نے نفی میں سر ہلایا

"جانتا ہوں میری وجہ سے تمہاری شادی جہان سے ہوئی تھی یہ میرا فیصلہ تھا کیونکہ ہم تمہارے بھائی کو سزا نہیں دے سکتے تھے مگر میں شرمندہ ہوں تم مجھے اس شخص کا نام بتا دو جو تم لوگوں کے درمیان تھا جانتی ہو حازق مجھے اچھا نہیں لگتا تھا جس دن میں نے اس کا چہرہ دیکھا تو مجھے لگا میں نے اپنا بیٹا دفنایا ہے ان ہاتھوں سے بعد میں مجھے احساس ہوا حازق ایک میرا بھائی نہیں بلکہ وہ تو مجھے بیٹوں سے بھی بڑھ کر تھا"

شاویز روتا ہوا اپنے کانپتے ہوئے ہاتھ دکھانے لگا

" مجھے میرے بھائی سے ایک دفعہ ملا دے میں جانتی ہوں وہ ابھی تک ٹھیک نہیں ہوئے ہوں گے کیونکہ اگر وہ ٹھیک ہو گئے ہوتے تو میں ادھر نہ ہوتی آپ کو سب کچھ بتا دوں گی پر پلیز مجھے میرے

بھائی سے ملا دیں اپ کو سب کچھ بتا دوں گی اپ مجھے میرے بھائی سے ملوا دیں " وہ اس کے آگے ہاتھ جوڑ کر بولی

شاوظز اس کے جڑے ہوئے ہاتھ پکڑ کر کہنے لگا ٹھیک ہے اور وہاں سے لے کر باہر اگیا

★★★

ہاتھ میں بہت سی شاپنگ بیگ لیئے وہ خلاف توقع کمرے میں داخل ہوا

"میرا بچہ ابھی تک ناراض ہے"

سدید اس کے پاس بیگز رکھتا ہوا بولا مگر پرہیانے کوئی جواب نہ دیا

"اچھا بابا اج کے بعد پہلے اپنی جان کی بات مانوں گا پھر کہیں جاؤں گا"

وہ اسے پیار سے کہتا ہوا اسے شاپنگ بیگ دکھانے لگا مگر اس نے دوسری طرف منہ کر لیا

" اچھا بھئی بات نہ کرو یہ شاپنگ تو دیکھو اور میڈیسن لی ہیں کہ بخار وغیرہ تو نہیں ہوا "

اس کی پیشانی پر ہاتھ لگائے پوچھنے لگا

" دیکھو پھر سے بخار بھی ہوا پڑا ہے میڈیسن نہیں لی ہوں گی اچھا میں میڈیسن لے کر اتا ہوں تم شاپنگ دیکھ لو " سدید یہ کہہ کر اٹھنے لگا پرہیان نے اس کی گود میں سر رکھ کر آنکھیں بند کر لی

اس کی بند انکھوں سے آنسو گرنے لگے

"پرہیان میرے بچے کیا ہوا ہے بھائی کو بتاؤ "

اس کے بال اس کے منہ سے ہٹاتا ہوا بولا

"بھائی کوئی مجھ سے محبت کیوں نہیں کرتا ماما بابا کیا میں اتنی بری ہوں"

اس نے آنکھیں بند کر دی

" نہیں میری جان تم تو بہت اچھی ہو"

سدید نے پیار سے کہا

" پر بھیا میری کیا غلطی ہے میں اس شخص کو اپنا ہی نہیں سکتی تھی مجھ سے وہ برداشت نہیں ہوتا تھا اس کی اتنی بڑی سزا بھائی میرا بیٹی ہونا جرم ہے"

" میرا بچہ ایسے نہیں سوچتے میں ہوں نا تمہارا بھائی کیوں پریشان ہوتی ہو جانتی ہو مجھ سے تمہارے انسو برداشت نہیں ہوتے پلیز رویا مت کرو مجھے تکلیف ہوتی ہے" اٹھ کر اپنے انسو صاف کرنے لگ گئی "میں بھی کتنی پاگل ہوں اپ مجھ سے اتنا پیار کرتے ہیں بلا وجہ رو رہی ہوں" وہ مسکراتی ہوئی بولی مگر اس کی مسکراہٹ کے پیچھے اس کا درد سدید اچھی طرح جان چکا تھا شدید نے چہرے پر مسکراہٹ سجائی

" اچھا شاپنگ دیکھ کر بتاؤ کیسے لگی سب کچھ تمہاری پسند کا لایا ہوں سارے ڈریس تمہارے فیورٹ ہیں اسے دکھانے لگا بھیا میرے پاس تو اتنی ساری جیولری ہے پھر اپ کیوں لائے"

وہ دیکھ کر بولی

" میرا بچہ اولڈ ہو گئی ہے اور دیکھو میں تمہاری فیورٹ بلیک چڑیاں بھی لایا ہوں"

پرہیان نے مسکراتے ہوئے ہاتھ سے سدید کے اگے کیے سدید مسکراتا ہوا اسے چوڑیاں پہنانے لگا

میری گڑیا ہو تم اب کافی رات ہو گئی ہے اور سو جاؤ بھائی سے ناراض نہیں ہونا "

سدید نے پیار سے اسے اپنے ساتھ لگا کر اس کے سر پر بوسہ دیا سدید کو دیکھ کر وہ مسکرائی

" لو یو بھیا"

وہ مسکراتی ہوئی بولی

" لو یو ٹو میری جان"

★★★

" جلال احمد مجھے ایک بات تو بتاؤ تم نے مجھ سے اس طرح دشمنی کیوں مول لے رکھی ہے ہم اچھے دوست تھے کیوں کر رہے ہو یہ سب"

حازق نے نرمی سے کہا

" جانتے ہو حازق شاہ یہ دشمنی کبھی دوستی میں نہیں بدلے گی یہاں ایک شرط پہ یہ دشمنی دوستی میں بدل سکتا ہوں تمہیں چھوٹی سی قربانی دینی ہو گی"

وہ ٹیڑھی مسکراہٹ سجا کر بولا

" اچھا ٹھیک ہے میں کیا کروں تم یہ دشمنی ختم کرو "

حازق محفوظ ہوتا ہوا بولا طلال نے حاضر کے سامنے تصویر رکھی جو کہ طلال کی اور پرہیان کی تھی

" اس لڑکی سے شادی کر کے طلاق دینی ہوگی تصویر دیکھتے ہیں حازق کے تن بدن میں اگ لگ گئ

اس کا بس نہیں چل رہا تھا وہ طلال کو جان سے مار دے اس کے ٹکڑے کر کہ کتوں کو پھینک دے

وہ ایک دم سے غصے میں کرسی سے اٹھا اسے تصویر کھینچی

" اتنا غصہ کیوں ارہا ہے میں جانتا ہوں تم کسی لڑکی کے ساتھ ایسا نہیں کرو گے پر کیا ہے نا یہ میری

سابقہ بیوی ہے اور مجھے اس سے دوبارہ شادی کرنی ہے کمبخت حواسوں پہ چھا گئی ہیں اس کے بنا دل

نہیں لگتا بہت چھوٹی تھی جب میری دلہن بن کر ائی تھی"

اس سے پہلے کچھ طلال بولتا حازق نے زور سے اس کے منہ پر مکہ رسید کیا اس کی ناک سے خون

بہنے لگا سالے کتے حرام خور باسٹرڈ تمہاری ہمت کیسے ہوئی میری پرہیان کے بارے میں ایسی سوچ

رکھنے کی تو یہ زندہ زمین میں گاڑ دوں گا"

طلال اس کے منہ سے پرہیان کا نام سن کر ایک دم۔سے غصہ میں اٹھا اور اس کے پیٹ میں ٹانگ مار

کر اسے پیچھے پھینکا حازق بپھرے شیر کی طرح اس پر جھپٹا

★★★

وہ گاڑی سے اترنے لگی شاویز نے اسے روک دیا وہ سوالیاں نظر سے شاویز کو دیکھنے لگی شاویز نے اس

کے کندھوں کے گرد چادر لپیٹ دی

" شاہوں کے گھر کی بہو ہو " شاویز نے مسکراتے ہوئے کہا پتہ شاویز کا بدلہ ہوا رویہ دیکھنے لگی شاویز نے کبھی اسے اپنی بھابھی نہیں مانا تھا پر پھر اج یہ اس گھر کی بہو کیسے کہہ رہا تھا یعنی کہ بات یہ تھی وہ حازق کی محبت تھی حازق کی پسند کو اس گھر میں اتنی اہمیت دی جاتی تھی وہ اسی کشمکش میں ہاسپٹل میں داخل ہوئی اور وارڈ کی طرف گئی کمرے کا دروازہ کھولا سامنے زندہ لاش کو دیکھا جو نہ جانے کتنی مشینوں میں جکڑا ہوا تھا اس نے زار و قطار رونا شروع کر دیا اس کے انسو گرنے لگے اس نے سامنے بڑے شخص کا ہاتھ لبوں سے لگا لیا بھیا دیکھیں نہ میں ائی ہوں آپ کی جان آپ کی زندگی بھیا اٹھ کر دیکھیں نا اپ مجھے تکلیف میں نہیں دیکھ سکتے نہ اپ خود ہی کہتے ہیں نا اپ میری آنکھوں میں آنسو نہیں دیکھ سکتے بھیا لیکن اب میں رو رہی ہوں آج پر آپ مجھے چپ بھی نہیں کروا رہے بھیا اپ کی گڑیا کو کوئی چپ نہیں کرواتا میں تنگ اگئی ہوں اپنی تنہائی سے بھیا اٹھیں مجھے اپ سے بہت سی باتیں کرنی ہیں میں جانتی ہوں اپ کے سوا میرا کوئی نہیں ہے"

پری نے روتے ہوئے اس کے سینے پر سر رکھ لیا

" بھیا میں پل پل تڑپتی ہوں اپ کیوں ایسے ناراض ہو گئے ہیں مجھ سے بھیا اٹھیں نہ دیکھیں میرے ہاتھوں میں چوڑیاں بھی نہیں ہیں جب ٹوٹ جاتی تھی آپ مجھے لا کر دیتے تھے بھیا کوئی چوڑیاں بھی نہیں لا کر دیتا پری چلیں پیچھے سے شاویز کی آواز آئی وہ اپنی آنکھوں سے آنسو صاف کرتی ہوئی اٹھی مگر ایک بار پھر آنسو آنکھوں کی باڑ توڑ کر باہر اگئے اس نے ڈرتے ہوئے اپنے بھائی کا ہاتھ سر

پر رکھا اس کی پیشانی چوم کر اٹھ کے بھیا میں جا رہی ہوں آپ مجھ سے بات نہیں کر رہے کیونکہ

میں ہمیشہ اپ کو تکلیف دی ہوں "

★★★

(" یار مجھ سے وعدہ کرو اس کا خیال رکھو گے میں نے جو اسے خواب دکھائے تھے وہ پورے کرو گے

وہ میرے بنا مر جائے گی دیکھو میں اس کے خواب پورے نہیں کر سکتا پلیز مجھ سے وعدہ کرو ")وہ

لیمپ کے بٹن پر ہاتھ رکھیں اسے ان اف کر رہا تھا اس کے دماغ میں وعدے گھوم رہے تھے اس

کے آنسو نکل کر شیو میں جذب ہو رہے تھے اس نے اپنی بھیگی گالوں کو صاف کیا

" یار میں کیسے تجھ سے کیا وعدہ پورا کروں جو تو نے اسے خواب دکھائے تھے وہ میں کیسے پورے

کروں وہ تو تمہاری تھی کتنی تکلیف میں میں کیسے اسے پہچان نہیں سکا اگر وہ میرے پاس ہے تو میں

اسے خوش رکھوں گا اسے جو تم نے خواب دکھائے تھے وہ میں پورے کروں گا میں تم سے کیا ہوا

وعدہ پورا کروں گا"

اس نے لمبا سانس لے کر اپنی انکھوں سے بہنے والے انسو صاف کیے اور موبائل نکال کر نمبر ڈائل

کرنے لگا

" السلام علیکم اس نے بھیگی آواز میں کہا

" یار تو رو رہا ہے تیری آواز کیوں اتنی بھیگی ہوئی ہے "

دوسری طرف سے دوستانہ انداز میں پوچھا گیا وہ اپنے آنسو صاف لگا

"میں نے بھائی اپ سے اتنا کہنا تھا میں نے پری کی سیٹ کنفرم کروا دی ہیں کل آپ اسے ایئرپورٹ پر چھوڑ دینا میں آگے سے پک کر لوں گا "

"کیا مطلب تم پری کو اپنے پاس بلا رہے ہو خود۔نہیں آ سکتے "

" نہیں اؤں گا ویسے وہاں نہیں رہا جا سکتا"

اس نے یہ کہہ کر کال کٹ کر دی آنکھوں میں ساختہ اس کے انسو گرنے لگے اس نے لمبا سانس خارج کیا میں موبائل پر تصویر دیکھنے لگا اس کے زخم ہرے ہونے لگے

★★★

وہ گارڈن کے پاس کھڑے بک پڑ رہی تھی جب اچانک حازق نے پیچھے سے اکر ڈرایا وہ ڈر بھی گئی

" پاگل ہیں جان نکال دی"

" ہائے اللہ جانِ جاں جان جانے کی بات نہ کیا کرو جان جاتی ہے"

وہ ہنسنے لگا لگا پرہیان بھی ہنسنے لگی

" اچھا جی آپ کی جان جاتی ہے"

" ہاں تو کیا "

وہ گلاب کا پھول توڑتا ہوا بولا

" پاگل انسان دیکھو کانٹا لگ گیا ہے"

وہ اس کا ہاتھ پکڑے بولی اور وہ اس کی کھلی زلفوں میں کھو سا آگیا اسے ٹک ٹکی باندھے دیکھنے لگا

اس نے پلکوں کی جھالر اٹھا کر اس کی طرف دیکھا

" اف یار غضب ڈھا رہی ہو ایسے ہی ہاتھ پکڑ کر کھڑی رہی تو میں خود کو سنبھال نہیں سکوں گا"

وہ دوسرا ہاتھ دل والی جگہ پر رکھ کو بولا پریہان نے اس کے سینے پر ہنستے ہوئے مکہ مار دیا

" پورے پاگل ہیں "

" ظالم لڑکی پاگل کر کے پاگل کہتی ہو ویسے میرا نا تمہارے بنا دل نہیں لگتا بس اب جلدی سے میں تمہیں اپنی دلہنیا بنا لوں گا"

وہ مسکراتا ہوا بولا اس کے گال لال ہو گئ

" کیا سوچ رہے ہو"

شاذر اس کے پاس بیٹھتا ہوا بولا وہ اپنے خیالوں سے باہر ایا شاذر اس کی پیشانی پہ لگی ہوئی پٹی کو گھور کر بولا

" یار غصہ چھوڑ بھی دیں وہ با مشکل اٹھ کر بولا"

" ہاں میں غصہ بھی نہ کروں تو توکتوں کی طرح جھگڑ کے آئے کس سے دشمنی مول لے لی ہے بتاتے بھی نہیں ہو جانتے ہو نا بابا کو پتہ چلا تو بابا نے اس شخص کے ٹکڑے کر دینے ہیں"

" یار بابا کو بتانا مت " وہ معصومیت سے بولا

" اچھا بابا کال پہ کال کر کے مجھ سے پوچھ رہے تھے حازق کدھر ہیں میں نے کہا وہ فارم ہاؤس گیا ہوا ہے میرا دل تو کیا بتا دوں جھگڑے کر کے ہاسپٹل پڑا ہوا ہے"

حازق اس کا غصہ دے کر ہنسنے لگا اور مسکراتا ہوا بولا یار غصے میں بہت پیارے لگتے ہو شازر نے اس کی بات سن کر اس کی طرف دیکھا پہلے تو دونوں نے ایک دوسرے کو دیکھا پھر دونوں ہنسنے لگے

اچھا نا یار سر میں بہت ہو رہی ہے مجھے گود میں سڑ رکھنے دے پھر میں اپنی دلہن لاؤں گا اس کی گود میں سر رکھو۔گا تمہاری گود میں نہیں

" بہت بے شرم ہو "

" شکریہ تعریف کرنے کے لیے " وہ شاذر کا ہاتھ گال پر رکھے آنکھیں موندے چکا تھا

" میری اولاد لگتے ہو " شاذر نے پیار سے کہا

" لاڈلہ جو ہوں تیرا " حازق آنکھیں موندے ہنسا

" سب کا لاڈلہ ہے اور میری جان ہے توں دل نہیں کرتا تجھے خود سے اوجھل کرنے کو دل ہے میرا

" شاذر اس کی پیشانی پر بکھرے بال سائیڈ پر کیئے بولا۔

" اگر تجھے چھوڑ جاؤں شاذر تو کیا کرو گے "

" کہیں نہیں جانے دوں گا " شاذر نے تڑپ کر کہا۔

" مطلب مجھے اتنا اس سے عشق نہیں جتنا تجھے مجھ سے ہے ء" حازق ہنسا تھا۔

" سمجھ لے " شاذر اس کی بند آنکھیں دیکھ کر مسکرایا۔

****

وہ بار بار اپنی کلائی پر بندھی گھڑی دیکھ رہا تھا اور ارد گرد نظر دوڑا رہا تھا اچانک سے وہ نظر ائی جسے وہ کب سے دیکھ رہا تھا وہ مسکراتا ہوا اس کی طرف گیا پیار سے اپنے ساتھ لگا کر مسکراتا ہوا بولا

"انے میں کوئی پریشانی تو نہیں ہوئی"

پری نے نفی میں سر ہلا کر اس کا بدلہ ہوا رویہ دیکھا پھر وہ اسے ایئرپورٹ سے گھر لے کر آیا رات ہو چکی تھی پری کو وہ کمرے میں چھوڑ کر اور یہ کہہ کر باہر چلا گیا

"فریش ہو جاؤ"

پڑی واش روم کی طرف چلی گئی فریش ہونے جہاں اس کے لیے اور اپنے لیے کھانا لے کر آیا جیسے ہی وہ روم میں داخل ہوا اس کی نظر پڑی کے گیلے بالوں پر گئی یہ دیکھ کر ایک دم سے رک گیا پھر کہنے لگا

" ڈرائی کر لینا پہلے کھانا کھا لو ویسے آپ نے قسم تو نہیں اٹھا رکھی اس ناچیز شوہر سے بات نہیں کرنی " پری اس کی بات پر مسکرائی

" او شکر ہے اپ بھی مسکرائیں"

پری اس کے پاس بیٹھ گئی جہان نے نوالہ بنا کر اس کے سامنے کیا تو اس نے کھا لیا تھوڑا سا کھانے کے بعد پری کہنے لگی بس

،" بھئی ابھی تو کھایا بھی نہیں ہے اپنے لیے نہیں تو بی بی کے لیے ہی کھا لو" اس نے مسکراتے ہوئے کہا پری کا چہرہ ایک دم سے لال ہو گیا

" اوکے اپ اتنا کہہ رہے ہیں تو میں کھا لیتی ہوں"

" آپ کی سمائل اچھی ہے" شازر نے مسکرا کر کہا

" چھوڑ کر کیوں آئے تھے مجھے "

وہ نیچے دیکھتی ہوئی بولی

"ضروری کام تھا اس وجہ سے "

وہ نرمی سے بولا

" اچھا اگر مجھے کچھ ہو جاتا تو" شاذر نے کوئی جواب نہ دیا اس کا ہاتھ پکڑ کر لبوں سے لگا کر انکھیں بند کر دی پری نے اپنا ہاتھ پیچھے کھینچا

"کیا ہوا ہے" شاذر نے دھیرے سے پوچھا پری نے نفی میں سر ہلایا وہ گھبراتی ہوئی پیچھے ہوئی وہ اپنا چہرہ اس کے قریب لے گیا اور نرمی سے اس کی گال پر بوسہ دیا پری نے دونوں ہاتھ اپنے منہ پر

رکھ دیے شاذر مسکرایا اس نے دونوں ہاتھ ہٹائے پری کی آنکھوں میں آنسو نکل آئے اس نے

آنکھیں بند کر دی جیسے شاذر نے اس کی نگاہوں میں کچھ پڑھ لیا ہو اس کی ہچکی بندھی کیا ہوا ہے

پری میری طرف دیکھنا کیا ہوا ہے پری ایک دم سے اٹھ گئی۔۔

وہ اس کے پیچھے گیا

وہ ٹیرس پہ جا کر کھڑی ہو گئی اس نے دھیرے سے پری کو اپنی طرف کیا اور نرمی سے کہنے لگا پلیز

آج کے بعد یوں میرے سامنے اداس مت ہونا میں نہیں چاہتا آپ یوں اداس ہوں۔۔

★★★

وہ اس کے سینے پر سر رکھ کر باتیں کر رہی تھی پر اس کا وجود بے جان تھا۔۔

وہ تو اسے سن بھی نہیں سکتا تھا سادی مجھ سے بات کریں کھولے ناں انکھیں میں اپ کی بنا نہیں رہ

سکتی سدید اٹھے نا

" اس نے سدید کے گلے کے گرد بازو حائل کیے "

اور اس کی گال سے گال ملائی" آپ کیوں مجھ سے اتنا دور ہو گے ہیں کیوں مجھے اتنا ڈراتے ہیں کیوں

اتنے بڑے ہو گئے ہیں میری بات بھی نہیں سنتے مجھے آپ سے باتیں کرنی ہوتی ہیں -

"پلیز میری طرف دیکھیں نا"

اس نے سدید کے ہاتھ کی انگلیوں میں انگلیاں ڈالی اسے یوں محسوس ہو رہا تھا جیسے حرکت ہوئی ہو وہ لمبے لمبے سانس لینے لگا سادی دیکھو میری طرف اٹھو سادی

وہ بہت مشکل سے اتنا ہی بولا پرہیان وہ بمشکل سے بول رہا تھا۔۔

فاریہ کی انکھوں میں مزید آنسو آ گئے۔۔

وہ پیچھے ہونے لگی اتنے میں سارے ڈاکٹر اکھٹے ہو گئے اور فاریہ کو باہر بھیج دیا

★★★

حازق کی بات سننے پرہیان اس کے پاس آئی تھی

"بولیں جانے حازق ،حازق نے مسکراتے ہوئے کہا پرہیان نے اس کے بازو پر مکہ رسید کیا کیا ہر وقت مذاق سوچتا ہے۔۔

" اچھا بتائیں اس ناچیز سے کیا کام پڑ گیا ہے"

" حازق میں کوئی کام کے لیے آتی ہوں چلیں کافی پیتے ہیں"

اوکے دونوں کینٹین کی طرف گئے اور وہاں پر بیٹھ کہ باتیں کرنے لگے اچانک سے ساتھ والے ٹیبل پر بیٹھے لڑکا پری کی طرف دیکھ کر کہنے لگا

" کتنی ہارٹ لڑکی ہے "

سارے کمنٹ پاس کہنے لگے حازق کافی لینے گیا تھا پرہیان انہیں دیکھ کر اٹھ کر جانے لگی ایک نے پرہیان کا ہاتھ پکڑ لیا پرہیان نے غصہ میں اس کے منہ پہ تھپڑ رسید کیا اس لڑکے کو غصہ آگیا اس نے پرہیان کے بالوں کو زور سے پکڑا اس کی گردن پر ہونٹ رکھے پرہیان نے بری طرح سے چیخ ماری اتنے میں حازق بھاگتا ہوا آیا اور پیچھے سے اس لڑکے کے سر پر چیئر ماری حازق اس لڑکے سے جھگڑنے لگا اسے بری طرح اسے مارنے لگا سارے اسے چھڑانے لگے خازق پیچھے ہوا اور پرہیان وہاں سے روتی ہوئی دوسری طرف چلی گئی حازق بھی اس کے پیچھے گیا اس نے پرہیان کا ہاتھ پکڑا وہ حازق کے سینے سے لگ گئی

" حازق مجھے گھر جانا ہے" اس کے سینے سے لگی روتی ہوتی ہوئی اس کے پاؤں میں بیٹھ گئی

" مجھے گھر جانا ہے مجھے بھیا کے پاس جانا ہے"

اس نے اپنی گردن پر ہاتھ رکھا ہوا تھا حازق اس کے پاس بیٹھا

" پرہیان کچھ نہیں ہوا میں ہوں نہ"

" حازق اپ کے لیے یہ کچھ نہیں تھا میرے لیے کافی ہے یہ سب حازق اس نے مجھے کیوں چھوا "

وہ گھٹنوں میں سر دیئے رونے لگی " مجھے بھیاء کے پاس جانا ہے "

پرہیان پاگل ہو وہ اپنا موبائل بیگ سے نکال کر سدید کو کال کرنے لگی

"بھیا مجھے لے جائیں"

اس نے روتے ہوئے کہا اور اپنا بیگ اٹھا کر وہاں سے باہر کی طرف چلی گئی پانچ منٹ بعد ہی سدید کی گاڑی رکی وہ جلدی سے گاڑی میں بیٹھ گئی

"پرہیان کیا ہوا ہے"

وہ سیٹ سے ٹیک لگائے بری طرح سے رونے لگی

" بھیا "

اسے بولا بھی نہیں گیا سدید نے اسے کندھے سے لگایا وہ مزید رونے لگی اچانک سے وہ بے ہوش ہوگی پرہیان کیا ہوا ہے پر اس نے اس کے بعد بال پیچھے کی اور اس کی گال تھپتھپانے لگا اچانک سے اس کی نظر پریان کے چہرے کی طرف گئی

★★★

" بھابھی بھیا کیسے ہیں ڈاکٹرز کیا کہتے ہیں"

وہ فاریہ سے پوچھنے لگا فاریہ نے اسے لال انکھوں سے دیکھا

"بھابھی کیا ہوا ہے ایسے کیوں دیکھ رہی ہیں کیا کہتے ہیں ڈاکٹر "

اس کے پاس بیٹھتا ہوا بولا

" بھابھی پلیز بتائیں ڈاکٹرز کیا کہتے ہیں "

" ڈاکٹرز کچھ نہیں کہہ رہے وہ کہہ رہا ہے مجھے پرہیان سے ملنا ہے"

وہ اپنے آنسو صاف کرتی ہوئی بولی اس نے فاریہ کو اپنے ساتھ لگایا فاریہ نے اس کا ہاتھ جھٹک دیا اٹھ کر وہاں سے چلی گئی وہ ہاتھوں میں منہ چھپائے اپنے انسو چپانے لگا (پلیز ایک دفعہ پیار سے میری طرف دیکھ لینا میرے سر پر ہاتھ رکھ کے بھیج دیں میں خوشی خوشی چلی جاؤں گی پلیز بھیا)

"سر اب شاہ جی کی کنڈیشن بہت سیریس ہے اس وقت آپ انہیں بلائیں جن کا وہ نام لے رہے ہیں ان کو بلائیں"

ڈاکٹر یہ کہتا ہوا چلا گیا اس نے اپنے آنسو صاف کیے اس وقت وہ خود کو بے بس محسوس کر رہا تھا

"(بھیا سنیں پلیز میں اپ کو سچ بتاتی ہوں ایسا مت کریں بھیا پلیز میں بھیا میں مر جاؤں گی میرے پاس اپنی محبت کی اخری نشانی)

وہ اپنی آنکھوں سے بہتے ہوئے آنسو صاف کرتا ہوا ہسپتال سے باہر نکل رہا تھا اس کے وہاں سے نکلتے ہوئے نہ جانے کتنے لوگوں سے ٹکر ہوئی تھی وہ خاموشی سے چلتا گیا

★★★

" پریہان بیٹا میری طرف دیکھو" سدید نے اس کا اکسیجن ماسک اتارا پریہان نے دوسری طرف منہ کر دیا

" پاگل جانتی ہو کتنی سیئرس کنڈیشن ہو گئی تھی تمہاری بھیا کو بھی پریشان کر دیا ہے تم نے میری طرف دیکھو"

پرہیان نے روتے ہوئے اس کی طرف دیکھا اس کا ہاتھ پکڑ لیا

" بھیا مجھے بہت ڈر لگتا ہے "

" کیوں پرشان ہو رہی ہو آج کے بعد میری بیٹی کی طرف دیکھے گا بھی نہیں کوئی دیکھے تو صحیح جان نہ نکال لوں اس کی اب کوئی بات دل پہ نہیں لینی اگر تمہیں کچھ ہوا تو پہلے میری جان نکل جائے گی"

بھیاء ایسے تو نہ بولا کریں "

" تو بھیا کو پریشان مت کیا کرو میری بات کیوں نہیں مانتیء"

سدید کی بات سن کر وہ آنکھیں بند کر گئی پرہیان میری طرف دیکھو نا کیوں نہیں دیکھ رہی"

" بھیاء پتہ نہیں کیا ہو رہا ہے بے چینی سی ہو گئی ہے"

" اچھا زیادہ سوچو مت ارام کرو جلدی سے ٹھیک ہو جاؤ گی پھر گاؤں جائیں گے "

"سچ میں" وہ مسکرائی اسے یقین نہ ہوا سچ میں سدید اسے لے جائے گا وہ مسکرائی سدید اس کی گال تھپ تھپاتا ہوا وہاں سے چلا گیا وہ سب کچھ بھول کے کھل کے مسکرائی اچانک سے ایک ڈاکٹر روم میں ایا اس نے دروازہ بند کیا اور اس کے قریب اور پاس بیٹھ گیا "

" کون ہو" اس نے گھبرا کر پوچھا اس کی بات سن کر اس نے پرہیان کے منہ ہاتھ رکھا اور اس پر جھکا وہ آنکھیں پھاڑے اسے دیکھ رہی تھی اس کی نگاہیں مسکرا رہی تھی اس نے ماسک کو اتارا پرہیان نے اسے دیکھ کر اس کے سینے پہ مکا رسید کیا

" کیا پاگل پن ہے بھیا آ جائیں گے"

" تم اپنے بھیا کا نام لے کر ڈرایا مت کرو "

"اچھا یہ بے ہودگی بند کرو گئے میں پہلے ہی ہارٹ پیشنٹ ہوں "

وہ مسکرائی وہ بھی مسکرا دیا

" پاگل وی تو میں بھی ہوں" وہ ہنسا اس کی بات پر

★★★

وہ ساری کزن کے ساتھ صحن میں پڑی چارپائی پر بیٹھی ہوئی تھی ساری کزن میں سے ایک بولی

" پری تمہاری بھی کیا لائف ہے ایک بھائی کے سوا ہے ہی کیا تمہارے پاس ایک طلاق یافتہ لڑکی ہو" اس کی بات سن کر وہ نگاہیں جھکا گئی اس کے پاس کچھ بھی نہیں تھا اس کزن کو کہنے کو دور بیٹھا سدید غصے میں اس کی طرف آیا غصہ میں اس کا چہرہ لال ہو چکا تھا اس سے آج تک پری کے بارے میں کوئی بات برداشت نہیں ہوئی تھی اور اس کے منہ پر تھپڑ رسید کر دیا

" اگر میری بہن سے ایسے بات کرو گی تو ایک تھپڑ لگایا ہے اگلی دفعہ زبان نکال لوں گا "

سدید نے آنکھیں پھاڑ کر اس سے دیکھتے ہوئے کہا وہ ہکا بکا اسے دیکھنے لگی وہ وہاں سے چلا گیا پرہیاں اس کو دیکھ کر بولی

" سوری آپی بھیا کو ایسے ہی غصہ آ جاتا ہے چلیں باہر گھومنے چلتے ہیں"

ساری کزن مسکراتی ہوئی باہر باغوں کی طرف چلی گئی ایک کزن بولی

" یار اس طرف نہیں جانا ادھر بابا منع کرتے ہیں"

" یار چلو کتنے اچھے باغ ہیں چلتے ہیں"

پرہیان ادھر چلی گئی ساری کزن اس کے ساتھ تھیں لیکن اسے ڈر بھی لگ رہا تھا یہ عجیب قسم کا باغ تھا اور اوپر سے موسم خراب ہونے لگ گیا تھا آہستہ آہستہ بارش ہونے لگی اس کے ساتھ ہی اچانک سے ایک گولی چلنے کی آواز آئی ساری کزنز ڈر کر بھاگ گئی پریان کا پاؤں پھسل گیا اور وہ وہیں گر گئی اس نے اپنی کزن کو بلانے کی کوشش کی لیکن شاید اس کی کزن اس کی بات ہی نہیں سننا چاہتی تھی وہ وہاں سے بھاگ گئی وہ اسے بلاتی رہی سب اس کی باتیں سنی ان سنی کرتے وہاں سے چلے گیے وہ بارش میں بھیگتی ہوئی وہاں سے چلی گئی وہ بمشکل اٹھ گئی چلنے لگی چلتی چلتی نہ جانے وہ کدھر آگئی تھی وہ پہلی بار یہاں پر آئی تھی اس سے راستوں کا بھی اتنا زیادہ پتہ نہیں تھا میں ایک سنسان جگہ کو دیکھنے لگی اسے ڈر لگنے لگ گیا تھا ہلکی ہلکی رات ہونے لگ گئی تھی وہ کانپتی ہوئی ڈرنے

لگ گئی دور دور تک کوئی نظر نہیں آ رہا تھا دھیرے دھیرے چلنے لگی رات ہو گئی تھی وہ بیٹھ کر رونے لگی اچانک سے اسے احساس ہوا جیسے کوئی اس کے پاس آ کر رکا ہو اس نے ایک دم سے اٹھ کر دیکھا سامنے کھڑے شخص کو دیکھ کر روتی ہوئی وہ ایک دم سے اس کے سینے سے لگ گئی

"حازق آپ مجھے لے جائیں یہاں سے مجھے ڈر لگ رہا ہے"

"پرہیان تم یہاں کیسے آئی"

" حازق وہ میری کزن"

وہ روتی ہوئی بولی

" اچھا رونا بند کرو میں ہوں نا میں بھی بھٹک گیا ہوں اور صبح سے واپسی کی راہ ڈھونڈ رہا ہوں مگر عجیب جگہ ہے مجھے کوئی راستہ نظر ہی نہیں آرہا اچھا رونا تو بند کرو مل کے ڈھونڈ لیں گے"

وہ باتیں کر رہے تھے اچانک سے انہیں ایک اور گولی چلنے کی آواز آئی پرہیان حازق کے پیچھے چھپ گئی اور کہنے لگی

" مجھے بہت زیادہ ڈر لگ رہا ہے"

اچانک انہیں قدموں کی اہٹ سنائی دی اور وہیں پہ دیکھتے ہی دیکھتے کافی سارے آدمی اکٹھے ہو گئے ان کے ہاتھ میں بندوقیں تھی وہ انھ ءں میں نے کہنے لگے

" اتنی رات کو یہاں کیا کر رہے ہو ادھر چلو ہمارے ساتھ "

وہ دونوں ان کے ساتھ چلنے لگے پرہیان بہت زیادہ ڈر رہی تھی اس کے ہاتھ کانپ رہے تھے جو کے حازق نے اپنے ہاتھ میں لے رکھے تھے آخر ایک گھر کے پاس پہنچ گئے جو کہ بہت بڑی حویلی لگ رہی تھا

" سردار یہ دونوں رات کے اس وقت اکیلے باتیں کھڑے ہیں مجھے تو لگتا ہے گھر سے بھاگ کر ائے اس پہر اکثر بھاگے ہوئے لوگ ہی اس باغ میں پناہ تلاش کرتے ہیں جو دوسرے گاؤں سے بھاگ کر آتے ہیں "

حازق نے اسے گھور کر دیکھا اور بولا

" اپ غلط سمجھ رہے ہیں ہم بھاگے نہیں ہیں"

اچھا پھر تم دونوں کیا لگتے ہو اپس میں"

سردار نے غصے میں پوچھا

" ہم دوست ہیں "

پرہیان نے جلدی سے کہا حازق کا دل کیا اس کی عقل پر ماتم کرے وہ اسے گھور کر بولا

" سردار ہمیں جانے دو ہم بھاگے نہیں ہیں ہم دوست بھی ہیں اور کزن بھی تم غلط سمجھ رہے ہو"

سردار غصے میں بولا جو کچھ بھی ہے ہمیں تم پر اعتبار نہیں ہے ہم تمہیں ایسے نہیں جانے دے سکتے"

" تو پھر کیسے جانے دیں گے"

وہ حیرت سے سردار کی طرف دیکھ رہے تھے وہ سرداروں تو پہلے ہی بد دماغ لگ رہا تھا اوپر سے اس کی باتیں ویسے ہی انہیں پاگل کر رہی تھی وہ کہنے لگے

" ایسے کیسے تم دونوں کے گھر والوں نے تمہیں بھیج دیا ہے ضرور بھاگے ہی ہوں گے"

سردار ان کی کسی بات پر یقین نہیں کر رہا تھا انہیں یہی لگ رہا تھا کہ یہ دونوں گھر سے بھاگے ہیں وہ غصے میں کہنے لگا تم دونوں کا نکاح کروا دیتا ہوں اچھا ہے پھر جانے دیں گے

" سردار یہ آپ کیا کہہ رہے ہیں

" ہم ٹھیک کہہ رہے ہیں لڑکی تو اندر جاؤ اندر میری زوجہ ہو گی وہ تمہارے نکاح کا انتظام کرے گی"

" نہیں کرنا اب میں نے نکاح " حازق غصے میں بولا سردار کو اب یقین ہو گیا تھا یہ لڑکی کے ساتھ کچھ غلط کرنا چاہ رہا ہے اس نے ایک لڑکے کو اشارہ کیا جس نے پورے زور سے حازق کے منہ پہ تماچہ رسید کر دیا اب تو سردار کو یقین ہو گیا تھا کہ یہ دونوں گھر سے بھاگے ہوئے ہیں اس کے ناک سے خون بہنے لگا پرہیان تڑپ کر اس کے پاس آئی حازق مجھے نہیں کرنا نکاح میں بھیا کے بنا کچھ نہیں کروں گی " وہ روتی ہوئی بولی

" پرہیان پاگل ہو گئی ہو "

حازق نے ایک دم سے سردار کی طرف دیکھا اور غصہ میں بولا۔

آپ کون ہوتے ہیں فیصلہ کرنے والے ہیں جانے دیں ہم کوئی آپ کے غلام نہیں ہیں " وہ غصہ میں بولا۔

" تم ہمارے علاقے میں آئے ہو اب ہماری مرضی سے جاؤ گے باندھ دو دونوں کو جب تک دونوں شادی کے لیے نہیں مانتے چھوڑنا نہیں " سردار غصہ میں۔۔بولے ایک آدمی نے پریہان کو بازو سے پکڑ کر گھسیٹا کر کرسی کے ساتھ باندھ دیا ایک آدمی نے حازق کو باندھ دیا ایک آدمی حازق کو مارنے لگا پریہان کے دل کو کچھ ہوا اس کے ناک سے خون بہہ رہا تھا وہ روتی ہوئی اس ظالم سردار کو دیکھ رہی تھی۔

" تم جیسے لڑکوں کے لیے یہ ہی سزا ہے گھر سے لڑکیوں کو بھگا لیتے ہو پھر اپنا مطلب پورا کر کے چھوڑ دیتے ہو اس لڑکی سے شادی کرنی ہو گی تمہیں " سردار غصہ میں کہہ رہا تھا پریہان حازق کا چہرہ دیکھ رہی تھی وہ ایک دم سے کہنے لگی ہم کر لیتے ہیں نکاح حازق نے ایک دم سے اس کی طرف دیکھا۔۔۔۔۔۔

تھوڑی دیر بعد پریہان کے سامنے نکاح نامہ پڑا ہوا تھا اس نے کانپتے ہوئے ہاتھوں سے سائن کر دیے اس کے بعد سردار کی بیوی نے پیار سے اس کا ماتھا چوما اسے بہت زیادہ اپنائیت محسوس ہو رہی تھی آج تک اس کی ماں نے بھی اتنے پیار سے ایسے گلے نہیں لگایا تھا نہ بات کی تھی سردار کی بیوی کہنے لگی

" ماشاءاللہ کتنی پیاری بچی ہو رونا بند کرو ایسے گھر سے نہیں بھاگتے" اسے یقین ہو گیا تھا انہیں تو پکا یقین تھا جیسے وہ لوگ گھر سے بھاگے ہیں پرہیان سوچنے لگی چلو

"میں تمہیں دوسرے کمرے میں چھوڑے اتی ہوں اج کی رات تم لوگ ہمارے پاس ہی رک جاؤ"

سردار کی بیوی نے پیار سے کہا

" سردار نے ایسا کیوں کیا ہے "

" وہ کسی بھی لڑکے لڑکے کو بنا کچھ کہیں نکاح کروا دیتے ہیں وہ ایک پل کے لیے ساتھ نہیں رہنے دیتے تم دونوں کو بھی اسی میں بھلائی ہوگی" وہ اس سے کمرے میں چھوڑ کے چلی گئ تھوڑی دیر بعد حازق اس کے پاس آیا وہ بری طرح سے رو رہی تھی حازق اسے دیکھتے ہی کہنے لگا

"کیا ہو گیا ہے اتنا زیادہ کیوں رو رہی ہو تمہیں تو خوش ہونا چاہیے"

وہ انکھ دباتا ہوا بولا اس نے غصے میں حازق کو گھورا وہ حازق کے پاس آئی اور گھبراتی ہوئی کہنے لگی

" حازق مجھے بہت زیادہ ڈر لگ رہا ہے"

حازق نے اس کا چہرہ اوپر کیا اس کی آنکھیں رونے کی وجہ سے لال ہو چکی تھی

" پرہیان میں تمہارے شوہر کی حیثیت سے تمہارے سامنے بیٹھا ہوں "

وہ اس کا ہاتھ اپنے ہاتھ میں لے کر بولا

"حازق میں بھیا سے کیسے نظر ملاؤں گی انہیں کیا جواب دوں گی حازق مجھے ڈر لگ رہا ہے تم کیسے مجھ سے نکاح کر سکتے ہو تو میرے ماضی کے بارے میں بھی نہیں جانتے"

مجھے تمہارے ماضی سے کوئی لینا دینا نہیں ہے میں جانتا ہوں تم ایک طلاق"

اس سے آگے وہ خاموش ہو گیا پری نے روتے ہوئے اس کے کندھے سے پیشانی ٹکائی

★★★

"کیا سوچ رہی ہیں میں کافی لایا ہوں بنا کر آپ کے لیے "

" او شکریہ "

پری ہیں مسکراتے ہوئے کپ پکڑا

" یار شکریہ والی کیا بات ہے"

جہان نے مسکراتے ہوئے اسے اپنے ساتھ لگا لیا وہ اس کے کندھے سے سر ٹکائے کافی پینے لگی

" طبیعت تو نہیں دن کو خراب ہوئی"

"جہاں آپ بے فکر رہا کریں میں ٹھیک ہوں"

" پھر کیسے فکر نہ کروں جہان کا سارا جہان ہی تو تم ہو"

اس نے مسکراتے ہوئے کافی والا کپ لبوں سے لگایا

" کتنی باتیں کرتے ہیں ویسے کوئی کسی کا جہان یا جان نہیں ہوتی بس یہ کہنے کی باتیں ہوتی ہیں لوگ وعدے کر کے چھوڑ جاتے ہیں"

" بھئی ایسی باتیں کیوں کر رہی ہو میں بھلا کیوں آپ کو چھوڑ کر جانے والا ہوں "

جہان نے اسے اپنے ساتھ لگایا مگر جہان کا چہرہ بتا رہا تھا وہ زبردستی مسکرایا ہے پری اپنے آنسو صاف کرنے لگی وہ اس کے کندھے پر سر رکھ کر آنکھیں بند کر گئی جہان نے اس کے چہرے پر آئی لٹوں کو پیچھے کیا وہ اس کے سر پر بوسہ دیا وہ آنکھیں بند کیے مسکرائی لیکن یہ اس کے مسکرانے کی ناکام کوشش تھی اتنے میں جہان کا موبائل بجنے لگا اس نے کال رسیو کر کے موبائل کان سے لگایا دوسری طرف سے فورا آواز آئی

"جہان سدید شاہ تمہارا دوست تھا نہ "

" جی بھیا سادی میرا دوست تھا پر دوست کم بھائی زیادہ تھا میرا"

" جہاں تک جانتے ہو پری سادی کی بہن ہے"

جہاں اس کی بات سن کر ایک دم سے جھٹکا کھائے اٹھا وہ اسے نہ سمجھی سے دیکھنے لگی اچانک اسے کیا ہو گیا ہے وہ موبائل کان کے ساتھ لگائے باہر چلا گیا یہ انہیں کیا ہوا ہے وہ اس سے پیچھے پکارتی رہی پر وہ چلا گیا وہ بمشکل اٹھی اور باہر جہان کے پیچھے گئی کیونکہ وہ اس سے کافی پریشان لگا تھا ٹیرس پہ کھڑا کسی گہری سوچ میں گم تھا

" جہان اپ کو کیا ہوا تھا آپ وہاں سے ایسے کیوں آ گئے ہیں"

وہ اس کے کندھے پر ہاتھ رکھتی ہوئی پوچھنے لگی اس نے مڑ کر اس کا ہاتھ پکڑ لیا اس کے لبوں پر مسکراہٹ تھی جیسے کچھ جیت لینے کی مسکراہٹ کچھ حاصل کر لینے کی مسکراہٹ تو اس کی انکھیں بھی نم تھی وہ نہ سمجھی سے دیکھ رہی تھی وہ رو رہا تھا خوش تھا یا پھر اداس تھا یا خوش تھا اسی کش مکش میں تھی اس نے اچانک سے اسے گلے لگا لیا

" تم جانتی نہیں ہو میں کتنا خوش ہوں میری خوشی کا اندازہ آپ نہی لگا سکتی"

وہ اس کی باتیں سننے لگی اسے جہان کی باتوں کی بالکل سمجھ نہ ائی کہ وہ کیا کہہ رہا ہے

★★★

پرہیان کی آنکھ کھلی اس نے ارد گرد دیکھا کوئی بھی نہیں تھا

"حازق کدھر ہیں "

وہ اسے پکارتی ہوئی اٹھی

" حازق "

وہ باہر سے آئی اتنے میں حازق آیا

"بیگم اگر ایسے مجھے چلا چلا کر پکارو گی تو یہ شریف لوگ کیا سوچیں گے ویسے بہت حسین لگ رہی ہیں

"

وہ اس کے سراپے پر نظر دوڑاتا ہوا بولا وہ نگاہیں جھکا گئی

" اچھا ایک وعدہ کریں مجھ سے میری محبت کی قسم "

وہ اس کے اگے ہاتھ کرتا ہوا بولا اس نے نگاہیں اٹھا کر اس کے ہاتھ پر ہاتھ رکھ دیا

" اپ کا ہر وعدہ منظور ہے"

" واہ بھائی بڑا اثر ہوا میری محبت کا"

وہ اس سے چھیڑ کر بولا

" اچھا زیادہ شرماؤ مت دراصل مجھے وعدہ چاہیے تھا تم ہمیشہ بہادر رہو گی کبھی کمزور نہیں پڑو گی کبھی کسی کے سامنے تمہیں کمزور ہونا نہیں کبھی ایسا لگا نہ تمہیں کہ تم کمزور ہو رہی ہو تو گزری رات یاد کر لینا کیونکہ تم میری محبت ہو تمہیں زندگی میں کبھی کمزور نہیں ہونا تم ہمیشہ ساتھ ہیں جہاں ہمارے ساتھ ہو گا"

حازق نے اس کی پیشانی پر بوسہ دیا

" حازق مجھے بھیا سے بہت ڈر لگ رہا ہے"

اس کی نگاہوں میں دیکھتی ہوئی بولی

" کوئی نہیں بتائے گا بھیا کو جلد ہی تمہارے بھیا کی اجازت سے تمہیں لے جاؤں گا "

وہ مسکراتا ہوا بولا

" اف پریشان مت ہو میں تمہیں چھوڑ اؤں گا کسی کو شک بھی نہیں ہو گا بس میں جو کہہ رہا ہوں تم نے وہ کہنا ہے"

" حازق یہ غلط بات ہے بھیا کو میں سب کچھ بتا دوں گی میں نے اسے جھوٹ کبھی نہیں بولا "

"پرہیان سمجھو اگر ایسے ایک دم سے بتائیں گے تو وہ ناراض بھی ہو سکتے ہیں تو بس میری بات سنو"

★★★

وہ کمرے میں الماری کے سامنے کھڑا کوئی فائل دیکھ رہا تھا اس فائل کو دیکھ کر اس کا دماغ گھوم گیا وہ سوچ بھی نہیں سکتا تھا بات اس حد تک پہنچی ہوئی تھی اور گھر میں اس نے کسی کو خبر تک نہیں ہونے دی تھی اس نے اپنی پیشانی سے پسینہ صاف کرتے ہوئے فائل الماری میں رکھ کر اس کا دروازہ زور سے بند کیا اگر ایسا کچھ تھا جہاں تو جانتا ہو گا وہ جہان سے اپنی ہر بات شیئر کرتا تھا پھر اس نے یہ بھی بتائی ہوگی پر اور بھی تو کوئی بات ہو سکتی ہے اگر ایسا کچھ تھا تو پھر وہ شخص سوچ سوچ کر پاگل ہونے لگا تھا اچانک سے اس سے گولی چلنے کی آواز آئی وہ ایک دم سے بھاگتا ہوا نیچے گیا پر شاید دیر ہو چکی تھی وہ وہیں سیڑھیوں کے پاس رک گیا سامنے اس نے اپنے ماں باپ کو خون میں لت پت پایا اس کی ٹانگیں کانپنے لگی تھی نہ وہ آگے جا سکا نہ وہ پیچھے مڑ سکا شاویز کیا ہوا ہے زارا ایک دم سے پیچھے سے ائی پر اس کے قدم وہیں جم گئے

★★★

وہ لیپ ٹاپ پر کام کرنے میں مصروف تھا اچانک سے اسے پری کی چیخ سنائی دی وہ لیپ ٹاپ پھینکنے والے انداز میں بیڈ پر رکھتا ہوا باہر کی طرف بھاگا سیڑھیوں سے وہ پاگلوں کی طرح تیزی سے اترنے لگا اس کی نظر سامنے پڑی ہوئی پری پر گئی وہ ایک دم سے چیخ پڑا

"پری انکھیں کھولو"

اس کی گال تھپتھپانے لگا ایک دم سے جہاں نے اسے اٹھایا اور گاڑی میں ڈال کر ہاسپٹل لے گیا

ڈاکٹر اسے سٹریچر پر ڈال کر روم میں لے گئے اس کی حالت بہت سیریس ہو گئی تھی وہ پریشانی میں بیٹھا ہوا تھا اچانک سے اس کا موبائل بجنے لگا بار بار اس کا موبائل بج رہا تھا اس نے ایک دم سے غصے میں اکر موبائل فرش پر دے مارا موبائل کے ٹکڑے فرش پر بکھر گئے وہ ہاتھوں میں منہ چھپائے بیٹھا ہوا تھا

★★★

("یار جانتے ہو میں چاہتا ہوں ہمارے بہت سارے بے بی ہوں اور سارے ہی میرے لاڈلے ہوں "

"یار توں تو پاگل ہیں کتنی توں اس سے محبت کرتا ہے اگر کبھی جدا ہو جائے تو دونوں رہ لو گے ایک دوسرے کے بنا "

"بھئی میرے لیے تو مشکل ہے میں تو اس کے بنا مر جانا ہے اور اس سے میرے بنا سانس ہی نہیں آنی "

"اف پاگلوں والی باتیں شروع کر دی ہیں)

اچانک سے وہ اپنے خیالات سے باہر ایا اور ارد گرد دیکھنے لگا لوگ نہ ہونے کے برابر ہسپتال میں تھے کافی ٹائم بعد ایک نرس باہر ائی اور اس نے کمبل میں لپٹی ہوئی ننھی سی پری جہاں ان کو تھمائی جہان نے کانپتے ہوئے ہاتھوں سے اسے اٹھایا

(یار پہلی تو میری بیٹی ہو گی) جہان کا آنسو ٹوٹ کر گرا وہ روتی ہوئی بچی ایک دم سے چپ ہو گئ اور ٹکر ٹکر اس کا منہ دیکھنے لگ گئ جہان نے اس کی پیشانی پر بوسہ دیا وہ ایک دم سے پھر سے رونے لگی جہان اسے دیکھ کر مسکرایا اور اس سے بچوں کی طرح باتیں کرنے لگ گیا تھا تھوڑی دیر بعد نرس آئی اور کہنے لگی آپ اپنی وائف سے مل سکتے ہیں وہ انگلش میں کہتی ہوئی اس بچی کو پکڑ کر واپس لے گئی وہ دھیرے سے چلتا ہوا روم میں آیا سامنے سٹریٹر پر لیٹی ہوئی پری کے پاس سٹریچر پر بیٹھ گیا

پری اس کی طرف دیکھ کر مسکرائی وہ بھی اس کی طرف دیکھ کر مسکرانے لگا

"بہت شکریہ مجھے اتنی پیاری سی پر دینے کے لیے"

وہ پڑی کی انگلیوں میں انگلیاں پیوست کرتا ہوا بولا

"جہان میری طبیعت بہت خراب ہو رہی ہے یہاں بہت پین ہو رہی ہے "

وہ دل والی جگہ پر ہاتھ رکھتی ہوئی بولی

"کیوں پین ہو رہی ہے کبھی پہلے ہوئی ہے"

وہ اس کے سینے پہ سر رکھتا ہوا بولا پری نے کرب سے انکھیں بند کر لی

★★★

"واہ بھائی بڑے خوش لگ رہے ہو" شاذر نے حازق کو مسکراتے ہوئے گھر میں داخل ہوتے ہوئے دیکھا حازق مسکراتا ہوا ایک دم سے شاذر کے گلے لگ گیا ابے یار پاگل ہو گیا ہے دیکھ سارے گارڈز تجھے دیکھ کر پاگل سمجھ رہے ہیں

" یار میں بس بہت خوش ہوں"

شاذر نے اس کے سر میں تھپڑ مارا

"پاگل ہو ایک نمبر کے اچھا بتاؤ اتنا خوش کیوں ہو کیا کارنامہ سر انجام دے دیا ہے""

حازق نے ایک دم سے نگاہیں جھکا لی بھائی

"میں نہیں بتا رہا مجھے شرم ا رہی"

وہ یہ کہتا ہوا وہاں سے چلا گیا شاذر نے اسے عجیب نگاہوں سے دیکھا جیسے اسے کچھ غلط ہونے کا اندیشہ ہوا ہو وہ ایک دم سے پریشان ہو گیا وہ حازض کے پیچھے گیا اور اسے کافی دیر کی خوشی کی وجہ پوچھتا رہا لیکن اس نے شازر کو کوئی جواب نہ دیا شاذر پریشان ہو گیا نہ جانے سے کیا ہو گیا ہے اتنا خوش ہے اور مجھے کچھ بتا بھی نہیں رہا

★★★

وہ کب سے موبائل کان کے ساتھ لگائے لان میں ٹہل رہا تھا اس کی آنکھیں رونے کی وجہ سے لال ہو گئی تھی پچھلے دو ہفتے سے وہ جہان کو مسلسل کال کر رہا تھا ہر طرح سے رابطہ کرنے کی کوشش کی مگر سب بیکار گیا وہ تھک ہار کرسی بیٹھ گیا اتنے میں زارا ائی اس کے پاس چائے والا کپ رکھا اور جانے لگی اس نے ذارا کا ہاتھ پکڑ کر اپنے ساتھ والی چیئر پر بٹھا لیا

"نہیں ہوا رابطہ جہان سے یا پری سے "

زارا نے اس کے ہاتھ پر ہاتھ رکھتے ہوئے پوچھا اس میں بولنے کی ہمت نہ ہوئی اس نے نفی میں سر ہلا دیا " زارا میں بہت پریشان ہوں مجھے سمجھ نہیں آرہی وہ کیوں اتنے مصروف ہیں کہیں کسی مصیبت میں تو نہیں مجھے تو کوئی سمجھ نہیں آرہی میں انہیں کس منہ سے بتاؤں گا ماما بابا اس دنیا میں نہیں رہے مجھے تو کچھ سمجھ نہیں ارہی میں کیا کروں "وہ ہاتھوں کے پیالے میں منہ چھپائے بیٹھ گیا شاہ اپ پریشان مت ہوئیں سارا کیسے پریشان نہ ہوں وہ وہاں سے اٹھ کر چلا گیا باہر

★★★

نبیہا لاؤنج میں کھیل رہی تھی پاس ہی اسماعیل شاہ بیٹھے ہوئے اخبار پڑھ رہے تھے کچن سے مسلسل فاریہ کی اواز ارہی تھی

" نبیہا بیٹا میری بات سنو "

مگر وہ اپنے ہی کھیل میں مصروف تھی اسماعیل شاہ نے ایک نظر اس بچی پر ڈالی

(" بابا مجھ سے کھیلے نہ میں اپ کی پیاری سی ڈول ہوں نا"

"تمھیں کس نے بھیجا ہے میرے پاس اپنی شکل مت دکھایا کرو مجھے ")

"یہ لیں چائے اپ کی "

فاریہ کی اواز سن کر اسماعیل شاہ اپنے خیالوں سے باہر ائے اتنے میں صامی گھر میں داخل ہوا نبیہا بھاگتی ہوئی اس کے ٹانگوں سے لپٹ گئی

" چاچو اپ کو پتہ ہے ممی بول رہی تھی اپ بابا کے پاس گئے تھے میرے بابا کب ائیں گے مجھے ان سے بہت ساری باتیں کرنی ہیں"

اس نے جھک کر اسے اٹھا لیا

"آپ کے بابا کل پرسوں تک ا جائیں گے"

اس نے نبیہا کی کال چوم کر کہا نبیہا نے ہنستے ہوئے اس کی گال چومی فاریہ وہاں سے کمرے میں چلی گئی

"چاچو مجھے بابا کے پاس لے جائیں ممی کہتی ہیں بابا بہت اچھے ہیں"

صمید نے مسکراتے ہوئے کہا

"بابا تو سارے ہی اپنی بیٹیوں سے پیار کرتے ہیں اس نے نہ چاہتے ہوئے بھی اپنے باپ کی طرف دیکھا جنہیں کھانسی شروع ہو گئی فاریہ جلدی سے ان کے لیے پانی لے کر ائی

"کیا ہوا "

روانہ بیگم نے اکر پوچھا

" کچھ نہیں ماما .... بابا کو کوئی یاد اگیا ہے"

وہ مسکراتا ہوا بولا

ءشاہ جی کتنی بار کہا ہے یوں سدید کو یاد کر کے خود کو ہلکان نہ کیا کریں"

ربانہ بیگم نے ان کے پاس بیٹھتے ہوئے کہا صمید نے نبیہا کو نیچے اتارا اور اپنی ماں کے پاس آگیا

"ماما اپ کو کبھی اپنی بیٹی یاد نہیں ائی سادی تو اپ کا کچھ نہیں لگتا تھا وہ تو اپ کا سوتیلا تھا پری تو اپ کی سگی تھی بس اس کی غلطی یہ تھی نا کہ وہ رحمت کے روپ میں اس دنیا میں آئی خدا کی قسم میں تو بس یہی دعا کرتا ہوں ایک بار وہ مجھے ملے مجھ سے معافی مانگنا چاہتا ہوں پر میرا دل کہتا ہے وہ خوش ہوگی جہاں بھی ہوگی پر بابا جانتے ہیں زندگی میں سب سے زیادہ اسے دکھ آپ کی طرف سے ملے ہیں اسے آپ نے کمزور بنایا ہے جانتے ہیں ایک دن جب اسے سادی کا سچ معلوم ہوگا اس نے سب سے زیادہ اس سے تکلیف ہوگی وہ کیسے برداشت کرے گی میں تو کبھی اس کا سامنا ہی نہیں کر سکوں گا آپ تو باپ ہیں کر ہی لیں گے وہ اپنی اداسیاں اپنی غلطیاں چھپاتا ہوا وہاں سے گیا"

صمید کی باتیں اسماعیل شاہ کا دل چیر گئی انہیں شدت سے اس کی یاد انے لگی وہ ہر وقت ہر لمحہ تڑپتی تھی باپ کے پیار کے لیے باپ نے ایسا کیسے کیا اس کے ساتھ کیسے اسے کسی انجان کے سپرد کر دیا وہ تو اس کا باپ تھا سب سے مجبور تھا رشتہ جس نے سب سے زیادہ کمزور بنا دیا تھا اسے

★★★

وہ یونی میں بیٹھی کب سے اس کا ویٹ کر رہی تھی پر اسے دوستوں سے فرصت کہاں تھی اسے حازق پہ غصہ آنے لگا بھلا ایسا بھی کوئی کرتا ہے اس نے صبح سے پرہیان سے کوئی بات بھی نہیں کی تھی اور پرہیان اسے بات کرنے کو بے تاب تھی وہ جا کر کینٹین پر بیٹھ گئی تھوڑی دیر بعد وہ آیا ساتھ ساتھ موبائل پر کسی سے بات کر رہا تھا "یعنی اس وقت وہ بہت غصے میں ہے مجھے اسے ناراض نہیں ہونا چاہیے "

پرہیان نے من ہی من میں سوچا وک اس کے سامنے اکر بیٹھ گیا وہ خاموشی سے نگاہیں جھکائے بیٹھی رہی

"کیا ہوا ہے بھئی ہم سے کیا شرمانہ بیگم اگر ایسے شرماؤ گی تو بات کیسے بنے گی"

وہ نارمل انداز میں بولا اس نے نگاہیں اٹھا کر حازق کو دیکھا اور مسکراتی ہوئی بولی

"صبح سے مجھ سے بات کیوں نہیں کی جانتے ہیں میں اتنے دنوں میں کتنی اپ کے لیے اداس ہو گئی تھی اپ کے بنا سچ میں رہا نہیں جاتا"

وہ منہ بناتی ہوئی بولی حازق اس کی بات پہ ہنسنے لگا اس کا ہنسنا فطری تھا کیونکہ پرہیان جیسی لڑکی کے منہ سے پہلی دفعہ ایسی بے تکلفی کی بات سننا

" جانتی ہو پرہیان میرا دل کیا چاہتا ہے تمہیں دل میں ایسے چھپا لوں کوئی دیکھ نہ سکے تم صرف میری ہو میری بن کر رہو"

وہ مسکراتا ہوا بولا

"میں بس اپ کی ہی ہوں فکر مت کیا کریں اور ہاں بس اب جلدی سے اپ مجھے لے جائیں سچ میں اپ مجھ سے کتنا پیار کرتے ہیں جانتے ہیں گھر میں بھیا کے علاوہ کوئی پیار نہیں کرتا اپ کے گھر میں سب مجھ سے پیار کریں گے نا اپ کے ماما بابا مجھے بیٹی بنائیں گے نا میں اپ کے بابا کو بابا بولوں گی مجھے بہت اچھا لگے گا اگر میں انہیں بابا بلاؤں تو تو وہ مجھے بیٹی بنائیں گے نا اپ کی ماما بھی مجھے اپنی بیٹی کہیں گی سب کا پیار ملے گا"

بولتے بولتے اس کی آنکھوں سے انسو گرنے لگے وہ ایک دم سے اس کی آنکھوں میں آنسو دیکھ کر پریشان ہو گیا اور اٹھ کر اس کے پاس آیا اور اسے اپنے ساتھ لگا کر رونے کی وجہ پوچھنے لگا

" پاگل ہو میرے سامنے اگر ایسے رونے لگو گی تو سب رولانے والوں سے بہت دور لے جاؤں گا میری زندگی ہو تم "

حازق اس کی انسو صاف کرنے لگا

"اج کے بعد میں نے روتے دیکھ لیا تو ماروں گا اور دیکھو گا بھی نہیں کوئی دیکھ رہا ہے تمہیں بس تمہارے انسو چوم لوں گا"

اس نے شرارت سے کہا اس کی بات پر وہ مسکرانے لگی

ءشکر ہے اپ کو بھی پتہ چلا لوگ مسکراتے بھی ہیں ورنہ مجھے لگا تھا اب بس روتی روح ہیں اب یقین ہو گیا مجھے اپ کو بھی مسکرانا اتا ہے "

" حازق اپ نے مجھے کیا سمجھ رکھا ہے مسکراتی بھی ہوں ء"

اس سے باتیں کرتے ہوئے حازق کا موبائل بجنے لگا حازق نے موبائل نکال کر دیکھا اور کال کٹ کر دی پرہیان جوں ہی نظر حازق کے موبائل کے وال پیپر پر لگی تصویر پر گئی اس نے ایک دم سے حازق کی طرف دیکھا وہ الجھ گئی

" پرہیان ویٹ کرو میں اتا ہوں

★★★

وہ دونوں گھر ائے

"پری آپ جا کر آرام کریں کمرے میں آپ کے کھانے کے لیے کچھ لاتا ہوں پریسہ میرے پاس ہی ہے"

" اوکے"

وہ آہستہ آہستہ چلتی ہوئی روم میں ائی

"تم تو میری تھی "

اس کے کانوں میں اچانک سے اواز ائی اس نے مڑ کر دیکھا مگر کوئی بھی نہیں تھا

" کیوں میرے خیالوں میں اکر تنگ کرتے ہوں میں مجبور تھی حازق میں کسی اور کی نہیں ہونا چاہتی تھی حازق میں تم سے بچھڑ کر ایک پل بھی سکون سے نہیں رہی تم جانتے تھے تم میرے لیے کتنے ضروری ہو میں کہتی تھی تمہارے بنا مر جاؤں گی دیکھو میرے جذبات میری خوشیاں سب کچھ تو مر گیا ہے صرف یہ وجود ہے اس دنیا میں حازق اگر میرے دل میں کچھ واقعی ہے یا تو وہ تم ہو تمہاری محبت ہے جو میں چاہ کر بھی ختم نہیں کر سکتی"

وہ روتی ہوئی چئد پر بیٹھ گئی اس کی آنکھوں سے موٹے موٹے انسو گرنے لگے پھر وہ بیڈ پر آئی اور وہیں پر تکیے پر سر رکھیں رونے لگی اس کے آنسو تکیے میں جذب ہو رہے تھے وہ دروازے کے پاس کھڑا اس کی باتیں سن رہا تھا تھوڑی دیر بعد وہ کمرے میں آیا شاید وہ سو چکی تھی اس نے پریسہ کو بے بی کاٹ میں لٹایا اور بیڈ پر اس کے پاس آیا اس کے پاؤں سے شور اتار کر اسے سیدھا کیا تکیے پر اس کا سر رکھے ہوئے ہیں اس کی لٹیں منہ پر آگئی تھی جہان نے اس کی لٹیں سائیڈ پر کرتے ہوئے جھک کر اس کی پیشانی پر بوسہ دیا

"میں جانتا ہوں میں حازق کی جگہ نہیں لے سکتا نہ ہی تمہیں حازق کی طرح پیار کر سکتا ہوں میں حازق نہیں بن سکتا تم میری بن جاؤ نا حازق کو بھول جاؤ پیار کرنے لگا ہوں تم سے نہیں برداشت ہوتا مجھ سے تم کسی کا نام لو کسی اور کی خاطر آنسو بہاؤ جانتی ہو مجھے ایسے لگ رہا ہے تم مجھے خود غرض کر رہی ہو تمہارے لیے میں خود غرض ہو رہا ہوں میں حازق سے جلنے لگا ہوں کیونکہ تم آج بھی اسے ٹوٹ کے چاہتی ہو میرے پاس تمہارا وجود ہے پر تمہارے جذبات پیار محبت سب حازق کے لیے ہے"

اس کے پاس سے اٹھ کر سٹڈی روم میں آگیا اچانک سے اس کی نظر لیپ ٹاپ پر گئی جس کو پورا ہفتہ استعمال نہیں کیا تھا وہ اپنا موبائل بھی توڑ چکا تھا اس نے لیپ ٹاپ کو اٹھا کر ان کیا اور ای میل دیکھنے لگا ای میل پڑھتے ہوئے اسے یوں لگا جیسے کسی نے اس کے سر پہ بم گرا دیا ہو

★★★

"پرہیان میں تھک گیا ہوں بچے اور کتنی شاپنگ کرنی ہے"

سدید گھڑی کو دیکھتے ہوئے بولا

" بھیا یہ کیا بات ہوئی ابھی مجھے کوئی ڈریس پسند ہی نہیں آیا لاسٹ فنکشن ہے اس کے بعد تو پھر میں نے نہیں کرنی شاپنگ اور نہیں کہوں گی مجھے کہیں لے جائیں سٹڈی بھی میری ختم ہو جائے گی پھر میں اپ کو نہیں بولوں گی"

وہ منہ لٹکاتی ہوئی بولی

" اچھا بابا بلیک میل مت کریں میں کاؤنٹر پہ بیٹھ جاتا ہوں تم دیکھ لو ڈریسز اور جو کچھ لینا ہے لو میں پھر اتا ہوں"

وہ یہ کہہ کر چلا گیا وہ وہی ڈریسز دیکھتی ہوئی آگے چلی گئی اچانک سے کسی نے اس کا ہاتھ پکڑ کر اپنی طرف کھینچا اسے پہلے کہ وہ چیختی سامنے کھڑے شخص نے اس کے منہ پر ہاتھ رکھ دیا

" اس ناچیز کو مروانے کا ارادہ ہے کیا "

وہ مسکراتا ہوا بولا اس کے بال پیشانی پر بکھرے ہوئے تھے اس کی انکھیں لال اور سوجھی ہوئی تھی

"حازق کیا آپ روتے رہے ہیں "

وہ اس کی انکھیں دیکھتی ہوئی بولی اس نے نفی میں سر ہلایا "حازق پلیز بتائیں نا آپ کو کیا ہوا ہے مجھے پتہ ہے اپ روتے رہے ہیں"

" یار میری انکھیں خراب ہیں میں نہیں رویا"

وہ اسے نگاہیں چھڑاتے ہوئے بولا

"اپ جھوٹ بول رہے ہیں مجھ پہ اعتبار نہیں ہے کسی بات کے قابل بھی نہیں سمجھتے ٹھیک ہے مت بتائیں"

وہ اسے ہاتھ چھڑاتی ہوئی جانے لگی اس نے ہاتھ پکڑ لیا اچانک سے سدید کو اتا دیکھ کر اس نے جلدی سے حازق کے ہاتھ سے ہاتھ چھڑایا اور حازق کو دھکا دیا وہ موبائل سے نگاہیں ہٹا کر بولا

" میرا بچہ ابھی تک شاپنگ نہیں کی پھر یہ مجھے سمجھ نہیں ارہی کون سا ڈریس خریدوں"

وہ ارد گرد دیکھتی ہوئی بولی

"ایک منٹ رکو"

وہ اپنا موبائل پاکٹ میں ڈالتا ہوا بولا اور حازق کی طرف گیا

"تم شازر جہان کے چھوٹے بھائی ہو نا وہ شاویز بھی تمہارا بھائی ہے نا" سدید اس کا بغور دیکھتے ہوئے بولا پرہیان آنکھیں پھاڑے دونوں کو دیکھ رہی تھی

"چلیں یہ والا پسند ہے "

وہ ایک فراک دکھاتی ہوئی بولی وہ پرہیان کو لیتا ہوا چلا گیا حازض ابھی بھی اسے دیکھ رہا تھا وہ جانتا تھا ایک یہی تو اس کے بعد اس دنیا میں ہے جو پرہیان کا اتنا خیال رکھتا ہے وہ جانتا تھا یہ شاذر کا بیسٹ فرینڈ بھی تھا پر وہ یہ نہیں جانتا تھا کہ ان کی دوستی کیسے ٹوٹی ان کے بیچ کیا ہوا تھا وہ اپنی سوچوں میں گم ہو گیا

★★★

لان میں ہر طرف کاغذ بکھرے ہوئے تھے اور وہ کھیلنے میں مصروف تھی وہ لان میں اس وقت اکیلی تھی اچانک سے اس کی نظر سامنے کھڑے شخص پر پڑی وہ مسکراتا ہوا اسے ہی دیکھ رہا تھا

" بابا"

وہ چلاتی ہوئی اس کی طرف بھاگ کر ائی اور اسے لپٹ گئی سدید گھٹنوں کے بل اس کے پاس بیٹھا

"بابا اپ سچ میں میرے پاس ہیں مجھے تو یقین نہیں ہو رہا اپ کو پتہ ہے ممی اپ کو کتنا یاد کر کے اتنا روتی ہیں ان کے پاس اپ کی اتنی بڑی تصویر بھی ہے جس سے وہ باتیں کرتی ہیں مجھے پتہ ہے اب اپ اگئے ہیں ممی نہیں روئیں گی"

سدید اس کی باتیں سننے لگا اچانک کسی خیال کے تحت وہ اسے وہیں پر چھوڑتا ہوا اندر کی طرف بھاگا

" پرہیان پرہیان کدھر ہو جلدی نیچے آو دیکھو میں آیا ہوں"

اس کے کمرے کی طرف بھاگ کر گیا پرہیان وہ اس کا دروازہ کھولنے لگا پھر وہ لاک تھا سارے اس کی آواز سن کر اکٹھے ہو گئے کسی کو یقین ہی نہ آیا اپنی انکھوں پر اتنے سالوں بعد ان کے سامنے سدید شاہ کھڑا تھا سدید کی نظریں فاریہ پر گئی

" فاریہ میری پرہیان "

وہ اتنا ہی بولا اس کی نظر اپنے باپ پر گئی اس نے نفی میں سر ہلایا

" فاریہ پریہان کدھر ہے پلیز بتاؤ مجھے "

وہ غصے میں پوچھنے لگا

"میں نہیں جانتی"

فاریہ نے نگاہیں جھکا کر کہا

" تم نہیں جانتی فاریہ کتنی اسانی سے بول رہی ہو تم نہیں جانتی"

وہ غصے میں وہاں سے چلا گیا

" سدید میری بات سنیں"

فاریہ اس نے بھاگ کر اس کا بازو پکڑ لیا

" سدید سچ میں مجھے نہیں معلوم نہیں بتایا مجھے صمد نے وہ کدھر ہے پلیز مجھے غلط مت سمجھیں"

اس کی آنکھوں سے بے بسی سے انسو گرنے لگے سدید نے ایک نظر سب گھر والوں پر ڈالی

"میں بتا رہا ہوں میری بہن کو کچھ ہوا تو میں کسی کو نہیں چھوڑوں گا۔"

★★★

اج وہ کتنے ماہ بعد اس گھر میں داخل ہوا تھا اس گھر میں خاموشی کر راج تھا شاید اس نے انے میں بہت دیر کر دی تھی پرہ نے اس کا نام پکارا اتنے میں زارا سیڑھیوں سے اترتی ہوئی ائی جہان اس کے پاس گیا

" بھیا کدھر ہیں"

چہان نے دھیرے سے پوچھا

" وہ اپنے روم میں ہے پلیز تم ان کے پاس مت جانا وہ غصے میں ہے ابھی جا کر تم دونوں ارام کرو"

" نہیں بھابھی مجھے ان سے بات کرنی ہے اپ پری کو اوپر لے جائیں روم میں چھوڑ دیں پری کی طبیعت تھی ٹھیک نہیں ہے "

وہ یہ کہتا ہوا شاویز کے روم کی طرف گیا

زارا نے مسکراتے ہوئے پری کے ہاتھ سے اس کی بیٹی کو پکڑا ماشاءاللہ کتنی پیاری ہے کیا نام ہے اس کا اس نے حسرت بھری نگاہوں سے اس کی بیٹی کو دیکھا

" پریسہ ہے نام

اس نے مسکراتے ہوئے جواب دیا زارا نے اس کے گال پر بوسہ دیا وہ کمبل میں لپٹی ننھی سی بچی کو دیکھ رہی تھی جو کہ بہت پیاری تھی "

تم جا کر ارام کر لو میں اسے سنبھال لوں گی"

اس نے مسکراتے ہوئے کہا

" ٹھیک ہے

پری یہ کہہ کر وہاں سے کمرے کی طرف چلی گئی

وہ کمرے کی طرف ھیں جہاں سے جہان نکل رہا تھا اس کی شکل بتا رہی تھی کافی عزت افزائی ہوئی ہے اس کا غصہ فطری تھا وہ اپنے ماں باپ کا اخری دیدار بھی نہ کر سکا وہ کمرے کے اندر گئی جہاں شاہ ویز غصے میں بیٹھا ہوا تھا وہ مسکراتی ہوئی اس کے پاس گئی

" شاویز دیکھیں جہان کی بیٹی کتنی پیاری ہے "

وہ اس کے پاس لے گئی

" میں بہت پریشان تھا جس کی وجہ سے میں اپ سے رابطہ نہیں کر سکا میری بات تو سن لی"

اچانک سے اس کے کانوں میں جہان کی الفاظ گونجے اس نے ایک دم سے اس کی بیٹی کی طرف دیکھا اس ننھی سی پیاری سی بچی کو دیکھ کر اس کا سارا غصہ اتر گیا اس نے مسکراتے ہوئے اس بچی کو اٹھایا اور اس کی پیشانی پر بوسہ دیا اس کے لبوں پر اج کتنے دنوں بعد مسکراہٹ بکھر رہی تھی دیکھو تو یہ تو بالکل حازق کی طرح لگ رہی ہے جانتی ہو ماما بابا ہوتے تو کتنا خوش ہوتے نہ کتنی پیاری ہےء"

اسے دیکھ کر اس کی چھوٹی چھوٹے ہاتھ کو اپنے ہاتھ پر رکھ کر چومنے لگا

★★★

وہ بیلو میکسی سنبھالتی ہوئی یونی میں داخل ہوئی سامنے حازق آ گیا پریہان نے مسکراتے ہوئے اس کی طرف دیکھا

"کیسی لگ رہی ہوں اس نے مسکراتے ہوئے پوچھا "

"بہت پیاری لگ رہی ہو یونی میں ہر طرف میوزک کی آواز تھی ہر طرف رنگین لائٹس لگی ہوئی تھی

وہ اس کے ہمراہ چلتی ہوئی ایک جھولے پر جا کر بیٹھ گئی۔

" حازق ایک بات پوچھنی تھی"

وہ ارد گرد دیکھتی بولی سارے انجوائے کرنے میں مصروف تھے

" حازق اس دن تم نے کون سا میرا ٹیسٹ کروایا تھا "

حازق نے ایک دم سے اس کی طرف دیکھا

" پاگل اس نے تمہاری طبیعت خراب ہو گئی تھی تو وہ کوئی ہارٹ ٹیسٹ تھا اس کی رپورٹس میرے پاس ہی ہیں "

اس نے محفوظ ہوتے ہوئے کہا پرہیان ایک دم ریلیکس ہو گئ

" حازق کے ایک بات بولوں"

وہ حازق کا ہاتھ پکڑتی ہوئی بولی حازق نے اس کی آنکھوں میں جھانکتے ہوئے کہا

"ہاں بولو یار اس میں پوچھنے والی کیا بات ہے میرے اوپر تمہارا حق ہے سب سے زیادہ "

حازق اس کے بعد شاید ہم ملے نہ جانے کب ملیں"

اس کی طرف دیکھتی ہوئی بولی اس سے پہلے حازق جواب دیتا اس کے دوستوں سے زبردستی وہاں سے لے گئے وہ مڑ کر اسے ہی دیکھ رہا تھا پرہیان دھیرے سے اس کی طرف گئی جدھر وہ اس کے دوست لے گئے تھے وہ دھیرے دھیرے چلنے لگی اس کا سر گھومنے لگا اسے وہاں پہنچنے میں آدھا گھنٹہ لگا اس نے کلاس کا دروازہ کھولا سامنے ہی حازق اور اس کے دوست باتیں لگے ہوئے تھے یار تجھے مان گئے مطلب توں نے سچ میں لڑکی پھنسا کی اور اس کے رپورٹس اس کی دوست کمینگی سے باتیں کر رہے تھے وہ کسی مجرم کی طرح ان کے درمیان بیٹھا ہوا تھا ان کی باتیں سن کر پرہیان کہ آنسو گرنے لگے حازق نے سر اٹھا کر دروازے میں کھڑی پرہیان کو دیکھا جس کی آنکھوں سے آنسو ٹوٹ گر رہے تھے وہ اس کے پاس آیا

"حازق تم ایک بے غیرت انسان ہو"

پرہیان نے پورے زور سے اس کے منہ پہ طماچہ رسید کیا اس کے دوستوں کے لب سکڑ گئے وہ دونوں کو دیکھنے لگے

"کیوں کیا ایسا وہ سب ڈرامہ تھا مجھ سے نکاح کرنا اور یہاں تم حازق "

اسے بولنا بھی مشکل ہو گیا تھا اس کا دل کیا اس کی سانسیں ادھر ہی تھم جائیں

" پرہیان میری بات سنو" حازق نے اس کا ہاتھ پکڑا اس نے ایک جھٹکے سے اپنا ہاتھ چھڑایا اور اپنے موبائل پر سدید کا نمبر ڈائل کرتی ہوئی وہاں سے بھاگنے والے انداز میں باہر نکلی

حازق اس کے پیچھے بھاگا وہ یونی سے باہر سنسان پر چلنے لگی سدید نے جیسے ہی کال رسیو کی وہ بولی
بھیاء پلیز مجھے آ کر لے جائیں اس نے یہ کہہ کر کال کٹ کر دی حازق کو اسے پکارتا ہوا اس کے
پیچھے پیچھے ا رہا تھا وہ تیز تیز چلتی ہوئی ڈرنے لگی
" چھوڑو میرا پیچھا مرنے دو مجھے تم پر یقین کیا تھا پاگلوں کی طرح چاہتی جو ہوں تماشہ تو تم نے بنانا ہی
تھا بڑوتی ہوئی کہنے لگی حازق نے اس کا ہاتھ پکڑ کر اپنی طرف کھینچا
" پاگل ہو میری بات تو سنو "
وہ غصے میں بولا پرہیان نے اسے دھکا دیا حازق نے اسے کندھوں سے پکڑ کر غصے میں قریب کیا
"بات سنو ہم سب مذاق کر رہے تھے تمہارے ساتھ تمہیں تنگ کرنے کے لیے یہ سب کیا تھا
تمہیں پرپوز کرنے والا تھا ہم تمہیں تنگ کر رہے تھے سرپرائز دینا چاہتے تھے"
اسے جھنجوڑ کر بولا اتنے میں وہاں گاڑی رکی سدید ایک دم سے گاڑی سے نکلا غصے میں حازق کو پیچھے
دھکا دیا اور ایک دم سے اپنی پسٹل نکالی
"تمہاری ہمت کیسی ہوئی میری بہن کو ہاتھ لگانے کی"
" پسٹل نیچے کرو "
حازق نے غصے میں کہا اس نے بھی اپنی پسٹل نکالی پری دونوں کو دیکھ کر گھبرا گئی

" یہ پسٹل نیچے کریں پرہیان نے کانپتے ہوئے ہاتھوں سے نیچے کرنے کی کوشش کی اچانک سے سدید کے سینے میں گولیاں لگی پرہیان نے ایک دم سے حازق کی طرف دیکھا جہاں سے گولیاں آئی تھی اچانک سے اس کی طرف سے حازق کو گولیاں لگی وہ زمین پر ایک طرف گر گئے کبھی وہ سدید کو دیکھتی اور کبھی حازق کو سنسان سڑک پر ہر طرف خاموشی تھی وہاں جاتی گاڑیوں کو دیکھا حازق وہ ایک دم سے ہوش میں آتی ہوئی چلائی حازق میری طرف دیکھو اس کا منہ اپنی طرف کرتی ہوئی بولی حازق نے اس کا ہاتھ اپنے ہاتھ میں پکڑ لیا بھیا اس نے مڑ کر سدید کو روتے ہوئے کہا جو بے ہوش ہو چکا تھا حازق نے گلے میں ڈالی ہوئی چین اس سے پکڑائی

" کسی اور کی مت ھونا"

حازق کی انکھوں میں آنسو گر رہے تھے حازق نے اپنی انکھوں کو زبردستی کھولتے ہوئے اس کا ہاتھ اپنے سینے سے لگا لیا

" پرہیان اپنا اور میرے بچے کا خیال رکھنا"

وہ بہت مشکل اٹھا اور پرہیان کے گلے سے لگ گیا

*****

وہ ہاتھ میں لاکٹ پکڑے اس میں لگی تصویر دیکھ رہی تھی اس کی آنکھوں سے انسو گر رہے تھے اتنے میں کمرے کا دروازہ کھلا جہان کمرے میں داخل ہوا وہ اپنے ہی خیالوں میں گم تھی جہاں نے

اس کے ہاتھ سے وہ چین پکڑی وہ ایک دم سے ہوش کی دنیا میں واپس لوٹ کر ائی اور گھبرائی ہوئی جہاں کو دیکھنے لگی جہان چین کے اندر لگی تصویر دیکھنے لگا ان دونوں سے ہی وہ بہت پیار کرتا تھا پرہیان اس کے سامنے نگاہیں جھکا کے کھڑی ہوئی تھی

"کیا ہوا ہے "

جہان نے اس کا چہرہ اوپر کر کے پوچھا اس کی ہچکی بندھی

"پاگل کیا ہوا ہے "

جہان نے اس کے انسو صاف کرتے ہوئے کہا

" سوری"

وہ روتی ہوئی بولی

" جانتا ہوں میں حازق کی جگہ نہیں لے سکتا تمہارے اور حازق کے درمیان کیا رشتہ تھا مجھے نہیں معلوم پر اتنا معلوم ہے محبت کا رشتہ شاید کل بھی ختم نہیں ہوتا میں حازق نہیں ہوں میں تو اس کا بھائی ہوں حازق جیسا نہیں بن سکتا اس کی طرح تمہیں چاہ نہیں سکتا پر کوشش کرتا ہوں اسے کیا وعدہ پورا کروں "

جہاں نے اس کے ہاتھ میں لاکٹ پکڑا دیا

"حازی نے مجھے ہر بات بتا رکھی ہے پھر بھی اس جیسا نہیں بن سکتا"

وہ یہ کہہ کر واش روم میں چلا گیا پری کے ہاتھ سے لاکٹ گر گیا وہ گھٹنوں کے بل وہیں گر کر رونے لگی اس کے انسو اس کی گالیں بھگو رہے تھے اس نے ہاتھ کی پشت سے اپنے انسو صاف کیے اور اٹھ کر بیڈ پر بیٹھ گئی اس کے انسو گر رہے تھے اس نے ایک لمبا سانس لیا

★★★

"شاہ جی آپ کا بیٹا شاذر سے بات کرنا چاہتا ہے"

شاذر ایک دم سے اٹھا اور ڈاکٹر کو سائیڈ پہ کرتا ہوا اندر گیا حازق کو اس کا دھندلا چہرہ نظر ایا

"حازق یار کیا حال بنایا ہوا ہے"

حازق نے اکسیجن ماسک اتارتے ہوئے اس کے اگے ہاتھ کیا

"وعدہ چاہیے پلیز "

حازق نے بمشکل کہا اس کے لبوں پہ مسکراہٹ تھی شازر نے اس کا ہاتھ پکڑ لیا

" یار تو اسے اپنائے گا جو میں نے اسے وعدے کیے ہیں جو اسے خواب دکھائے ہیں وہ تو پورے کرے گا میرا بھائی ہے دوستو جیسا تجھے کسی اور سے کوئی غرض نہیں ہونی چاہیے میں کیسے مرا کیا ہوا تمہیں کچھ نہیں جاننا۔۔۔اس کی انکھوں میں انسو مت انے دینا میں نے تم سے سوال کرنا ہے اخرت میں میں اسے تمہارے سپرد کر رہا ہوں"

وہ بمشکل لفظ ادا کر رہا تھا

"حازق پاگل ہو کیا بکواس کر رہے ہو"

" یار اسے مرنے مت دینا وہ میری"

حازق سے بولنا مشکل ہو گیا

" یار مجھے اٹھا نا"

حازق نے بے بسی سے کہا جس کی سانسیں اٹکنے لگ گئی تھی شاذر نے اسے اٹھایا وہ شاذر کے گلے لگ کر اس کے کندھے پر سر رکھے انکھیں بند کیے بولا

"کر نہ وعدہ میرے کمرے سے اس کی تصویر مل جائے گی اس کے اور میرے رشتے کے بارے میں کوئی سوال اٹھائے تو تجھے میری ڈائری میں سے ہر سوال کا جواب ملے گا"

اچانک سے حازق کا وجود ڈھیلا پڑنے لگا

"حازق کیا تجھے کیا ہو رہا ہے حازق مجھ سے بات کر "

وہ اس کے بے جان وجود کو جھنجھوڑنے لگا پر وہ نہیں تھا شاذز ایک دم سے چلایا

ء" حازق انکھیں کھولو کیوں پاگل کر رہے ہو مجھے حازق "

وہ روتا ہوا اس کی گال تھپتھپانے لگا اس کے ہاتھ بری طرح سے کانپنے لگے وہ بے یقینی کی حالت میں اس کا بے جان وجود دیکھتا ہوا پیچھے ہونے لگا اچانک سے باہر سے شاویز بھاگ کر ایا اس کے قدم

وہیں جم گئے حاضر نے بھیگی نگاہوں سے شاویز کی طرف دیکھتے ہوئے نفی میں سر ہلایا یہ سب جھوٹ ہے وہ بے یقینی سے حازق کی طرف اشارہ کرتے ہوئے بولا

★★★

وہ غصے میں کمرے میں داخل ہوا پرہیان ایک دم سے اٹھی صمید نے پورے زور سے اس کے منہ پر تھپڑ رسید کیا اس کے ناک سے خون بہنے لگا اس نے ہاتھ میں پکڑی فائل اس کے منہ پر ماری

" یہ ہے تمہاری اصلیت کتنی معصومیت ہے تمہارے چہرے پر پرہیان وہاں بیچ سڑک پر کیسے مشکل سے تمہیں اس لڑکے سے جدا کیا تھا اور یہ رپورٹ تم مر کیوں نہیں گئی "

وہ غصے میں بولا

" بھیا اپ غلط سمجھ رہے ہیں میری بات غور سے سن لیں"

پری رووتی ہوئی بولی

" جانتی ہو تم نے کیا کیا ہے سادی تو تمہیں اپنے ہاتھوں سے قتل کر دیتا "

وہ غصے میں بولا

"بھیا میری بات تو سنیں"

روتی ہوئی پھر سے بولی

" کچھ سننے کو بچا ہے یہ دنیا میں نہیں انا چاہیے "

وہ غصے میں بولا

"بھیا پلیز ایسا مت کہیں اپ جیسا سوچ رہے ہیں ویسا کچھ نہیں ہے"

" ایک دم خاموش ہو جاؤ قاتل میں بننا نہیں چاہتا میرے بھی ایک شرط ہے"

وہ اسے اپنی شرط بتاتا ہوا وہاں سے چلا گیا وہ نہیں جانتی تھی اس کے ساتھ اگے کیا ہونے والا ہے

وہ بیڈ پر اوندھے منہ لیٹ کر رونے لگی وہ تنہا ہو گئی تھی وہ حازق سے ملنا چاہتی تھی اسے بات کرنا چاہتی تھی گھر کے دروازے بند تھے اس کے لیے وہ باہر قدم بھی نہیں رکھ سکتی تھی وہ تھوڑی دیر بعد کمرے کا دروازہ کھلا فاریہ کمرے میں داخل ہوئی جس کی آنکھیں لال انگارا ہو رہی تھی رونے کی وجہ سے فاریہ اس کے پاس اکر بیٹھ گئی

" بھابھی مجھے بھیا سے ملنا ہے"

وہ فاریہ کی طرف دیکھتی ہوئی بولی

" وہ کوما میں چلے گئے ہیں"

اس نے خود پہ ضبط کرتے ہوئے بتایا

" بھابھی یہ اپ کیا کہہ رہی ہیں"

" اور جانتی ہو جس لڑکے کا سدید سے جھگڑا ہوا تھا وہ رات مر گیا تھا"

فاریہ کی بات سن کر پرہیان کو یوں لگا جیسے کسی نے اس کے سر پہ بم پھوڑ دیا ہو وہ ایک دم سے اٹھ کر باہر کی طرف بھاگی

" کدھر جا رہی ہو "

فاریہ اس کے پیچھے بھاگی وہ پاگلوں کی طرح باہر کی طرف بھاگی جا رہی تھی سامنے سے اکر صمید نے اس کا بازو پکڑ لیا

"کدھر بھاگ رہی ہو"

وہ غصے میں بولا وہ مجھے اسے یوں لگا کسی نے نہ جانے اس سے کیا پوچھ لیا ہو

" بھابھی اسے اندر لے جائیں اور مجھے باہر نظر نہ ائے اج کے بعد

★★★

ایک سال بعد

"پلیز مجھے ایک بار ملنے دیں میری بیٹی ہے یا بیٹا "

اس نے روتے ہوئے کہا

" پرہیان میری شرط یہ تھی تم نہیں ملو گی اس سے وہ کون ہے کہاں ہے تمہیں سے کوئی مطلب نہیں جانتی ہو یہ جو میں اتنا پریشان ہوں گھر میں پریشانی کی وجہ تم ہو صرف تمہارے وجہ سے سادی کا اس لڑکے سے جھگڑا ہوا تھا میری تم سے گزارش ہے انہوں نے صرف یہ بات کہہ کر کیس واپس

لیا ہے تمہیں ان کے بیٹے سے شادی کروگی تمہیں ونی کر دیا جائے گا اور رہی بات تمہارے بچے کی تو اس کو دنیا میں ائے ہوئے تین مہینے تو ہو گئے ہیں تو اج کیوں اس کا ذکر کر رہی ہو اج کے بعد اس کا ذکر مت کرنا اور اس شخص کے ساتھ نکاح کے بعد تمہارا اس گھر سے کوئی رشتہ نہیں ہو گا"

وہ خاموشی سے صمید کی باتیں سن رہی تھی مطلب اس کی زندگی اتنی مشکل ہو گئی تھی اٹھ کر باہر چلا گیا

" تم میری بیٹی ہو اور یہ بات یاد رکھنا جس شخص سے میں تمہاری شادی کروں گا تمہیں اس کے ساتھ زندگی گزارنی ہوگی کیونکہ میں نے تمہیں کبھی بیٹی جانا نہیں تم مجھے باپ سمجھ کر میرا فیصلہ قبول کر لو اگر تم نے کوئی الٹی سیدھی حرکت کی تو یاد رکھنا کبھی زندگی بھر نہیں بلاؤں گا "

وہ ایک دم سے ہوش کی دنیا میں واپس ائی

" سدید بھیا کدھر ہیں کہ وہ مجھے تنہا کر گئے ہیں بھیا ایک بار پھر سے میں اکیلی ہو گئی ہوں بھیا حازق آپ مجھے چھوڑ گئے آپ نے تو وعدہ کیا تھا زندگی بھر ساتھ دیں گے پھر کیوں چھوڑ گئے ہیں حازق ہم نے تو ساتھ زندگی گزارنی تھی پھر کیوں اپ مجھے یوں تنہا چھوڑ گئی پلیز واپس ا جائیں نا میں بہت تکلیف میں ہوں مر رہی ہوں حازق بھیا کوئی تو ا جاؤ "

رعتی ہوئی اپنے انسو صاف کرنے لگی اس کی انسو انکھوں کے سامنے اندھیرا چھانے لگا تھوڑی دیر بعد پھر سے صمید اس کے کمرے میں ایا اس کے سامنے ایک شاپر رکھا

"جلدی سے تیار ہو جاؤ نکاح ہے تمہارا اور ہاں اور کوئی ڈرامہ مت کرنا خنسہ آ رہی ہے تمہارے پاس

وہ یہ کہہ کر دروازہ بند کرتا ہوا چلا گیا تھوڑی دیر بعد اس کی کزن ائی اور اسے تیار کر کے نیچے لے گئی مولوی صاحب نے اسے پوچھا

" اپ کا نکاح شازر جہان شاہ سے حق مہر دس لاکھ میں کیا جاتا ہے کیا اپ کو یہ نکاح کا بول ہے "

اس نے نگاہیں اٹھا کر سامنے دیکھا سامنے اسے حازق کا عکس نظر انے لگا جو مسکراتے ہوئے نفی میں سر ہلا رہا تھا اس نے صمید کی طرف دیکھا جو اسے گھور رہا تھا مطلب یہاں اس کا کوئی خیر خواہ نہیں تھا

"قبول ہے "

اس نے نگاہیں جھکا کر کہا خنسہ نے اس پر چادر ڈال دی اور اسے لگا جیسے اس پر کفن ڈال دیا گیا ہو پرہیان نے نگاہیں اٹھا کر سامنے اپنے شوہر کو دیکھا جو سنجیدگی سے کچھ سوچنے میں مصروف تھا پر اس شخص میں کچھ تو تھا وہ شخص رونے کی حد تک اداس بیٹھا ہوا تھا اس کا گھر چھوڑنے کا وقت ایا اس کے پاس اس کا بھائی کھڑا ہوا تھا ماں نہیں تھی وہ نہیں جانتی تھی اس کی ماں کدھر ہے اس کا باپ کہاں ہے سب اہستہ اہستہ وہاں سے چلے گئے وہ رک گئی

"کیا ہوا ہے "

صمید نے اس سے پوچھا

" بھیا ایک بار پلیز پیار سے رخصت کر دیں "

صمید نے ارد گرد نگاہیں دوڑائیں وہاں بس اس کا شوہر کھڑا ہوا تھا صمید نے اسے سینے سے لگایا اس کے سر پر بوسہ دیا صمید کو کچھ ہوا تھا اس کا دل نہیں کر رہا تھا اسے خود سے دور کرنے کو دل نہیں چاہ رہا تھا وہ اسے خود سے دور کرے وہ اپنے ساتھ لگائے باہر کی طرف لے گیا پرہیان کا دل کیا وہ زور زور سے رونے لگ جائے صمید وہیں کھڑا گاڑیوں کو نگاہوں سے اوجھل ہوتے دیکھ رہا تھا اس کی انکھوں سے انسو ٹوٹ کر گرا

★★★

شاہ ویز لیپ ٹاپ کے سامنے بیٹھا کچھ ٹائپ کر رہا تھا زارا نے اس کے سامنے چائے والا کپ رکھا

" شاہ ویز کافی رات ہو گئی ہے اپ ابھی تک کام میں لگے ہوئے ہیں"

" زارا میری ایس ایچ او سے بات ہوئی ہے انہوں نے بہت سے ثبوت اکٹھے کر دیے ہیں اور انہوں نے کہا ہے بہت جلد ماما بابا کے قاتل کا پتہ چل جائے گا اور حازق کے قاتل کا پتہ چل گیا پر وہ اس وقت پاکستان میں نہیں ہے"

وہ اسے بتاتا ہوا چائے والا کپ اٹھا کر ٹیرس پہ چلا گیا وہ بھی اپنا کپ پکڑے اس کے پاس اگئی

" شاہ ویز ایک بات بولوں"

وہ اس کو دیکھتی ہوئی بولی

"میں سوچتی ہوں کتنی مشکل لائف گزاری ہے نہ پری نے اسے کسی کا پیار نہیں ملا کتنی وہ حازق سے محبت کرتی تھی"

" زارا یہ بھی تو دیکھو اس لڑکی میں کتنا صبر تھا "

"شاہ ویز اپ کو ایک مشورہ دوں پلیز غصہ نہیں کریں گے "

وہ اس کی طرف دیکھتی ہوئی بولی

"بولو "

وہ چائے کا آخری گھونٹ بھر کے چائے والا کپ رکھتا ہوا بولا

" شاویز اپ دوسری شادی کر لیں میں جانتی ہوں اپ کو اولاد کی کمی محسوس ہوتی ہے اور ویسے بھی اپ کی ماما نے مجھے کافی مرتبہ کہا تھا میں اپ سے بات کروں"

وہ نگاہیں جھکائے بولی

" پاگل ہو کیا کبھی سوچ کر بول لیا کرو کچھ بھی بول دیتی ہو میں کیوں کروں گا اولاد کے لیے کسی دوسری عورت سے شادی اولاد میرے نے نصیب میں لکھی ہوئی ہے اگر ہوگی تو مل جائے گی ائندہ ایسی فضول بات نہ سنوں "

وہ غصے میں بولا

" شاویز آپ کبھی تو بات مان لیا کریں اپ نے کبھی میری بات نہیں مانی "

وہ بھرائی اواز میں بولی

" تم نہ زارا ہو ہی پاگل ویسے ہی بولتی ہو اج کے بعد پلیز کچھ مت بولنا میں نے بچپن سے تمہیں اپنے ساتھ دیکھا ہے ہم دونوں کا نام بچپن سے جوڑ دیا گیا تھا پھر کیوں اپنے درمیان کسی تیسرے کو لانا چاہتی ہو میں تم سے دور ہو کر پچھتانا نہیں چاہتا تم نے دیکھ لیا ہو گا کیا حال ہوتا ہے محبت میں بچھڑنے والوں کا انجام جانتی ہو میرا بس نہیں چلتا تھا پری کا گلا دبا دوں مجھے نفرت تھی اس سے شدید کیونکہ میں نے یہی سمجھ رکھا تھا اس کے بھائی نے حازق کا قتل کیا ہے پر اب سوچتا ہوں اگر اس کے بھائی نے کیا بھی ہوتا تو اس میں پری کی کیا غلطی تھی کیوں اس سے اتنی بڑی ہم نے سزا دی"

★★★

رات کا نہ جانے کون سا پہر تھا اس کی انکھ کھلی اس کا دل گھبرانے لگا وہ اٹھ کر بیٹھ گیا اسے یوں محسوس ہو رہا تھا جیسے اسے پرہیان پکار رہی ہو اس نے اٹھ کر ساری لائٹس ان کی اور کمرے سے باہر نکل کر پرہیان کے کمرے میں ایا کمرے میں داخل ہو کر اس نے لائٹ ان کی ہر چیز مٹی سے اٹی پڑی تھی اس نے الماری کھولی ہر چیز الماری سے باہر گری سدید فرش پر بیٹھ کر چیزیں اٹھانے لگا ہر چیز جو سدید نے اسے لے کر دی تھی وہ ساری چیز کمرے میں بکھر گئی کمرے میں چوڑیاں گرنے کی اواز پیدا ہوئی اس کے سامنے پرہیان کام معصوم سا چہرہ انے لگا جس پر اس نے اداسی کبھی نہیں

دیکھی تھی اسے اداسی برداشت نہیں ہوتی تھی پرہیان کی وہ ہمیشہ اسے خوش رکھنا چاہتا تھا وہ بیٹھا ہوا تھا اس کے بال پیشانی پر بکھرے ہوئے تھے انسو بہہ رہے تھے

(" بھیا جب اپ پاس ہوتے ہیں میں کسی سے نہیں ڈرتی میں بہت سٹرانگ ہو جاتی ہوں پر جب اپ نہیں ہوتے تو میں بالکل کمزور ہو جاتی ہوں پھر مجھے کوئی کچھ بھی بولے میں برداشت نہیں کر سکتی")

اس کے کانوں میں پرہیان کے الفاظ گونجنے لگے اچانک سے اس نے ایک فائل اٹھائی اور پکڑ کر بیڈ پر بیٹھ کر دیکھنے لگا سب سے پہلے اس نے پرہیان کا نکاح نامہ دیکھا

" حازق پری کا شوہر تھا اس کی انکھیں ایک دم سے کھول گئیں اس نے نیچے والی رپورٹس دیکھی جو کہ اس کی پریگننسی کی رپورٹس تھیں اس کے ساتھ ایک کاغذ لگا ہوا تھا

" بھیا میرے بارے میں کچھ غلط مت سوچیے گا میں جانتی ہوں میرے بعد اپ ہی ہیں جو میرے کمرے میں ائیں گے سٹور روم میں کونے میں پڑی الماری کے سب سے اوپر والے خانے میں میری ڈائری ہے پلیز ایک بار پڑھ لینا سب کچھ مل جائے گا وہ سب کچھ پھینکتا ہوا بھاگا سیڑھیوں سے پاگلوں کی طرح اترتا ہوا وہ بڑے سے گھر میں بھاگتا ہوا سٹور روم میں آیا سامنے ہی صمید بیٹھا لیپ ٹاپ میں لگا ہوا تھا

" سادی کیا ہوا ہے"

وہ سادی کا چہرہ دیکھ کر بولا وہ الماری کھولے اس کے اندر سے بکس نکالنے لگا صمید اسے دیکھنے لگا اخر وہ کیا کر رہا تھا اس کے ہاتھ میں ڈائری لگ گئی وہ ڈائری کھول کر پڑھنے لگا

" بھیا سوری میں نے اپ کو نہیں بتایا بھیا مجھ میں ہمت ہی نہیں ہے میں اپ کو سچ بتاؤں بھیا میں حازق سے محبت کرتی ہوں پر میں اسے اس طرح نکاح نہیں کرنا چاہتی تھی اس دن اگر اپ مجھ سے پوچھ لیتے میں پوری رات کدھر گزار کر آئی تو شاید میں ہمت کر کے آپ کو بتا دیتی اس رات گاؤں میں جب میں بھٹک گئی تھی حازق وہیں پر تھا ہم راستہ ڈھونڈ رہے تھے پر نہیں ملا اس نے ساری کہانی لکھی ہوئی تھی اپنے نکاح تک اس نے سب بیان کیا ہوا تھا اس ڈائری میں آخر پر لکھا تھا

" بھیا اپ کی ضرورت ہے بھیا سب چھوڑ گئے مر رہی ہوں آجائیں نہ بھیا یاد نہیں اپ کو میری آتی اپ کے بنا بھیا نیند بھی نہیں اتی اپ کی گود میں سر رکھ کر سونا چاہتی ہوں اپ کے کندھے سے لگ کر رونا چاہتی ہوں بھیا اپ کی بیٹی تکلیف میں ہے کیوں نہیں اپ کو محسوس ہو رہا میری تکلیف حد سے بڑھ گئی ہے سدید میں ہمت نہ ہوئی اس نے ڈائری بند کر دی اس کے ہاتھ کانپنے لگے وہ گھٹنوں کے بل زمین پر بیٹھ گیا

" صمید یار اس کا درد اس کے انسو کچھ نہیں نظر ایا تھا تمہیں یار وہ اتنی تکلیف میں تھی "

سدید بال مٹھی میں جکڑے رونے لگا صمید سدید کو دیکھ رہا تھا جس کی بری حالت ہو گئی تھی سدید وہاں سے اٹھ کر جانے لگا صمید اس کے گلے لگ گیا

" سادی یار مجھے معاف کر دیں غلطی ہو گئی۔"

★★★

"جہان میری بات سنو"

وہ باہر کی طرف جا رہا تھا شاویز نے اسے پکارا

"جی بھیا کوئی بات کرنی ہے"

وہ گھڑی کی سٹرپ بن کرتا ہوا بولا

"تم طلال کو جانتے ہو حازق کا دوست "

" جانتا ہوں ابھی بھی رابطہ ہو جاتا ہے کبھی کبھی کوئی کام تھا"

شاہ ویز نے اسے خونخوار نگاہوں سے گھورا

"مطلب اتنا کچھ ہو گیا اور تمہیں شخص کے بارے میں نہیں جانتے وہ سب جانتے ہو "

شاویز نے غصے میں پوچھا

"ہاں بھیا وہ امریکہ گیا ہوا ہے اج واپس ا جائے گا"

" اچھا پھر اس سے بلاؤ نا گھر پر کیونکہ وہ سمجھ رہا ہے ہم اس کے بارے میں نہیں جانتے"

" کیا مطلب ہے اپ کا وہ نہ سمجھی سے اسے دیکھتا ہوا بولا "

"اس سے شازر جہان تمہیں کوئی مطلب نہیں ہونا چاہیے کیونکہ تم نے خود ہی کہا تھا کون ہے حازق کا قاتل اسے تمہیں کوئی فرق نہیں پڑتا پھر بس تمہیں اسے بلانا ہے اگے مجھے معلوم ہے کیا کرنا ہے مجھے"

شاویز اسے یہ کہتا ہوا اگے چلا گیا وہ اسے دیکھتا رہ گیا وہ واپس گھر ایا اور اپنے روم میں داخل ہوا پری بالوں میں برش کر رہی تھی

" آپ کسی کام سے جا رہے تھے پھر واپس کیوں ائے ہیں "

پری بیڈ سے دوپٹہ اٹھا کر کندھے پر رکھتی ہوئی بولی پرہیان تم جانتی ہو حازق کے دوست کے بارے میںء"

شازر جہان اس کے پاس جا کر بولا

"ہاں جی اس کا دوست تھا سہیل یونی میں پھر وہ باہر چلا گیا تھا"

وہ نگاہیں چراتی ہوئی بولی

" نہیں میں نے حازق کے پارٹنر طلال کے بارے میں پوچھا ہے اسے جانتی ہو جس کے ساتھ حازق کام کرتا تھا"

شاذر کی بات سن کر پرہیان نے نفی میں سر ہلایا

" یار ایسا کیسے ہو سکتا ہے حازق اکثر اس سے ملتا تھا بتایا ہو گا تمہیں میں تمہیں دکھاتا ہوں "

شاہ نے اسے موبائل سے تصویریں نکال کر دکھائیں جس میں وہ حازق کے ساتھ کھڑا تھا

(" بیگم ایسے شرمایا مت کرو جان نکلتی ہے")

وہ حازق کی تصویر دیکھ کر اپنے خیالوں میں گم ہو گئی شاذر نے نفی میں سر ہلایا اس کے اگے چٹکی بجائی وہ ہوش کی دنیا میں واپس ائی

" حازق کو نہیں طلال کو دیکھ کے بتاؤ کہیں دیکھا تھا"

("تمہیں اپنی زندگی میں جانتی ہو ایک محبوبہ کی طرح رکھوں گا پر مجھ سے کبھی رحم کی امید مت رکھنا بھیا طلال کے ساتھ نہیں رہ سکتی مجھے نہیں رہنا اس کے ساتھ")

شاذر نے موبائل اپنی پاکٹ میں ڈالا اور کمرے سے باہر چلا گیا شاہ کیا کیا بتاؤں اپ کو طلال کے بارے میں مجھے سب سے زیادہ اسی شخص نے ذلیل کروایا ہے اس شخص نے مجھے توڑنے کی شروعات کی تھی میری زندگی ادھی اس نے ختم کی تھی

★★

"فاریہ تم اسی گھر میں تھی پھر تمہیں کیوں نہیں معلوم اخر کدھر کی ہے پریہان کی شادی کی تم کیوں نہیں بتاتی"

سدید صوفے پر بیٹھی فاریہ کو دیکھتا ہوا بولا

"سدید میں پریگننٹ تھی مجھے اپ کی ماما بابا نے جانے کا کہا تھا میں اپنے میکے چلی جاؤں میں نہیں تھی پر مجھے بس خنسا نے اتنا بتایا تھا پری کہہ رہی تھی صمید سے بھیا ایک بار سینے سے لگا کر پیار سے رخصت کر دے چلی جاؤں گی پر مجھے خنسا کی کسی بات پہ یقین نہیں شاید وہ سچ بھی بول رہی ہو اتنا معلوم ہے پرہیان کا بچہ ہوا تھا اور کے بارے میں صمید ہی جانتا ہے بیٹی تھی بیٹا تھا اور وہ کدھر ہے پرہیان کے لیے تو وہ پیدا ہوتے ہی مر گیا تھا اس سے زیادہ مجھے کچھ نہیں معلوم "

فاریہ یہ کہہ کر خاموش ہو گئی سدید کمرے سے نکل کر صمید کے کمرے میں گیا صمید مجھے اب بتا دو آرام سے پرہیان کے بارے میں ورنہ میں کچھ بھی کر سکتا ہوں"

سدید غصے میں بولا

"سادی یار تجھے ایک بات کی سمجھ نہیں اتی کیوں مجھے ذلیل کر رہا ہے میں نے نہیں بتانا تجھے"

صمید غصے میں بولا سدید نے اپنی پینٹ سے پسٹل نکال کر اپنی کن پٹی پہ رکھ لی

" بتا دے پرہیان کے بارے میں ورنہ مجھے خود کو ختم کرنے میں ایک سیکنڈ نہیں لگے گا"

وہ غصے میں بولا

" پاپا یہ اپ کیا کر رہے ہیں نبیہا اس کی ٹانگوں سے لپٹ گئی پر اس وقت وہ وہ کسی کی طرف دھیان نہیں دے رہا تھا صمید نے غصے میں اس کے ہاتھ سے پسپل چھین کر سدید کے منہ پر زور سے تھپڑ رسید کیا

"چاچو کیوں بابا کو مارا ہے نبیہا منہ بناتی ہوئی بول

" بیٹا یہ تمہارا باپ اسی قابل ہے"

وہ غصے میں بولا

صمید بتا دے مجھے

سدید نے غصے میں اس کا گریبان پکڑ لیا اس کے صبر کا پیمانہ لبریز ہو گیا تھا صمید نے اپنا گریبان چھڑایا

جانتے ہو کچھ اس کے بارے میں اس کے کرتوت کیسے تھے اسے ادھر ہی رہنے دو تو اچھا ہے

" اپنی بکواس بند کر صمید تم اسے کیوں اتنا غلط سمجھا ہوا تھا وہ شادی شدہ تھی اور تم نے اس سے اس کی جائز اولاد چھین کر اس پر کم ظلم کیا ہے میرے ساتھ اس دن زخمی ہو کر مرنے والاا شخص حازق اس کا شوہر تھا اور اس نے مجھ پر گولی نہیں چلائی تھی نہ میں نے اس پر چلائی تھی بلکہ جس کو تم اور تمہارا باپ اپنا دوست سمجھتے تھے طلال احمد وہ تھا گولیاں چلانے والا پرہیان کا پہلا شوہر جان لیا ہے سارا سچ یا اور کچھ بھی جانا ہے بتاؤ اب میری بہن کہاں ہے "

سدید نے غصے میں کہا سدید کی باتیں سن کر وہ تو گویا سکتے میں اگیا

شاذر جہان شاہ کی بیوی ہے

وہ صوفے پر گرنے والے انداز میں بیٹھ کر بولا

اس کی بات سن کر سدید کو شدید جھٹکا لگا

مطلب ان کے درمیان ڈیل ہوئی ہے صمید شاہ شرم کرو تم نے اپنی بہن کا میری زندگی سے سودا کیا

لعنت ہے پھر میری ایسی زندگی پر

★★★

وہ ڈرائنگ روم میں داخل ہوا سامنے تلااں ٹانگ پر ٹانگ رکھے موبائل میں لگا ہوا تھا شازر کو دیکھ کر

اٹھا اور خوش دلی سے اسے ملا

کیسے ہو

طلال نے مسکراتے ہوئے پوچھا

ٹھیک ہوں تم بتاؤ کیا چل رہا ہے لائف میں

" بس کچھ خاص نہیں اپنی محبت کی تلاش میں"

شاذر اس کی بات سن کر مسکرایا

"مطلب جناب نے ابھی تک شادی نہیں کی حازق نے تو بتایا تھا تم ایک بار شادی کر چکے ہو "

ہاں بس پھر سے اسی لڑکی سے شادی کرنی ہے نہ جانے وہ لڑکی چلی کہاں گئی ویسے تمہیں کیسے میری

یاد ائی"

طلال نے مسکراتے ہوئے پوچھا

"مجھے طلال احمد تمہاری یاد ائی ہے"

شاویز روم میں داخل ہوتا ہوا بولا

"اچھا میں جان سکتا ہوں کیوں اپ کو میری یاد ائی ہے "

وہ ہنستا ہوا بولا

" طلال احمد تم اتنے بھی چھوٹے بچے نہیں ہو جو میں تمہیں بتاؤں گا کہ وہ مجھے تمہاری یاد ائی ہے

طلال صوفے سے اٹھ کر اس کے سامنے کھڑا ہو گیا

اچھا اب بتا دیں کیونکہ بہت سی وجہ ہوگی مجھے بلانے کی سب سے اہم وجہ بتائیں

"طلال نے اس کی انکھوں میں انکھیں ڈال کر کہا "

اچھا پہلے تو تم یہ بتاؤ حازق کا قتل کیوں کیا اس نے قریب ہو کر پوچھا

شاذر نے ایک دم سے دونوں کی طرف دیکھا

کیونکہ جسے میں محبت کرتا تھا جو میری محبت تھی حازق اسے اپنا بنانے کے خواب دیکھنے لگا تھا پرہیان صرف میری ہے جو کوئی بھی اسے اپنا بنانے کی کوشش کرے گا میں اسے مار دوں گا وہ ابرو اچکا کر بولا

" تم جانتے ہو اس وقت وہ کدھر ہیں "

شاویز نے اسے دو قدم پیچھے ہو کر پوچھا

ءجہاں بھی ہے میں ڈھونڈ لوں گا تم فکر مت کرو"

" اچھا اب دوسری وجہ کی طرف اتے ہیں تم نے میرے ماں باپ کو کیوں مارا یہ بڑی لمبی کہانی ہے پھر کبھی تجھے بتاؤں گا میں "

یہ کہہ کر جانے لگا شادر نے ایک دم سے اس کا گریبان پکڑ لیا تجھے کیا لگتا ہے میں تجھے اتنی اسانی سے جانے دوں گا شازر جہان شاہ ہوں تجھ سے اپنا بدلہ لوں گا انھوں نے. طلال کے منہ پر مکہ رسید کیا طلال نے اس کو خونخوار نگاہوں سے اسے گھورا شاذر نے اس کا گریبان پکڑ کر اسے غصے میں تھپڑ رسید کیا طلال نے ایک دم سے اپنی پسٹل نکالی اور شازر کی طرف گولی چلائی وہ سامنے سے سائیڈ پر ہو گیا گولی کی اواز سن کر ایک دم سے پرہیان اندر سے بھاگ کر آئی طلال نے پرہیان کو دیکھتے ہی ایک دم سے اسے پکڑ کر پسٹل اس کی کن پٹی پہ رکھ دی

" میں گولی چلا دوں گا اگے مت انا"

وہ غصے میں بولا

شازر نے پرہیان کی طرف دیکھا جس نے ڈرنے کی وجہ سے انکھیں بند کی ہوئی تھی

" چلا دو گولی اس کی کس سے ضرورت ہے "

جہان نے غصے میں کہا شاویز نے ایک دم سے شاذر کی طرف دیکھا

"پاگل ہو کیا بکواس کر رہے ہو طلال چھوڑو پری کو تمہارا مسئلہ ہم سے ہے پری سے نہیں"

شاویز نے غصے میں کہا

" اب مارو کیوں نہیں مارنے دیتے چلاؤ گولی اس پر طلال"

پرہیان ساکت سی اسے دیکھ رہی تھی شاویز نے غصے میں طلال کی طرف پسٹل کی

"چھوڑو پری کو میں گولی چلا دوں گا"

شاویز نے طلال کو غصے میں کہا

"بھائی کیوں اس بے غیرت کی جان بچانا چاہتے ہیں یا پھر اپ کو بھی اس نے اپنی محبت کے جال میں پھنسایا ہوا ہے شکل سے اتنی معصوم لگتی ہے خود ہی پرہیان میڈم اپنی اصلیت بتاؤ نا تمہارے پریگننسی رپورٹ حازق کے کمرے میں کیا کر رہی تھی بلکہ تم کیا بتاؤ گی حازق کیا تمہارے درمیان کیسا گھٹیا رشتہ تھا تم تو اس کے بچے کی ماں بننے والی تھی چلا دو طلال اس پہ گولی کیونکہ یہ تمہارے قابل بھی نہیں ہے"

پرہیان کا سر چکرا گیا اس کی باتیں سن کر شاہ ویز ہکا بکا شاذر کو دیکھنے لگا۔۔

اسے بالکل بھی امید نہیں تھی۔۔

"وہ پری پہ شک کرے گا اچانک سے کسی نے پیچھے سے طلال کے سر پر پسٹل رکھ دی ارام سے چھوڑ دو"

طلال احمد پرحان کو وہ غصے میں بولا ---

پڑی نے اواز سنتے ہی پاگلوں کی طرح اس کی گرفت سے خود کو چھڑایا اور سامنے کھڑے شخص کو دیکھنے لگی اس کے آنسو گال پر ٹھہر گے-----

وہ روتی ہوئی سدید کے سینے سے چمٹ گئی۔۔۔۔

سدید اس کے گرد بازو حائل کی یہ شازر کو دیکھ رہا تھا۔۔

"سدید اسماعیل شاہ اگر تم میں اتنا غرور اگیا ہے تو میں یہ دوستی توڑ کر جا رہا ہوں "

پری رونا بند کرو اس نے پری ہی کو خود سے الگ کیا "وہ اپنی پاکٹ سے ایک لپٹا ہوا کاغذ نکال کر شازر کے منہ پر مارا "

شازہ جہان میں سدید شاہ ہمیشہ تمہارے اگے ہارا ہوں۔۔

یہ میری بہن کے کردار کا گواہ ہے۔۔

" ایک کاغذ کا ٹکڑا اگر میں اپنے ہوش و حواس میں ہوتا تو کبھی اپنی بہن کو تمہارے سپرد نہ کرتا شکریہ میری بہن کو اتنی تکلیف دینے کا "

سدید نے اس کے سامنے ہاتھ جوڑے اور پریان کا ہاتھ پکڑ کر وہاں سے چلا گیا۔۔

★★★

بھائی کیوں اس بیغیرت کی جان بچانا چاہتے ہیں۔۔۔

اس مجھے ہی نہیں یا پھر آپ کو بھی اپنی محبت کے جال میں پھنسایا ہوا ہے شکل سے تو معصوم لگتی ہے۔۔۔

" اس کی نگاہیں پرحان اور حازق کہ نکاہ نامے پر کی ہوئی تھی اس کی آنکھیں لال ہو رہی تھی "

اس نے نگاہیں اٹھا کر سامنے اپنی اور حازق کی تصویر کو دیکھا پریان مطلب جس سے بچپن میں ہانی پکارتا تھا۔۔

" سدید شاہ کی بہن میری بچپن کی محبت مطلب یہ وہ لڑکی ہے جس سے میں بچپن میں دل ہارا تھا"

سدید شاہ کی بہن اس کی انکھوں سے انسو گرا میں نے سب کچھ ختم کر دیا۔

"اس نے غصے میں گلدان زمین پر پھینکا حازق دیکھو میں نے تم سے کیا وعدہ پورا نہیں کیا میں حازق نہیں بن سکا میں زندگی میں کچھ بھی نہیں نبھا سکا"

نہ محبت نہ دوستی نہ میں اچھا شوہر بن سکا نہ میں اچھا بھائی بن سکا نہ اچھا بیٹا بن سکا پریان پلیز واپس ا جاؤ میں جانتا ہوں تم اپنی بیٹی کی خاطر واپس اؤ گی۔۔۔

میں غلط ہوں تمہیں نہیں انا چاہیے میں نے بہت بڑا الزام لگایا ہے۔۔۔

" نا تم پر تمہارا بھائی ہی نہیں انے دے گا تو تمہیں مجھے تنہا کر گئی ہو بڑی میں جانتا ہوں مجھ سے بڑا کوئی بھی نہیں ہے"

وہ خود سے پاگلوں کی طرح باتیں لگا ہوا تھا جب سارھا کمرے میں داخل ہوئی جہاں تمہاری بیٹی رو رہی ہے۔۔

سارا نے پریسہ کو اس کے ہاتھ سے پکڑایا جہان پاگل مت بنو تمہیں غلط فہمی ہوئی ہے۔۔۔

تم معافی بھی تو مانگ سکتے ہو سب کچھ ختم کر کے سب کچھ بھول گئے تم دونوں سکون کی لائف گلزار سکتے ہو "تم سدید سے ایک بار پھر سے دوستی کرو دیکھو نا اپنا گھر بار کہنا بے وقوفی ہے شادر پلیز سب کچھ ٹھیک کر دینا شادی اپنی ہوئی بیٹی کو چپ کروانے لگا سارے کمرے سے باہر چلی گئی"

★★★

"میں نے تمہیں سارا کام کہا تھا کل تک کلیئر کر دینا سارا اب ہو جانا چاہیے "

وہ غصے میں کسی کو کام کا کہہ رہا تھا اچانک سے اس کی نظر شدید کے ساتھ گھر میں داخل ہوتی پریاان پڑ گئی۔۔

اس نے موبائل پاکٹ میں ڈالا اور اس کی طرف گیا اس نے نگاہیں اٹھا کر سمید کی طرف دیکھا سمید اس کے سامنے کھڑا ہو گیا۔۔۔

"وہ اس کی طرف ہی دیکھ رہا تھا سمید نے اس کے سامنے ہاتھ جوڑے پڑی نے شدید کی طرف دیکھا ہمت ہے تو کر تو معاف پر کوئی معافی کے قابل نہیں ہے "

سدید روتا ہوا بولا پڑی نے سمید کے ہاتھوں کو پکڑ لیا بھیا اب کیوں معافی مانگ رہے ہیں۔۔۔

میں کوئی اپ سے کہہ رہی ہوں مجھے اپ سے شکایت ہے اس دن اپ نے مجھے سینے سے لگا کر پیار سے رخصت کیا تھا نا پھر میں کیوں اپ سے شکایت کروں۔۔۔

"بلکہ میں کسی سے کوئی شکایت نہیں کر سکتی میرے نصیب ہی ایسے لکھے ہوئے تھے وہ روتی ہوئی بولی سمیر نے اس کے انسو صاف کیے بڑتی ہوئی اس کے گلے لگ گئی"

تھکا دیا ہے مجھے زندگی نے سکون چاہیے زندگی نے غموں کے سوا کچھ نہیں دیا اس کا وجود ڈھیلا پڑ گیا۔۔

اس کی انکھیں بند ہونے لگی پریہان پریحان کیا ہوا ہے پری انکھیں کھولو شدید اس کی گال تھپتھپانے لگا۔۔

"اس نے سدید کے کلائی پکڑ لی میری طرف دیکھو سمید نے اس کا ہاتھ پکڑ کر اس کی گال تھپتھپاتے ہوئے کہا"

وہ سمیت کو دیکھ کر مسکرانے لگی سمیت گاڑی نکالو صدیق نے جلدی سے کہا

★★★

نبیہا رک جاؤ مجھے تنگ مت کرو پھڑ گیا اس کے پیچھے پیچھے بھاگ رہی تھی۔

موبائل لینے کے لیے جو کہ مسلسل بج رہا تھا فرگیا نے غصے میں پکڑ گئے نبیہ کے منہ پر تھپڑ لگا دیا۔۔

" ایک بات سمجھ نہیں اتی بابا کی کال ا رہی ہے تھروری کال بھی ہو سکتی ہے فاریہ نے غصے میں کہا او

ایک دم سے ڈھونڈنے لگی "

اتنے میں اسماعیل شاہ گھر میں داخل ہوئے نبی رو اتی ہوئی ان کے پاس گئی دادو دیکھیں نا ماما گندی

ہے۔۔

مجھے مارا ہے اس نے روتے ہوئے اپنی گال دکھائی جو کہ لال ہو چکی تھی۔۔

انہوں نے پیار سے اسے اٹھا کر اس کی گال پر بوسہ دیا

وہ ایک دم سے چپ ہو گئی تا تو اب بہت اچھے ہیں بابا بھی اچھے ہیں بس ماما ہی بڑی ہیں۔۔

اپ کو پتہ ہے بابا بہت اچھے ہیں اتنی اچھے سٹائل سناتے ہیں اپ بھی میرے بابا جیسے بابا ہیں اپ بھی

سناتے ہیں اپنی بیٹی کو سٹوریز میں تو بابا کی پڑی ہوں۔۔

اپ کی پڑھی کدھر ہے من کے بالوں میں ہاتھ چلاتی ہوئی بولی بابا ایک بار مجھے اپنی بیٹی کہہ دینا۔۔

میں نے ایسا بھی کیا کہہ دیا ہے اپ کو مجھ سے اتنی نفرت ہے۔۔

وہ اسماعیل شاہ سے باتیں لگی ہوئی تھی میری بھی ایک پڑی تھی پر میں نے کھو دیا۔۔۔

"اسے میں نے کہا ابھی اسے باپ والا پیار ہی نہیں دیا میرے پاس پچھتاوے کے سوا کچھ نہیں ہے

میں کبھی اس کا سامنا ہی نہیں کر سکوں گا "

شاہ جی کس سے باتیں کر رہے ہیں روانہ بیگم نے پوچھا وہ نبیہا کو وہیں چھوڑ کر باہر چلے گئے۔۔

★★★

وہ دھیرے دھیرے چلتا ہوا ہسپتال میں داخل ہوا شرٹ کے ادھے بٹن کھلے ہوئے تھے۔۔

انکھوں کے گرد ہلکے تھے انکھیں رونے کی وجہ سے لال ہو گئی تھی۔۔

" بال پیشانی پر بکھرے ہوئے تھے" شدید کی نظر اس پر گئی اس کی حالت دیکھ کر صدید کو کچھ ہوا۔۔شازر سدید کے پاس ایا اور اس کے گلے لگ گئے۔۔

"سادی یار مر رہا ہوں تو تو معاف کر دے اڑے تم نہیں بلکہ میں ہار گیا" ہوں اس نے انکھیں بند کر لی جیسے بہت تھک گیا ...

ہو اس نے لمبا سانس لے کر شادرڑ کو خود سے الگ کیا ایک بار پھر سے میرے دوست بنا مجھے تیری ضرورت ہے شدید مجھے ت جیسا دوست نہیں ملا کہیں سے تو پھر سے بن جا میرے دوست وہ گھٹنوں کے بل اس کے سامنے بیٹھ گیا۔۔۔

" شاگرد پاگل ہو گئے ہو اٹھو پلیز پریشان مت کھڑا ہو مجھے پہلے ہی میں بہت پریشان ہوں "

یار اج سے پہلے میں نے پوری کوشش کی تھی پری کو نہ رونے دوں۔۔۔

تو مجھے پوچھ سکتے ہو پر مجھے نا نہ جانے کیا ہو گیا تھا غلط فہمی ہو گئی تھی۔۔

Welcome in to prime urdu novels & publications.

پرائم اردو ناولز میں خوش آمدید۔

پرائم اردو ناولز میں بحیثیت لکھاری شمولیت اختیار کریں اور اپنی تحریروں، ناولز، افسانوں کا پی ڈی ایف لنک حاصل کریں۔اور دنیا بھر میں ہماری ویب سائیٹ کے لاکھوں قارئین تک اپنی تحریر ایک کلک میں پہنچائیں۔

اگر آپ اپنی تحریروں کو کتابی شکل میں محفوظ کرنا چاہتے ہیں تو ہم آپ کو خصوصی ڈسکاؤنٹ پر آپ کی مرضی کی تعداد میں کتابیں بنا کر دیں گے۔

ہمارے گروپ میں اپنی تحریر اپنے پیج لنک کے ساتھ پوسٹ کریں اور اپنے پیج کی پروموشن کے لئے اس سنہرے موقع سے فائدہ اٹھائیں۔

اپنے پیج پر ہماری ویب سائیٹ کا پی ڈی ایف لنک شیئر کر کے اپنے ریڈرز کو پی ڈی ایف سے آف لائن ناولز پڑھنے کی سہولت فراہم کریں۔

اپنے ناولز کو ویبسائیٹ کے ساتھ ساتھ دیگر سٹریمنگ پلیٹ فارمز جیسے یو ٹیوب پر بھی پڑھنے کی سہولت فراہم کریں اپنے ریڈرز کو۔

اپنی تحریروں کے لئے دیدہ زیب اور دلکش ٹائٹل اور پروموشنل پوسٹ بنوانے کے لئے ہمارے گرافک ڈیزائنر کی خدمات مفت حاصل کریں۔

اگر آپ کو اپنی تحریروں کو لکھنے میں راہنمائی کی ضرورت ہو تو ہماری ٹیم میں موجود سینئر لکھاری آپ کو مکمل راہنمائی فراہم کریں گے۔

تو پھر دیر کس بات کی، ابھی ہمارے گروپ کو جوائن کریں اور اپنی تحریر پوسٹ کریں اور ہماری ٹیم کا حصہ بن جائیں۔کیوں کہ ہم اپنے سب لکھاریوں کو ساتھ لے کر چلنا چاہتے ہیں۔مزید معلومات کے لئے ہمیں میسنجر پر انبکس کریں یا واٹس ایپ پر رابطہ کریں۔

Whatsapp : 03335586927

Prime Urdu Novels Group Link

https://www.facebook.com/groups/517883045059344/

"پر میں اسے بہت محبت کرتا ہوں قسم سے میں چاہتا ہوں وعدہ کرتا ہوں پھر کبھی اسے نہیں ڈلاؤں گا" "وہ اپنی انسو صاف کرتا ہوا بولا مانگ لینا اسے معافی اگر اس نے معاف کر دیا جانتے ہو اسے یہ

بات برداشت کرنی مشکل ہو گئی تھی" کیونکہ میں نے کبھی زندگی میں اس پر ایسا کوئی الزام نہیں انے

دیا تھا ---

ہر جگہ میں اس کے کردار کا گواہ بن کے کھڑا ہوا ہوں اور تمہیں تو معلوم ہو گا وہ مجھے بچپن سے ہی

اپنی بیٹیوں کی طرح عزیز ہے---

اس کی پرورش میں نے کی ہے بس وہ یہ بات مجھے بھی نہیں بتا سکی اس نے حازک سے نکاح کیا ہوا

تھا پر میں نے تو اسے شک نہیں کیا---

"اور شاید تم نے بھی ایک دعوی کیا تھا تمہارے تم ہمارے گھر میں رہنے والی ایک لڑکی سے محبت

کرتے ہو" اور جب تم میرے دوست تھے میرا یہی دل کرتا تھا میں اپنی بہن کی شادی تم سے کروں

پر تم نے اس دن مجھ سے جھگڑا کر کے دوستی ہی ختم کر دی تھی ......

جانتے ہو زندگی کا سب سے دردناک لمحہ تھا وہ والا۔

★★★

ڈال کر کسی نے دل میں عشق کی زنجیریں

کسی اور کی خاطر چھوڑ دیا راہوں میں

"پریان نے انکھیں کھولی اردگرد کوئی بھی نہیں تھا اس نے سکون سے انکھیں بند کی یوں محسوس

کرنے لگی جیسے حازق اس کے بالوں میں ہاتھ پھیر رہا ہے"

اس کے لبوں پر مسکراہٹ آئی

"حازق مجھے اپنے ساتھ لے جانا یہاں نہیں رہنا تم لے جانا اپنے ساتھ تمہارے ساتھ سکون کی نیند اتی ہے زندگی میں صرف ایک بار سکون کی نیند سوئی تھی تم نے مجھے کہا تھا تمہارے ساتھ حازق ہے سکون سے سو جاؤ "

وہ مسکراتی ہوئی کہنے لگی

" مجھے یوں محسوس ہو رہا ہے تم میرے پاس ہو میں انکھیں نہیں کھولوں گی جب تک تم میرا ہاتھ نہیں پکڑو گے میں چاہتی ہوں میں انکھیں کھولوں میرا سر تمہاری گود میں ہو تم پیار سے سارے آنسو صاف کر کے میری پیشانی پر بوسہ دو "

وہ ایک دم سے باتیں کرتی کرتی ہنسی اچانک ہی اس کی آنکھوں سے آنسو نکلنے لگے اور اٹھ کر ارد گرد دیکھنے لگی کمرے میں تنہا تھی وہاں حازق کا نام و نشان بھی نہیں تھا

"حازق کدھر ہو تمہاری بہت یاد ارہی ہے"

وہ روتی ہوئی بولی اس نے اپنے دل والی جگہ پر ہاتھ رکھا اس کا دل بری طرح سے دھڑک رہا تھا وہ سٹریچر سے اتر گئی اس کے دل میں درد ہونے لگی وہ اپنی ہچکیاں روکنے لگی اس کے درد میں شدت ہونے لگی وہ زمین پر بیٹھ کر چیخ چیخ کر رونے لگی اچانک سے روم کا دروازہ کھلا

"پری کیا ہوا ہے"

صمید نے اسے اٹھایا

"بھیا بہت پین ہو رہی ہے "وہ روتی ہوئی بولی اور لمبے لمبے سانس لینے لگی صمید نے اسے بیڈ پہ لٹایا اور آکسیجن ماسک لگا کر ڈاکٹرز کو بلایا ڈاکٹر نے جلدی سے بے ہوشی والا انجیکشن لگا دیا ڈاکٹر نے صمید کو باہر جانے کا کہا

"میں یہاں پری کے پاس رہوں گا پلیز اب مجھے باہر جانے کا مت کہیے اپ خود اچھی ڈیوٹی نبھا رہے ہیں یہاں ایک بھی نرس نہیں کھڑی تھی "

وہ غصے میں کہنے لگا اوکے ڈاکٹر نے دھیرے سے کہا

★★★

" سادی اب ابھی تک مجھ سے ناراض ہیں اپ کیوں نہیں مجھ سے بات ٹھیک سے کرتے "

فاریہ نے منہ بناتے ہوئے کہا سدید نے اس پر ایک نظر ڈالی اور باہر جانے لگا فاریہ نے اس کی بازو پکڑ لی

" میری ہی غلطی ہے جو اپ کے پیار کے لیے ترستی رہی ہوں میں ہی غلط ہونا چلی جاتی ہوں اپ کو اپنی بہن کے سوا کچھ نظر ہی نہیں آتا تھک گئی ہوں ایک ہی بات سن سن کر اپ کی بہن اپ کی بہن اس کے سوا اپ کو کچھ نظر ہی نہیں اتا مر کیوں نہیں جاتی اپ کی بہن"

اگلی بات منہ میں ہی رہ گئی اس کی گال سن ہو گئی اور ہونٹ خون نکلنے لگا سادی نے اپنی پیشانی مسلی

"سوری"

اس نے کندھوں سے پکڑا

"چھوڑیں مجھے "

سادی نے اس کی گال پر ہاتھ رکھ کے انگوٹھے سے اس کے ہونٹ کے پاس سے خون صاف کیا اس کی انکھوں میں نمی تیر آئی

"فاریہ سوری میں بہت پریشان ہوں پلیز ایسے مت بولو پری کے بارے میں تم تو جانتی ہو نا"

فاریہ کو اپنی باتوں پر شرمندگیں ہوئی اس نے سیدید کی طرف دیکھا

"سوری سادی میں نے اپ کا اتنے سال انتظار کیا اب اپ میں سے بات بھی نہیں کرتے ٹھیک سے پلیز پریشان مت ہونا "

"سب ٹھیک ہو جائے گا"

★★★

شازر روم میں داخل ہوا سٹریچر پر پرہیان کا وجود دیکھا وہ اس کے پاس جا کر نرمی سے اس کا ہاتھ اپنے ہاتھ میں لے لیا اس کے ہاتھ میں حرکت ہوئی اس نے دھیرے سے انکھیں کھولیں اور ایک نفرت بھری نگاہ شازر پر ڈال کر اپنا ہاتھ چھڑا لیا

"سوری پری "

شاذر نے نگاہیں جھکا کر کہا

" پلیز چلے جائیں میں اس وقت اپ کو دیکھنا بھی نہیں چاہتی اس لمحے مجھے آپ کی شدید ضرورت تھی پر آپ نے مجھے اس نے شخص طلال کے سامنے بے غیرت بنا دیا شاذر میں نے زندگی میں سب کچھ برداشت کیا اور سب کچھ برداشت کر سکتی ہوں پر شاذر جہان شاہ مجھ سے اپنے کردار کے اوپر لگایا گیا الزام کبھی برداشت نہیں ہو گا پلیز چلے جائیں "

جہان وہاں سے اٹھ گیا دروازے تک گیا پھر مڑ کر پرہیان کو دیکھنے لگا وہ بھی اسی کو ہی دیکھ رہی تھی

اتنے میں سدید روم میں آیا وہ اس کے پاس آ کر بیٹھ گیا

" پری کیسا فیل کر رہی ہو اب ٹھیک ہو"

سدید نے اس کی پیشانی پر ہاتھ رکھتے ہوئے پوچھا اس نے اثبات میں سر ہلا دیا

"ابھی بالکل بھی میری بیٹی نے پریشان نہیں ہونا اور کوئی بات بھی دل پر نہیں لینی ویسے پھر اپ کی زیادہ طبیعت خراب ہو جائے گی فکر مت کرو تمہارا بھائی اگیا ہے سب کچھ ٹھیک ہو جائے گا "

سدید نے پیار سے اس کی گال تھپتھپائی

' بھیا اپ میرا کام کر دیں گے میں جانتی ہوں آپ مجھ سے ناراض ہیں میں نے آپ کو اپنے اور حازق کے نکاح کے بارے میں نہیں بتایا تھا بھیا میں بتانا چاہتی تھی پر مجھ میں ہمت نہیں ہوتی تھی

بھیا صمید بھیا کو بولیں انہوں نے میرا بچہ کدھر کیا ہے وہ مجھے میرا بچہ لا دیں اب تو بڑا ہو گیا ہو گا بھیاء میرے پاس حازق کی ایک ہی نشانی بچی تھی بھیا حازق نے مجھ سے وعدہ لیا تھا میں اس کا خیال رکھوں گی پر مجھے تو یہ بھی نہیں معلوم بیٹی تھی یا بیٹا تھا" پرہیان روتی ہوئی بولی

" پرہیان میرا بچہ پاگل ہو کیا ایسے بھلا کون روتا ہے اور میں اپنی بیٹی سے بھلا ناراض ہو سکتا ہوں بتاؤ نہیں میں ہو سکتا اور ہاں اج کے بعد رونا بھی مت ورنہ میں ماروں گا اب تو اتنی بڑی ہو گئی ہو ابھی بھی بچوں کی طرح روتی ہو مجھے پریشان کرو گی"

سدید نے مسکراتے ہوئے کہا پری نے نفی میں سر ہلایا

پرہیان شازر بہت اچھا ہیں

سدید نے سمجھانے والے انداز میں کہا

مگر پرہیان نے کوئی جواب نہ دیا

سدید خاموش ہو گیا وہ جان گیا پرہیان اس ٹاپک پر کوئی بات نہیں کرنا چاہتی وہ خاموشی سے اٹھ کر باہر چلا گیا

پری نے سکون سے انکھیں بند کر دی

★★★

"یار مجھے معاف کردے میں تجھ سے کیا وعدہ پورا نہیں کر سکا حازق دیکھو نا میں اکیلا ہو گیا ہوں تم نے مجھے اکیلا کیا ہے یار وہ میری بچپن کی محبت تھی وجہ یہ تھی ہم دونوں ایک لڑکی سے محبت کر بیٹھے جانتے ہو جب میں نے اسے پہلی بار دیکھا تھا وہ بہت چھوٹی تھی اور میرے دل میں ہی کہیں قید ہو گئی تھی میں سادی کا ملنے گیا تھا وہ ڈرائنگ روم میں سادی کے پاس آ کر رونے لگ گئی سادی اسے پیار سے چپ کروا رہا تھا اس دن وہ میرے دل کو اچھی لگی تھی میں نے اسے خود سے ہی ہانی کا نام دے دیا اس کے بعد وہ مجھے پھر کبھی نظر نہیں آئی میں نے ایک بار سادی سے اس کے بارے میں پوچھا تھا پر سادی نے کوئی جواب نہیں دیا اس وقت میٹرک میں تھا اس کے بعد سادی نے اور میں نے کئی سال ساتھ گزارے پر وہ مجھے نظر نہیں ائی اکثر میں اس کے لیے لیٹر اور پھول اس کے کمرے میں رکھتا تھا وہ شاید اتنا ہی جانتی تھی سادی کا کوئی دوست اسے پسند کرتا ہے اس دن پھر اس نے اعتراف کیا وہ میرے بچپن کی محبت تھی"

شاذر حازق کی قبر پر بیٹھا اسے اپنی داستان یوں سنا رہا تھا جیسے وہ سن رہا ہو

قبر کے پاس بیٹھا کوئی پاگل ہی لگ رہا تھا اس نے آنکھیں بند کر لی

★★★

ڈاکٹر نے اسے ڈسچارج کر دیا وہ گھر آگئی کتنے سالوں بعد وہ اپنے کمرے میں داخل ہوئی کتنی یادوں نے اسے گھیر لیا وہ دروازے کے پاس کھڑی ہو گی

کیا ہوا ہے چلو اگے میں جانتا ہوں تم اپنی بیٹی کو مس کر رہی ہو تم فکر مت کرو میں شاذر کو بولوں گا وہ چھوڑ جائے گا

سدید اسے روم میں لے آیا بھیا جہان کے پاس ہی رہنے دیں بیٹیوں کو ماں سے زیادہ باپ کی ضرورت ہوتی ہے

وہ بیڈ پر بیٹھتی ہوئی بولی

سدید کو ایک لمحے کے لیے بے حد ترس ایا اس پر اس نے جھک کر اس کے سر پر بوسہ دیا

تم ریسٹ کرو وہ یہ کہہ کر کمرے سے باہر چلا گیا پرہیان نے آنکھوں کی نمی صاف کی اور پھر اٹھ کر الماری کے پاس گئی الماری کا دروازہ کھولا الماری میں بنا ایک چھوٹا سا دراز کھولا جس میں ایک چابی پڑی ہوئی تھی جو آج بھی وہیں موجود تھی اس نے چابی اٹھا کر ڈریسنگ کا دراز کھولا سامنے ہی حازق کی دی ہوئی چیزیں پڑی تھی وہ اٹھانے لگی پھر اس کے ہاتھ رک گئے وہ وہاں سے اٹھ گئی اسی لمحے اسماعیل شاہ کمرے میں داخل ہوئے پرہیان نے ان کی طرف دیکھا اس کے لب سکڑ گئے نہ جانے وہ کیوں ائے تھے

جانتا ہوں پری تمہیں میری ضرورت نہیں پھر بھی آیا ہوں باپ کہلانے کے قابل تو نہیں ہوں پھر بھی باپ بن کر آیا ہوں ایک بار مجھے بابا کہو

وہ نگاہیں نیچے کر کے بولے

پری نے بھیگی انکھوں سے انہیں دیکھا

بابا

وہ بھرائی آواز میں بولی اسے تو اج بھی باپ کے پیار کی ضرورت تھی اس نے تو ہر لمحہ اپنے ماں باپ کو یاد کیا تھا وہ ان کے سینے سے لگ گئی اس کے آنسو نکل ائے

★★★

خنسہ پاگل ہو تم یہ کیا کہہ رہی ہو اگر میں دو دن بزی رہوں گا تم سے بات نہیں کر سکوں گا تم بات طلاق تک لے آؤ گی

صمید غصے میں بولا

ہاں میں نہیں رہ سکتی تمہارے ساتھ تم دونوں بھائیوں کو اپنی بہن کے سوا کوئی نظر ہی نہیں اتا تم نے مجھے زندگی بھر دیا ہی کیا ہے جب سے اس گھر میں ائی ہوں ایک پل کے لیے بھی سکون نہیں ملا مجھے طلاق دے دو تاکہ تم بھی سکون سے رہ سکو میں بھی

خنسہ پلیز پاگل مت بنو کیوں اپنا گھر خراب کرنا چاہتی ہو میں کہہ رہا ہوں نا ائندہ سے ایسا نہیں ہو گا

صمید نے اس کا ہاتھ اپنے ہاتھ میں پکڑا اس نے غصے میں اپنا ہاتھ چھڑایا اور بیگ بیڈ پر رکھ کر الماری سے کپڑے نکالنے لگی

خنسہ یہ کیا بچوں والی ضد ہے صمید اس کے ہاتھ سے کپڑے چھڑانے لگا اس نے غصے میں صمید کے ہاتھ سے کپڑے کھینچے صمید اسے تھپڑ مارنے لگا پر اس کا ہاتھ ہوا میں ہی رک گیا وہ گھبرائی اس کا سر چکرانے لگا اس کے ہاتھ سے کپڑے گر گئے وہ بیڈ پر بیٹھ گئی

خنسہ کیا ہوا ہے تم ٹھیک ہو وہ گھٹنوں کے بل اس کے سامنے بیٹھا اس کا منہ ہاتھوں کے پیالے میں بھر لیا

کیا ہوا ہے

اس نے پیار سے پوچھا

اس نے آنکھیں بند کر کے نفی میں سر ہلایا

صمید نے اس کا ہاتھ پکڑ کر اسے سینے سے لگایا ایسے مت کرنا اج کے بعد بیوی ہو تم میری مجھ سے برداشت نہیں ہوتا تم مجھ سے جو دور جانے کی بات کرو خنسہ اس کے سینے پر سر رکھ کے مسکرائی سوری صمید اس نے اس کی منہ کی طرف دیکھتے ہوئے کہا صمید نے مسکراتے ہوئے اس کی پیشانی پر بوسہ دیا کبھی مجھ سے دور جانے کی بات نہ کرنا آج کے بعد ورنہ ایسے ہی جگہ ساتھ لے جاؤں گا واپس بھی نہیں آ سکو گی

★★★

شاذر نے اسے سینے سے لگایا ہوا تھا اور اسے باتیں کر رہا تھا وہ مسکرا رہی تھی

بابا کی جان کتنا مسکراتی ہے شاذر نے اسے اپنے اوپر کھڑا کیا بابا کی جان دیکھو اب رونا مت سو جاؤ مجھے بھی نیند ائی ہوئی ہے

شاذر نے اسے اٹھا کر بےبی کاٹ میں ڈالا وہ پھر سے رونے لگ گئی شاذر نے اسے اٹھا لیا اور کمرے میں گھوم پھر کر اسے سلانے لگ گیا تھوڑی دیر بعد وہ سو گئی شاعر نے اسے بےبی کاٹ میں لٹا دیا اس کی گال پر بوسہ دیا اور مسکرانے لگا اتنے میں اس کا موبائل بجنے لگا اس نے بیزاری سے کال اٹھائی

ہیلو شاذر کیا حال ہے

سدید کی اواز سن کر اس کی بند ہوتی آنکھیں کھلی

ہاں میں ٹھیک ہوں تم بتاؤ پری کیسی ہے

اس نے شرمندگی سے پوچھا

ٹھیک ہے تم اپنی بتاؤ اور پریسا کیسی ہے

ٹھیک ہے سادی میں پری سے ملنا چاہتا ہوں

شاذر نے اداسی سے کہا

جہان وہ اس وقت کسی سے نہیں ملنا چاہتی اسے کچھ دن اکیلا رہنے دو وہ خود ہی ٹھیک ہو جائے گی

میں اسے اچھی طرح جانتا ہوں

سدید نے اسے تسلی دی

سادی پرہیان یہ بات تو جانتی نہیں تم اور پریان۔۔۔

شاذر پلیز

سدید نے اس کی بات درمیان میں ہی کاٹ دی

بھول کر بھی اس کے سامنے ذکر مت کرنا اس بات کا میں نے ساری زندگی اسے ذکر نہیں کیا یہ

میرا راز ہے زندگی کا سب سے بڑا پلیز اسے مت بتانا

اوکے یار میں نہیں بتاتا کچھ دنوں تک آؤں گا پریسہ کی برتھ ڈے ہے میں آؤں گا

اوکے اپنا خیال رکھنا

سادی نے یہ کہہ کر کال کٹ کر دی

★★★

وہ لاؤنج میں بیٹھا تھا غصے سے

یہ شازر جہان خود کو کیا سمجھتا ہے اسے کیا لگتا ہے اس نے مجھ پر کیس کر کے خود کو بہادر سمجھ لیا

ہے مجھے جیل بھیج دے گا میں اس کی بازی اسی پر پلٹوں گا اس کے ماں باپ حازق کے قتل کا الزام

شاذر تم پر ہی آئے گا تم پچھتاؤ گے تمہیں کتے کی موت دوں گا مجھے جیل بھیجنے کی کوشش کرو گے

میں خاموش بیٹھا رہوں گا شازر شاہ تم سب کچھ مانو گے تم خود میری پریہان کو میرے سپرد کرو گے

اس نے غصے میں ہاتھ میں پکڑا ریموٹ فرش پر مارا اور غصے میں اٹھ کر وہاں سے چلا گیا

★★★

زارا کی رات کے وقت انکھ کھلی اس کی طبیعت عجیب سی ہونے لگی اس نے سائیڈ ٹیبل سے جگ سے

پانی ڈال کر پیا اور لائٹ ان کر دی

زارا لائٹ کیوں ان کی ہے یار سارے دن کا تھکا ہوا ہوں کبھی پولیس اسٹیشن تو کبھی عدالت پلیز مجھے

سونے دو

اس نے سوتے سوتے پوری تقریر کر دی اور سر پر تکیہ رکھ دیا

شاویز پتہ نہیں میری طبیعت کیوں خراب ہو رہی ہے

کیا ہوا ہے

گولی کی طرح اٹھا

سر چکرا رہا ہے اچھا اچھا مجھے لگا پتہ نہیں کیا ہو گیا ہے چلو شاباش ایسے سوئی ہوئی اٹھ جاؤ گی تو سر تو

چکرائے گا ہی

شاویز یہ کہہ کر سو گیا زارا نے اس کے بازو پر مکر رسید کیا کیا

یار بیگم سونے دو

وہ یہ کہہ کر جلد ہی سو گیا

زارا اچانک سے اٹھ گئی

صبح کے وقت شاہ ویز کو اپنا منہ گیلا ہوتا ہوا محسوس ہوا اس نے آنکھیں کھول کر دیکھا زارا اپنے بالوں کا پانی اس پر گرا رہی تھی شاویز نے اس کا بازو پکڑ کر کھینچا

میڈم خوش نظر آرہی ہو کوئی لاٹری نکل آئی ہے

شاویز نے مسکراتے ہوئے پوچھا اس نے مسکراتے ہوئے اس نے شاویز کے کان میں کچھ کہا وہ ایک دم سے ہڑبڑا کر اٹھا

زارا تم سچ کہہ رہی ہو یار سچ میں میں بابا بننے والا ہوں یار قسم سے مجھے یقین نہیں ا رہا

اس نے مسکراتے ہوئے زارا کو سینے سے لگا لیا اس کی پیشانی پر بوسہ دیا وہ مسکراتے ہوئے شاویز کو دیکھنے لگی جس کے لبوں سے مسکراہٹ جدا نہیں ہو رہی تھی زارا بھی اس سے دیکھ کر مسکراتی ہوئی اس کے سینے سے لگ گئی

★★★

وہ ڈرائیونگ کر رہا تھا پر اس کا دماغ کہیں اور ہی گم تھا اچانک اس کی گاڑی کے سامنے ایک گاڑی رکی اس نے لمبا سانس لیا اور گاڑی سے نکل کر اس سامنے کھڑے شخص کے پاس گیا

کیا چاہتے ہو تم

شاذر نے اپنے کوٹ کے بٹن کھولتے ہوئے کہا

اپنا کیس واپس لو ابھی اپنے وکیل کو کال کرو پانچ منٹ ہیں تمہارے پاس

طلال نے گھڑی کی طرف دیکھا شاذر اسے دیکھ کر مسکرایا

بیٹا تمہیں کیا لگتا ہے اتنی اسانی سے میں کیس واپس لے لوں گا غلط فہمی ہے تمہاری میں نہیں لینے والا کیونکہ میں تمہیں پھانسی کے پھندے پر لٹکا کر چھوڑوں گا

اچھا ایسی بات ہے یہ دیکھو پھر اس نے موبائل اس کے سامنے کیا جس کی سکرین پر طلال اور پرہیان کی تصویریں تھیں

حیران مت ہو زیادہ تم جانتے تو ہو پری میری بیوی رہ چکی ہے اگر تم اس وقت اپنا کیس واپس نہیں لو گے تو ایک کلک سے یہ تصاویر دنیا میں ہر جگہ پہنچ جائیں گی

شاذر غصے میں اس کی طرف بڑھا

نا نا یہ غلطی مت کرنا تم یہ موبائل توڑ دو گے پر یہ موبائل ٹوٹتے ہی میرا ادمی یہ تصویریں۔۔۔ اگے تم خود سمجھدار ہو طلال نے ہنستے ہوئے کہا

شاذر اس کی طرف دیکھ کر مسکرایا

تمہیں کیا لگتا ہے میں کیس واپس لے لوں گا تمہاری غلط فہمی ہے یہ کام میں مر کر بھی نہیں کر سکتا کیونکہ جانتے ہو تم پکا ارادہ کر لیا ہے میرے ہاتھوں سے مرنے کا

طلال اس کی بات سن کر ہنسنے لگا کیا یار تجھے مارنے کا شوق ہے مجھے مارنا چاہتا ہے میں تو تجھ سے تیرے سارے اپنے چھین چکا ہوں تو مجھے مارے گا طلال نے قہقہہ لگایا

اچانک گولی کی آواز سے اس کے لب ادھر ہی سکڑ گئے شازر نے دو اور گولیاں چلائی وہ گھٹنوں کے بل گر گیا

مسٹر طلال احمد تمہارا قصہ بھی ختم ہوا

وہ اس کی گال تھپتھپا کر وہاں سے اٹھ کر چلا گیا

سڑک پر ہر طرف اس کا خون ہی خون تھا اس کی انکھیں پتھرا گئیں پر اس کے لبوں پر ہلکی ہلکی مسکراہٹ تھی وہ جانے سے پہلے اس سے برباد کر گئے

★★★

اچانک سوئے ہوئے اس کی انکھ کھلی اسے نہ جانے کیا ہوا وہ ارد گرد کسی کو دیکھنے لگی جیسے اسے کسی کی تلاش ہو اس کے بے ساختہ انسو گرنے لگے اس کے حلق میں انسوؤں کا پھندہ اٹک گیا وہ بیڈ سے

اتری اور کمرے سے باہر آئی سامنے سدید کسی سے بات کر رہا تھا اس کی نظر پرہیان پر گئی وہ موبائل

کان کے ساتھ سے ہٹاتا ہوا اس کی طرف آیا

پرہیان کیا ہوا ہے تم رو کیوں رہی ہو

بھیا مجھے اپنی بیٹی سے ملنا ہے پلیز مجھے لے جائیں

وہ اپنے انسو کنٹرول کرتی ہوئی بولی

پاگل رو کیوں رہی ہو میں صمید کو بولتا ہوں وہ لے جاتا ہے موڈ ٹھیک کرو

بھیا آپ خود لے جائیں

کیوں میں نے راستے میں کھا جانا ہے

صمید سیڑھیاں اترتا ہوا بولا

اپ ہی لیتے جائیں وہ منہ بناتی ہوئی بولی

چلو میں لے چلتا ہوں وہ اس کا ہاتھ پکڑے باہر کی طرف لے گیا وہ مڑ مڑ کر سدید کو دیکھ رہی تھی

جو پھر سے موبائل میں لگا ہوا تھا گاڑی میں بیٹھ کر اس نے صمید کی طرف دیکھا

آپ بدل گئے ہیں

صمید نے گاڑی سٹارٹ کرتے ہوئے اس کی بات پر غور کیا

جانتا ہوں بدل گیا ہوں پر تم نہیں جانتی میں ہمیشہ سے ایسا ہی تھا

پر ایک چیز چاہیے اپ دیں گے نا پرہیان کی بات سن کر اس نے بیچ سڑک پڑے گاڑی روک کر پرہیان کی طرف دیکھا

کیا چاہیے تمہیں

اس نے حیرت سے پرہیان کو دیکھ کر پوچھا

میرا بچہ چاہیے وہ بھرائی اواز میں بولی

صمید نے بنا اس کی بات کا جواب دیا گاڑی سٹارٹ کر دی

صمید بھائی پلیز میں نے حازق سے وعدہ کیا تھا اپ کیوں نہیں سمجھ رہے

وہ روتی ہوئی بولی

صمید نے پھر بھی اس کی بات کا کوئی جواب نہ دیا تھوڑی دیر بعد گاڑی گھر کے سامنے رکی

اگر گھر واپس انا ہوا تو مجھے بتا دینا میں لیتا جاؤں گا جب بیٹی سے مل لیا پری اس کی بات سن کر اثبات میں سر ہلا گئی وہ چلا گیا پرہیان مرے مرے قدموں سے گھر میں داخل ہوئی اس کی گالوں پر انسو تھے وہ رونا چاہتی تھی وہ خود کو بے بس محسوس کر رہی تھی رات ہو گئی تھی اسے نہ جانے کیوں آج حازق بہت یاد ا رہا تھا وہ بنا ارد گرد دیکھے اس کے کمرے کی طرف جا رہی تھی دھیرے سے کمرے کا دروازہ کھولا کمرے میں اندھیرا تھا اس نے لائٹ جلائی اور گھٹنوں بل زمین پر بیٹھ گئی اور سامنے دیوار پر لگی حازق کی تصویر دیکھنے لگی

کدھر ہو جھوٹے کہیں کے مجھے کیوں نہیں ساتھ لے کر گئے خود تو سکون کی نیند سو رہے ہو دیکھو میں سو بھی نہیں سکتی میں تمہیں بھول کر ایک زندگی شروعکرنا چاہتی ہوں میرے پیروں میں زنجیریں ہیں جنہوں نے مجھے جکڑ رکھا ہے میں کہیں نہیں جا سکتی میں کسی طرف قدم نہیں بڑھا سکتی میرے دل کو بھی زنجیر نے جکڑ رکھا ہے اس دل میں کسی اور کو میں بسا نہیں سکتی

اس کی آنکھیں بند تھی کوئی اس کی گالوں سے آنسو صاف کرنے لگا اس نے آنکھیں کھول کر سامنے بیٹھے شخص کو دیکھا اس کے کندھے سے سر ٹکا لیا

بے بس ہوں نہیں بھول سکتی تکلیف میں ہوں کاش میں حازق سے نہ ملی ہوتی یار عشق کتنا ظالم کیوں ہوتا ہے کیوں اس قدر بے بس کر دیتا ہے یہ بے بسی انسان کو اس قدر بے بس کرتی ہے موت بھی بےبس نظر آتی ہے اس نے جہان کے کندھے سے سر ٹکاتے ہوئے آنکھیں بند کر دی

★★★

موبائل کان کے ساتھ لگائے سیڑھیوں سے اتر رہا تھا خنسہ اس سے پکارتی ہوئی پیچھے آئی پر وہ بنا اس کی بات سنے وہاں سے چلا گیا

سدید بھائی پتہ نہیں کس کی کال تھی صمید بہت پریشان تھے انہوں نے مجھے کچھ بتایا بھی نہیں اور اچانک ادھر چلے گئے ہیں

وہ پریشانی کے عالم میں بتا رہی تھی

خنسہ میں دیکھتا ہوں پریشان نہ ہو

سدید یہ کہہ کر باہر کی طرف چلا گیا اتنے میں فاریہ باہر آئی

خنسہ سدید کدھر ہیں

کیا ہوا ہے فاریہ تمہارا چہرہ کیوں پیلا پڑ رہا ہے

یار پتہ نہیں مجھے کیا ہو رہا ہے پلیز سدید کو بلاؤ

وہ وہیں سیڑھیوں پر بیٹھ گئی

خنسہ پریشانی میں باہر کی طرف بھاگی پر وہ جا چکا تھا وہ واپس اکر سدید کو کال کرنے لگی پر اس کا نمبر آف جا رہا تھا پھر صمید کو کال کی اس کا نمبر بھی بند جا رہا تھا

فاریہ یار کچھ نہیں ہو گا چلو میں لے چلتی ہوں ہاسپٹل

وہ اسے اپنے ساتھ لگائے گاڑی تک لائی پر وہاں کوئی ڈرائیور موجود نہیں تھا وہ خود ڈرائیونگ سیٹ پر بیٹھ گئی فاریہ کو ساتھ بٹھا دیا فاریہ بے ہوش ہو گئی وہ ایک دم سے پریشان ہو گئی

★★★

اس کے کانوں سے باتوں کی آواز ٹکرائی اس نے آہستہ سے آنکھیں کھول کر ساتھ دیکھا شاذر پریسہ کے ساتھ کھیل رہا تھا وہ جھٹکا کھا کر اٹھی اور ہکا بکا ارد گرد دیکھنے لگی

کیا ہوا ہے

شاذر نے مسکراتے ہوئے پوچھا

اس نے اپنی بیٹی کو دیکھا پھر شاذر کو جس کے لبوں پر مسکراہٹ بکھری ہوئی تھی ایک دل کش مسکراہٹ

اس نے کانپتے ہوئے ہاتھ سے اپنے بال کانوں کے پیچھے کیئے

شاذر نے پریسہ کو اٹھا کر اس کی گال پر بوسہ دیا پھر اسے بے بی کاٹ میں لٹا دیا

پرہیان ابھی بھی اسے ہی دیکھ رہی تھی

زیادہ پیارا لگ رہا ہوں نظر لگانی ہے کیا

اس نے مسکراتے ہوئے کہا

وہ کچھ نہ بولی وہ اس کے پاس آ کر بیٹھ گیا اس کے دونوں ہاتھوں کو اپنے ہاتھ میں لے لیا

میری طرف دیکھو کیوں پریشان ہو گئی ہو

وہ پیار سے اس سے پوچھنے لگا اس نے نفی میں سر ہلایا

مجھے گھر جانا ہے

وہ ایک دم سے اٹھتی ہوئی بولی

یہ بھی آپ کا ہی گھر ہے میڈم کیوں مجھ سے دور جانا چاہتی ہیں ہم کتنا قریب ہو گئے ہیں ایک دوسرے کے

اس کے ہاتھوں کو اپنے ہاتھ میں لے کر بولا

اچانک سے شاذر کا موبائل بجنے لگا

اس نے کال ریسیو کی دوسری طرف سے سدید کی آواز ائی

شاذر پرہیان کو ادھر اپنے پاس ہی رکھنا اور اس کے پاس کوئی موبائل نہ ہو کوشش کرو وہ کمرے سے باہر نہ نکلے

سدید نے مزید کچھ نہ کہا نہ سنا کال کٹ کر دی اتنے میں شاذر کے موبائل پر میسجز آنے لگے اس نے جیسے ہی واٹس ایپ کھولی وہاں اس کے ہر دوست رشتہ دار نے اسے ایک ہی ویڈیوز اور تصویر سینڈ کی ہوئی تھی پری کی انکھیں پھاڑے ادھر ہی دیکھ رہی تھی شاذر کی نظر بار بار آنے والے میسجز پر جا رہی تھی شاذر جہان شاہ تمہاری وائف کی ویڈیو کس کے ساتھ ہیں

اس کے ہاتھ سے موبائل گر گیا پرہیان کے ہاتھ ٹھنڈے ہونے لگے

پری کیا ہوا ہے پریشان مت ہو اس ویڈیو میں ایسا کچھ بھی نہیں ہے

اپ مجھے چھوڑ دیں گے اب میں جانتی ہوں اپ نے مجھے چھوڑ دینا ہے

وہ روتی ہوئی بولی

پاگل ہو پری ریلیکس ہو جاؤ کچھ نہیں ہو گا ویسے ہی پریشان ہو رہی ہو یہ میں ڈیلیٹ کروا دیتا ہوں

یہ طلال نے ہی اپلوڈ کروائی ہو گی

اچانک ہی وہ بے ہوش ہو گئی اسے سانس لینا بھی مشکل ہو گیا

★★★

سدید کال پک کر لیں پتہ نہیں کدھر بزی ہیں

خنسہ نے پریشانی کے عالم میں پھر سے سدید کا نمبر ڈائل کیا

تھوڑی دیر بعد سدید نے کال پک کی

سادی پلیز جلدی ہاسپٹل اجائیں فاریہ کی طبیعت بہت خراب ہے خنسہ نے پرشانی کے عالم میں بتایا

وہ ایک دم سے پریشان ہو گیا

کیا ہوا ہے فایہ کو میں بس پانچ منٹ میں پہنچ رہا ہوں

اس نے جلدی سے کال کٹ کر دی خنسہ پریشانی کے عالم میں ٹہل رہی تھی اتنے میں ڈاکٹر آیا

پیشنٹ کی کنڈیشن بہت سیریس ہے ان کے بچے کو نقصان پہنچ سکتا ہے

ڈاکٹر کی بات سن کر اس کی آنکھیں پھیل گئی ڈاکٹر آگے چلا گیا وہ بینچ پر بیٹھ گئی تھوڑی دیر بعد سدید ایا

فاریہ کیسی ہے کیا ہوا ہے

پتہ نہیں ڈاکٹر نے بس اتنا بتایا ہے اس کے ساتھ ساتھ اس کے بچے کی جان کو بھی خطرہ ہے

کیا فاریہ پریگننٹ ہے

سدید کو سمجھ نہ ائی وہ خوش ہو یا اداس

سادی کچھ نہیں ہو گا فاریہ کو پریشان نہ ہوں

اس نے سدید کے کندھے پر ہاتھ رکھ کر اس سے دلاسہ دیا

★★★

وہ پریشانی کے عالم میں ٹہلتا ہوا سدید کا نمبر ڈائل کر رہا تھا اس کا نمبر مسلسل بند جا رہا تھا پھر اس نے صمید کو کال ملائی اس کا نمبر بھی بزی جا رہا تھا اس کا پارہ ہائی ہونے لگا ڈاکٹر نے ایک بار پھر سے آکر بتایا

پیشنٹ کی کنڈیشن بہت سیریس ہے

ڈاکٹر پلیز اسے کچھ نہیں ہونا چاہیے

وہ بے بسی سے بولا ڈاکٹر اگے چلا گیا اس سے کچھ سمجھ نہیں ارہی تھی وہ اب کیا کرے اس نے پھر سے صمید کا نمبر ٹائل کیا صمید نے کال پک نہ کی شاذر کو غصہ آنے لگا تھوڑی دیر بعد صمید نے کال پک کی اس نے صمید کو ہاسپٹل کا بتایا صمید فورا سے ہاسپٹل پہنچ گیا

کدھر مر گئے تھے سدید بھی کال پک نہیں کر رہا تھا

پری کو کیا ہوا ہے کل تک تو ٹھیک تھی

وہ باتیں چھوڑو تم بتاؤ جو میں پوچھ رہا ہوں پلیز بتا دو پری کا بچہ کدھر ہے تم کیوں نہیں اس کے سامنے لاتے اسے

شاذر نے بے بسی سے کہا

شاذر میں نہیں اس کے سامنے لا سکتا تم نہیں جانتے وہ بہت کمزور ہے وہ مر جائے گی

ایسا کیوں بول رہے ہو تم بس لا دو وہ اپنے بچے سے ملنا چاہتی ہے

شاذر میں بتا رہا ہوں میں لاؤں گا اسے پر اگر میری بہن کو کچھ ہوا تو میں تمہیں معاف نہیں کروں گا

اچھا بس تم لا دو

صمید یہ کہہ کر چلا گیا وہ پھر سے سدید کا نمبر ڈائل کرنے لگا

★★★

سدید بینچ پر بیٹھا ہوا تھا اتنے میں ڈاکٹر آیا سدید نے جلدی سے اٹھ کر ڈاکٹر سے فاریہ کے بارے میں پوچھا ڈاکٹر کہنے لگا وہ ٹھیک ہیں اب آپ مل سکتے ہیں وہ اثبات میں سر ہلاتا ہوا روم میں داخل ہوا اور فاریہ کے پاس جا کر بیٹھ گیا فاریہ نے ہلکی سی آنکھیں کھول کر اس کی طرف دیکھا سدید نے اس کا ہاتھ پکڑ کر لبوں سے لگایا

"میری طرف دیکھو میری جان سوری یار انے میں دیر کر دی تھی مجھے پتہ ہوتا ہاسپٹل میں ہو تو میں فورا ا جاتا

فاریہ اٹھنے کی کوشش کرنے لگی

سدیر نے اسے کندھوں سے پکڑ کر سینے سے لگا لیا وہ مسکرانے لگی

★★★

وہ پرہیان کے پاس بیٹھا ہوا تھا پریشان نے دھیرے سے آنکھیں کھول کر اس کی طرف دیکھا

شاذر نے جھک کر اس کی پیشانی پر بوسہ دیا

پرہیان نے اس کا ہاتھ پکڑ لیا

میری جان جلدی سے پورے ہوش میں اؤ کسی سے ملوانا ہے

پری کے لبوں سے بے ساختہ "حازق" نکلا

کیا ہوا ہے پری میری طرف دیکھو

اس نے پیار سے اس کا چہرہ اپنے ہاتھ کے پیالے میں بھر کر اس کی پیشانی پر بوسہ دیا

اسی وقت صمید کمرے میں داخل ہوا اس کے ساتھ ایک بچہ تھا پری کی نظر جیسے ہی اس بچے پر پڑی وہ ایک دم سے اٹھی اسے دیکھنے لگی اس کی سانسیں تیز تیز چلنے لگی تھی

میرا بیٹا

وہ منہ پر ہاتھ رکھے روتی ہوئی بولی

وہ بچہ چلتا ہوا اس کے پاس ایا اور پریشان سے ایسے لپٹا جیسے وہ جانتا ہو یہ اس کی ماں ہے

پری کی حالت بہت بری ہونے لگ گئی تھی اس کی سانس تیز تیز چلنے لگی

ڈاکٹر شاذر کو کہنے لگے باہر جائیں

شاذر حازق کدھر ہے وہ نہیں آیا وہ کدھر ہے میرا حازق کدھر ہے شاذر پری کا حازق کہاں ہے

بتائیں نہ شاذر سب باہر جا چکے تھے وہاں پر بس شاذر اور ڈاکٹر تھے

حازق کو بلاؤ نا شاذر میں تکلیف میں ہوں اس سے نہیں معلوم اس کی پری تکلیف میں ہے کہاں گئی

حازق کی محبت میرے حازق سے بولو اس کی پری مر رہی ہے وہ کہتا تھا پری تمہیں میری بانہوں میں

موت ائے گی جب تم مرو گی میری بانہوں میں ہوگی ہم ساتھ مریں گے وہ کہاں ہے مجھے اس کی

بانہوں میں مرنا تھا شاذر

وہ بمشکل بولے جا رہی تھی شاذر کو اس کی باتیں سن اپنا دل بند ہوتا ہوا محسوس ہو رہا تھا شاذر اس

کے آنسو صاف کرنے لگا شاذر کے سینے سے لگی بری طرح سے رو رہی تھی

پری مجھے تکلیف نہ دیں میں آپ سے محبت کرتا ہوں کیوں حازق حازق کر رہی ہیں

وہ اس کے آنسو صاف کر رہا تھا

نہیں شاذر مم میرا ح حازق میرا ع عش عشق شا۔۔۔ذر

اس کی سانسیں اکھڑنے لگیں نگاہیں ایک جگہ پر ٹھہر گئیں اچانک اس کے ہاتھ پاؤں ڈھیلے پڑ گئے اس کا وجود شاذر کے بازوں میں بے جان ہو گیا شاذر نے اسے خود سے الگ کیا اور دھیرے سے اس کی آنکھوں پر ہاتھ رکھ کر کہا

انا للہ وانا الیہ راجعون

اس کے انسو شیو میں جذب ہونے لگے وہ منہ کر ہاتھ رکھے سٹریچر سے نیچے بیٹھتا چلا گیا

میں برباد ہو گیا

اس کی ہچکیاں نکلنے لگی اچانک سے اس کی نظر دروازے میں پڑی جدھر سدید انکھیں پھاڑے دیکھ رہا تھا شاذر نے بے بسی کے عالم میں اس کی طرف دیکھا جیسے کہنا چاہ رہا ہو

اس کے پاس کچھ بھی نہیں بچا

سدید بے جان سے قدم اٹھاتا ہوا ایا شاذر چیخا اس کے گلے لگ کر رونے لگ گیا

سادی یار سب کچھ ختم ہو گیا میں برباد ہو گیا ہوں یار سب کچھ ختم ہو گیا

میں پیراں وچ پا کے عشق دیاں زنجیراں

میں تیرے عشق وچ در در رُل گئی

مینو کج وی نہ یاد نہ رہیا تیرے بعد

تیرے عشق وچ ساری دنیا نوں ہی بُھل گئی

جہیڑے پاسے جاونڑ تینو ہی اکھیاں لبھدیاں

تیرے عشق وچ میں اینج جھلی ہو گئی

مردے مردے وی میں تینو ہی یاد کیتا

تیرے عشق وچ میں کہڑے راہ تے چل پئی

★★★

چند سال بعد

سادی میری بات سنو میں اب سے تمہاری بیوی کی کوئی بات نہیں مانوں گی

وہ منہ پھلاتی ہوئی بولی

فاریہ تم نے پھر سے میری پری کو کچھ کہا ہے

وہ فاریہ کی طرف دیکھتا ہوا بولا

سادی مجھے تو یہ اپ کی ماں لگتی ہے بیٹی نہیں

وہ پری کو گھورتی ہوئی بولی

سادی سمجھا لو اپنی بیوی کو

وہ چڑ کر بولی

سادی ہنسنے لگا

اچھا فاریہ میں اتا ہوں

فاریہ نے اس کا بازو پکڑ لیا اور نفی میں سر ہلانے لگی پر وہ اپنا بازو چھڑا کر دوسرے کمرے میں اگیا

ایک سگریٹ سلگائی اور کمرے میں صوفے پر بیٹھ گیا

پری میری ٹول میری گڑیا بھیا کی جان ابھی تک سوئی کیوں نہیں پاگل ہو پری اب حازق نہیں ہے تو شاذڑ بھی نہیں رہا وہ بھی دور چلا گیا دیکھو تمہارے بھائی کا دوست بھی چھوڑ گیا ہے سب کچھ ختم ہو گیا ہے

کمرے میں سگریٹ کا دھواں اڑنے لگا اتنے میں فاریہ کمرے میں داخل ہوئی

سادی آپ کب تک اپ ایسے خود سے باتیں کریں گے

فاریہ اس کے پاس بیٹھی ہوئی بولی

فاریہ یہ کیوں چھوڑ گئی وہ میری بیٹی تھی جانتی ہو وہ میری سگی بہن نہیں تھی پر وہ میرے جگر کا ٹکڑا تھی بابا کیوں اس سے اتنی نفرت کرتے تھے کیونکہ بابا کی وہ دوسرے بیوی کی دوسری بیٹی تھی بابا

اسی طرح میری ماں سے بھی نفرت کرتے تھے وہ بتاتے بتاتے رونے لگا اس کے آنسو گرنے لگے وہ فاریہ کے کندھے سے لگا اور آنکھیں بند کر لی گزرے لمحے اس کی آنکھوں کے سامنے آنے لگے

سدید اپ کتنے کمزور ہو گئے ہیں پلیز مت کریں اپنی ساتھ ایسا مجھے تکلیف ہو رہی ہے اس کی بیٹی اور بیٹا اپ کے پاس ہیں دو بڑی نشانیاں ہیں اس کی کمر سہلاتی ہوئی بولی سدید اسے الگ ہوا اور اپنے انسو صاف کئے

پاگل فاریہ تم کیوں رو رہی ہو ایسے روتے ہیں سادی اسے بچوں کی طرح روتا دیکھ کر پریشان ہو گیا وہ اس کے سینے سے چمٹ گئی

وعدہ کریں ائندہ ایسے نہیں روئیں گے

اس کے پاؤں میں حازق کی محبت کی زنجیریں تھی جنہوں نے اسے جکڑ کر رکھا تھا اس نے کبھی زندگی میں اگے نہیں بڑھنا تھا دعا کریں وہ جو ہم سے دور چلا گیا ہے شاذر وہ اپنے بچوں کی خاطر لوٹ ائے

****

ختم شد